



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَشَرَفَنَا بِاتِّبَاعِ سُنَّةِ السَّنَنِ الرَّفِيعَةِ فَقَالَ
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ + وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم)
أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ - يا اهل النهي والصلوة والسلام على سيد الورى امام الانبياء
بدل الدجى وكهف الورى الذى حرّمته ميتا كرمته حيا كيف وقد اقبله
الله بعد ما مات الله فقال الانبياء لا يتركون فى قبورهم بعد اربعين ليلة ولكم
يصلون بين يدي الله وقال علمي بعد وفاتي كعلمي فى حياتي يا اهل الهدى
واولى الفضل والتقى وعلى الله واهل بيته الذين طهرهم الله تطهيرا واصحابه الذين
هم نجوم السماء الهدى فامع البدة السيئة التى لا نور فيها وعلى جميع المؤمنين
والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الذين اتبعهما واحبهما **امام العدل**
وصلوة وتحيات زكيات فقير حقير ومادة نفس شريفة بجهة شرمندة راجى مراحم لم يزل ابو محمد
سيد المدعو به محمد ويدار على بن سيد نجف على خفي مشهري ثم الورى ثم لاهورى قد
جميع مومنين حق بين اور علماء دين متين حق گرین میں بہمہ عجز و نیاز التماس ہر داز ہے
کہ چونکہ فقیر نے در باب محفل مولد شریف متعالہ و متعارفہ حرمین شریفین و جمیع بلاد عرب
غرب کے کہ جنکی شان میں یہ حدیث صحیح مرویہ صحیح مسلم لا یزال اهل الغرب ظاہرین
الى الحق حتى تقوم الساعة داروے در میان بعض علماء ہن خصوصاً مسلمین شہر الوری
اختلاف نہایت پایا اور جو بقصد تحقیق کتب مقبرہ سیر اور حدیث وفقہ میں غور کیا تو فریقین
الى افراط و تفریط سے نہ دیکھا الا جرم ہو جب حدیث صحیح آل دین نصیحة لكل مؤمن و مؤمنة



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَشَرَفَنَا بِاتِّبَاعِ سُنَّةِ السَّنَنِ الرَّفِيعَةِ فَقَالَ
 إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ + وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم)
 أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - يا اهل النهي والصلوة والسلام على سيد الورى امام الانبياء
 يد الدجى وكهف الورى الذى حرّمته ميتا كرمته حيا كيف وقد اجهله
 الله بعد ما آتاه الله فقال الانبياء لا يتركون فى قبورهم بعد اربعين ليلة ولكم
 يصلون بين يدي الله وقال علمى بعد وفاتى كعلمى فى حياتى يا اهل الهدى
 واولى الفضل والتقى وعلى الله واهل بيته الذين طهرهم الله تطهيرا واصحابه الذين
 هم نجوم السماء الهدى فامع البدة السيئة التى لا نور فيها وعلى جميع المؤمنين
 والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الذين اتبعوها واجهها **امّا بعد**
 و صلوة وتحيات زكيات فقير حقير وبانده نفس شريفة بجهة شرمندة راجى مراحم لم يزل ابو محمد
 سيد المدعوبه محمد ويدر على بن سيد نجف على خفى مشهردى ثم الورى ثم لاهورى خدمت
 جميع مومنين حق بين اور علماء دين شتى حق گرين بين بهمه عجز ونياز التماس پيروان به
 كه چونكه فقير نى در باب محفل مولد شريف متعالله ومتعارفه حزين شريفين وجميع بلاد عرب
 غرب كس كه جنكى شان بين به حديث صحيح مرويه صحيح مسلم لا يزال اهل الغرب ظاهرين
 الى الحق حتى تقوم الساعة واروسه در بيان بعض علماء من خصوصاً مسلمين شهر الورى
 اختلاف نهايت پايا اور جو بقصد تحقيق كتيب مقبرة سيرة اور حديث وفقه بين غوركيا تو را بين
 الى افراط وتفريط نه ديكا الاجرم بموجب حديث صحيح آلدين نصيحة لكل مومنين

اور نیز بتائید استدعا بعض اجاباً و صدقاً یہ میچند ان ناقص البیان تحقیق و تنقیح جمیع امور متعالیہ اس بزم شریف میں مشغول ہو اور بعد تحقیق اور تنقیح اور جمع کرنے جمیع دلائل امور متعالیہ حریمین مکرمین کی بزم شریف میں اس مجموعہ کو مشتمل اوپر تین باب کے کیا۔ **باب اول** بیان معنی بدعت اور تحقیق تقسیم عدم تقسیم بدعت اور تطابق اقوال قائلین بتقسیم اور غیر قائلین بتقسیم میں اور بیان قباحات اطلاق اسم بدعت میں اوپر اس بزم شریف اور امور متعارفہ حریمین میں در بیان اس محفل بنیف کے اور **باب ثانی** بیان آداب اس محفل بنیف میں۔ اور **باب ثالث** بیان دلائل امور متعالیہ و متعارفہ اس بزم شریف میں۔ اور حسب الارشاد مولانا و معظمنا خلیفہ ارشد سیدنا و مولانا قطب الارشاد استاد دی و مولانا مولانا ارشاد حسین صاحب قدس اندر سرور امپوری نام اسکا رسول الکلام من کلام سید الانام فی بیان المولد والقیام رکھا گیا۔ امید کہ ناظرین با انصاف بلا تعصب و اعتنائے اگر مضامین مندرجہ کو مقرر حق پادیں بلاتامل امر حق کو قبول فرمادیں اور لفظ بدعت سیمہ محمد مکروہہ یا مکفرہ کہ مستحل اسکا نزد یک جمہور اہل سنت و جماعت کافر ہے یا فاسق بہ نسبت اس بزم شریف متعالیہ و متعارفہ حریمین مکرمین زنہار زنہار زبان پر نہ لائیں مگر امید کہ انتظار ملاحظہ رسالہ ہند میں یہ چند عقائد ضرور پیش نظر رکھیں تاکہ بلاتامل سائل دلیل و وجوب و فرضیت و سنیت نہ پہنچیں۔

مقدمہ اول۔ جمہور اہلسنت کے نزدیک اصل اشیاء میں اباحت ہے لہذا اثبات حرمت یا کراہت کسی امر کے لئے بدعت محرمہ یا مکروہہ کہنے والے پر دلیل حرمت یا کراہت کا پیش کرنا ضروری ہے نہ کہ کسی شے کے جائز و مباح کہنے والے پر کہ ہر اس شے کا جسکی ممانعت کسی دلیل سے نہ ثابت ہو مباح اور معفو عنہ ہونا مخصوص مرتبہ سے ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءٍ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَشَوْكُمْ وَاِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلَ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَ لَكُمْ** عَنِّي اللَّهُ عَسَّاهُ اے ایمان والو مت پوچھ کچھ کرو تم بہت سی چیزوں سے اگر انکا حکم ظاہر کر دیا جاوے گا تو تم کو برا معلوم ہوگا اور اگر اُس زمانہ میں کہ قرآن مجید نازل کیا جا رہا ہے تم ان بہت سی چیزوں سے سوال کرو گے تو اُسکا حکم تمہارے مخالف ظاہر کر ہی دیا جاوے گا۔ ان چیزوں کا ذکر اللہ نے اسی واسطے چھوڑا ہے کہ انکا کرنا تمہارے واسطے معاف کیا گیا۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے **قُلْ إِن حُرِّمَ زِينَتُ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ رِعَادُهُ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ** (فرمادیجئے کون ہے وہ شخص جو رام

کرے اس کی وہی ہوئی زینت کی چیزوں کو جسکو اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کیا ہے اور پاک چیزوں کو رزق سے) اور تیسری جگہ ارشاد فرمایا هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا (وہ وہ اللہ ہے کہ پیدا کیا اس نے واسطے تمہارے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ) اور

مقدمہ دوم۔ چونکہ تعریف مستحب کتب معتبرہ فقہ میں بدیں طور مسطور ہے:-

الْمُسْتَحَبُّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّةً وَتَرَكَهُ أُخْرَى وَمَا أَحَبَّ السَّلَفُ وَحَدَّثَ
التَّوَابُ بِأَفْعَالٍ وَعَدَمُ الْعِقَابِ بِالْأَرْكَ
لَذَا فِي الْكَيْدِ لَاقِي. وَقَالَ الْمَوْلَانَا السَّيِّدُ
الشَّرِيفُ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَرْجُمِهِ الْمُسْتَحَبَّ
بِشَرْحِ مِيرْسِيدِ شَرِيفِ قَوْلِهِ مَا أَحَبَّ السَّلَفُ
أَيَّ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَكَهَّجَابِ
الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَالصَّاحِحُونَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ. وَفِي صَفْحَةِ ۱۶۴ مِنْ نُورِ الْإِفْهَامِ
أَنَّ الْمُسْتَحَبَّ مَا أَحَبَّ الْعُلَمَاءُ وَفِي الدَّرَجَةِ
الْمُخْتَارِ وَمُسْتَحَبُّهُ (أَيِ الْوَضْعِ)
وَيُسَمَّى مَسْنُودًا وَبِأَدَبٍ وَفَضِيلَةٍ
وَهُوَ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّةً وَتَرَكَهُ أُخْرَى وَمَا أَحَبَّ السَّلَفُ
وَالْمُرَادُ مِنَ السَّلَفِ
مَا نَقَلَ فِي الْقَهْقَسَتَانِ السَّلَفُ جَمْعُ
سَالِفٍ وَهُوَ الْمَاضِي وَفِي الشَّرْحِ صَارَ
لِكُلِّ مَنْ يُقَالُ مَذْهَبُهُ وَيَتَّبِعُ آثَرَهُ
كَالْبُحَيْنَفَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مستحب وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی کیا اور کبھی چھوڑا اور جسکو سلف نے دوست
رکھا ہو حکم اسکا ثواب ہے کرنے پر اور نہ ہونا
عذاب کا ہے چھوڑنے پر اسی طرح کیدانی میں
ہے۔ اور میرسید شریف شرح کیدانی مستثنی
بشرح میرسید شریف میں اس قول کی شرح
اس طرح فرماتے ہیں کہ مراد سلف سے صحابہ
تابعین اور چاروں مذہبوں کے امام اور ان
اماموں کے شاگرد اور ان کے شاگردوں کے شاگرد اور
صحابین امت رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور ص ۱۶۴ نور الافہام
میں تو نقطہ یہی ہے کہ مستحب اسکو کہتے ہیں
جسکو علماء امت پسند فرماویں۔ اور
درمختار میں ہے کہ مستحب جسکا مندوب۔ ادب
فضیلت ہی نام ہے وہ ہے جسے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کر کے چھوڑ دیا ہو اور
وہ کہ جسے سلف نے پسند کیا ہو اور مراد
سلف سے وہ ہے جو قہستانی میں نقل کی گئی ہے
کہ لغت میں سلف انکو کہتے ہیں جو پہلے گذر گئے اور نہایت
میں انکو جگہ مذہب کی تقلید کی جاتی ہے مثل بحینفہ رضی اللہ عنہ

وَأَصْحَابُ رَحْمَةِ اللَّهِ وَكَذَآ سَائِرُ
 أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ فَإِنَّهُمْ سَلَفٌ لَنَا
 وَالصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ سَلَفٌ لَهُمُ اتَّبَعُوا
 وَالْمُرَادُ مِنْ سَائِرِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ الَّذِينَ
 هُمْ سَلَفٌ لَنَا وَهُمْ جُمْلَةُ الْمُجْتَهِدِينَ
 الْمُتَأَخِّرِينَ فِي الْمَذَاهِبِ كَمَا فِي رَدِّ الْمُحْتَارِ
 التَّالِثَةُ الْوَاقِعَاتُ وَهِيَ مَسَائِلُ
 اسْتَنْبَطَهَا الْمُجْتَهِدُونَ الْمُتَأَخِّرُونَ
 لَمَّا اسْتَبْلَوْا عَنْهَا وَلَمْ يَجِدُوا فِيهَا دَوَائِدَ
 وَهِيَ أَصْحَابُ ابْنِ يَوْسُفَ وَتَحْمِيلُ حُجَّتِهِمْ
 اللَّهُ وَأَصْحَابُ أَصْحَابِهِمْ وَأَهْلُ جَزْأَ

انکے تمام شاگردوں کی اور ایسے ہی تمام اصحاب
 مذہب وہ بلاشبہ ہمارے سلف ہیں اور صحابہ
 اور تابعین انکے سلف اور اصحاب مذہب
 جو ہمارے سلف ہیں ان سے مراد مجتہدین متاخرین
 فی المذہب ہیں چنانچہ رد مختار میں ہے کہ تیسرے
 قسم کے مسئلہ وہ ہیں جنکو پچھلے مجتہدین نے پہلے
 مجتہدین کے اقوال سے استنباط فرمایا جب
 وہ ان مسئلوں سے سوال کئے گئے اور ان سے
 متعلق انکو کوئی روایت نہ ملی اور وہ امام ابو
 یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔
 اور انکے شاگردوں کے شاگرد علیٰ ہذا القیاس

جہاں تک بھی انکے شاگردوں کا سلسلہ باقی رہے۔ اور انکی سندوں کی تحقیق جو چاہے
 وہ ہمارے مقدمہ تفسیر میزان الاویان کو مطالعہ کرے جس میں ہم نے کتب فقہ کی سندوں کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کر دیا ہے۔

لہذا ثبوت استحباب کسی امر کا موروثین سے کچھ قرون ثلاثہ پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ
 بموجب حدیث صحیح مرویہ مسلم عن سَنَنِ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّتُهُ حَسَنَةٌ قَعِلَ بِهَا بَعْدُ
 كُتِبَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَدِهِمْ شَيْءٌ کہ انشاء اللہ تفصیل
 اسکی باب ثالث میں آئیگی۔ ثبوت استحباب کسی امر کا کسی وقت اور زمانہ کے ساتھ محدود نہیں
 نہ قرون ثلاثہ کے ساتھ مخصوص چنانچہ بموجب اسی حدیث کے بہت سے مسائل ہیں کہ زمانہ
 ثبوت میں وجود نہ تھا اور کتب معتبرہ فقہ میں انکو مستحب اور مستحسن لکھا ہے اور بعد زمانہ
 ثبوت بحسب مصلحت وقت اور بمقتضاء اختلاف احوال مؤمنین و مسلمین احداث ان امور کا
 بموجب حدیث مذکور زمانہ صحابہ کرام ہی سے شروع ہو گیا تھا اور ابتداء امر میں اگر طین
 امور کا انکار بھی بعض سے پایا گیا مگر جب خیر الامریت اور حسن ان امور کا انکو معلوم ہوا تو وہ بھی

مقرضیت اُن امور کے ہو گئے اور اگر وہ بعض قبل ظہور خیریت امور مذکور رہی ملک بقا ہوئے
تو انکار انکا بمقابلہ استعسان اکثر علماء کفریہ معتبرہ کما هو الظاہ من صحیح البخاری وغیرہ

من کتب الحدیث والفقہ -

أَخْبَرَ الْخَارِئِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ
ابْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ
الْوَحْيَ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ أَبِي بَكْرٍ مَقْتَلِ
أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ اتَانِي فَقَالَ
إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ
بِالنَّاسِ وَإِنِّي أَخَشِي أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ
بِالْقُرَآءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ
مِّنَ الْقُرْآنِ الَّذِي تَجْمَعُونَ وَإِنِّي لَأَرَى
أَنْ يَجْمَعَ الْقُرْآنُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ
لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا
لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عُمَرُوهُ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ
يَرِاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ
صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ
قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ
لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ لَرَجُلٌ
شَابُّ عَاقِلٌ وَلَا تَهْمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ
الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بخاری شریف میں ہے زہری سے اور وہ
روایت کرتے ہیں ابن سباق سے کہ تحقیق
زید ابن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جو کاتب
وحی تھے فرماتے تھے کہ جس زمانہ میں سلبہ
کذاب یامہ والے سے جنگ چھڑ رہی تھی حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلایا جب میں حاضر
ہوا حضرت عمر کو بیٹے آپ کے پاس پایا حضرت
صدیق نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی یہ رائے ہے کہ جنگ یامہ گرمی پر ہے
میں خوف کرتا ہوں کہ کسی ان لڑائیوں میں
اکثر قاریاں قرآن شہید نہ ہو جاویں
اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کا بہت حصہ
گم ہو جائیگا لہذا میری یہ رائے ہے کہ گو
حفاظ قرآن بہت ہیں مگر تمام قاریوں کے اتفاق
سے قرآن مجید لکھ کر بھی ایک جگہ جمع کر دیا جا
یہ سن کر بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کیا میں اسکو کس طرح کروں لیکن حضرت
عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہی فرماتے رہے کہ قسم ہے
اللہ کی یہ کام بہتر ہے یہاں تک کہ اللہ نہ میرا سبیل

فَتَنَبَّهَ الْقُرْآنَ فَأَجْعَهُ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ كَفَفْنِي
 قَتَلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَى
 عَمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِّنْ جَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ
 تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ ابُوبَكْرٍ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ أَرَكَ
 أُرَاجِعُهُ حَتَّى تَشْرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي
 تَشْرَحُ لَهُ صَدْرِي ابُوبَكْرٍ وَعَمِّي فَقُمْتُ فَتَبَعْتُ
 الْقُرْآنَ أَجْعَلُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَاكِفِ
 وَالْعَشَبِ وَصَدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ
 مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ حَزْمَةٍ
 الْأَنْصَارِيَّ وَلَمْ أَجِدْ هَمَامًا أَحَدٍ غَيْرِهِ
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ أَلِيمٌ

اور مجھ کو ہی رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
 پسند آئی اس واسطے کہ تو تکلیف دیکھاتی ہے
 کہ تم تمام قرآن مجید کو (جو لوگوں کے
 حفظ یا دہے اور بعض نے بکری کے شانے
 کھجوروں کے بیٹھے یا کاغذ اور پتھر وغیرہ پر
 لکھ رکھا ہے) سب جگہ سے تلاش کر کے
 ایک جگہ جمع کرو دیکو کہ تم جو ان سمجھدار ہو اور تم
 کاتب وحی بھی تھے اور کبھی کسی خیانت کے ساتھ
 تم متہم نہیں ہوئے۔ اس فرمان صدیق کو حضرت
 عمر بھی چپکے بیٹھن ہے تھے مگر قسم ہے اللہ کی
 (چونکہ یہ کام نیا تھا) لہذا مجھے یہ امر (بخیاں بدعت
 ہوئیے) اتنا گراں گزرا کہ اگر مجھ کو حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دینے کا حکم فرماتے تو مجھے اتنا گراں
 نہ گزرتا اس واسطے میں نے عرض کیا کہ تم دونوں وہ کام کیوں کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نہیں کیا مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے رہے کہ قسم ہے اللہ کی یہ کام بہتر ہے اور میں
 اسی طرح جواب دیتا رہا یہاں تک کہ جیسے اللہ نے ان دونوں کے سینہ کو کھول دیا تھا میرے سینہ
 کو بھی کھول دیا اور میں جمع کرنے قرآن پر آمادہ ہو گیا اور کاغذوں اور بکری کے شانوں اور کھجور کے
 پتھروں اور حافظوں کے سینوں سے تلاش کر کے میں نے ایک جگہ لکھ کر جمع کرنا شروع کر دیا
 یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی اخیر کی دو آیتیں (جو میرے یاد تھیں) مجھ کو سوا حضرت خذیمہ انصاری
 کے کسی کے پاس نہیں ملیں وہ دونوں آیتیں یہ ہیں۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَلِيمٌ

دیکھو بموجب حدیث ہذا جمعیت قرآن شریف پر ابتداء امر میں چونکہ بدیں ہیئت کذائی یہ
 جمعیت زمان رسالت میں نہ پائی گئی تھی کس قدر انکار صحابہ کبار ظاہر و باہر ہے مگر آخر الامر
 بعد ظہور حسن و غیرت یہ امر متحب و محسن عند الجہود رہا اور داخل افراد بدعت حسنہ

كَأَنِّي اللَّمَعَاتِ تَحْتَ قَوْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ قَوْلُهُ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرُ فِيهِ
أَنَّهُ يَدْعُهُ حَسَنَةً وَمِنْ أَيْدٍ مَا
هُوَ وَاجِبٌ كَتَعْلَمُ الصَّرْفِ وَالْفُجُورِ وَمِنْهُ
مَا هُوَ مُسْتَحَبٌّ إِلَا

وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ
خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ
أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ
وَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَيُصَلِّي لِرَهْطِهِ فَقَالَ
عُمَرُ ابْنِي أَرَى لَوْ جُمِعَتْ هَذِهِ عَلَى قَارِيٍّ
وَاحِدٍ لَكَانَ أَكْمَلَ لَتَعَزَّزَ فَمَجَّهَهُ عَلَى
أَبِي آدَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ خَرَجْتُ
مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ
قَارِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثَ إِلَيْكَ هَذِهِ
وَفِي دُرِّ الْمُخْتَارِ السَّلَامُ بَعْدَ الْإِذَا نَحْنُ
فِي رَبِيعِ الْآخِرِ سَنَةً سَبْعًا وَاحِدَةً
وَقَمَّائِينَ فِي عَشَاءِ لَيْلَةٍ اثْنَيْنِ لَتَقْرَأَهُ
الْجُمُعَةَ لَتَقْرَأَهُ سِتِينَ حَذَّاتٍ
فِي الْكَمَلِ إِلَّا الْمَغْرِبَ لَتَقْرَأَهُمَا مَرَّتَيْنِ
وَهُوَ يَدْعُهُ حَسَنَةً وَفِي شَرْحِهِ
رَدِّ الْمُخْتَارِ قَوْلُهُ وَهُوَ يَدْعُهُ حَسَنَةً
قَالَ فِي النَّهْرِ عَنِ الْقَوْلِ الْبَدِيعِ

چنانچہ لمعات میں ہے کہ حضرت ابو بکر کے اس
قول سے کہ قسم ہے اللہ کی جمع کرنا قرآن کا گڑبگڑ
حسنہ تھا اور بعض بدعتوں سے وہ ہیں کہ جب کا کرنا
جمہور کے نزدیک واجب ہے جیسے سیکھنا
علم صرف و نحو کا اور بعض ایسے مستحب ہیں۔

چنانچہ بخاری میں ہیں حضرت عثمان سے کہ میں ایک رات
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کعبہ میں نماز
شریف میں گزارا اور دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ
نماز پڑھ رہے ہیں کوئی تنہا پڑھ رہا ہے اور
کے کے ساتھ ایک جماعت پڑھ رہی ہے۔ یہ
دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں
ان سب کو ایک قاری کے ساتھ جماعت کا حکم
دیدوں تو بہتر معلوم ہوتا ہے پھر قصد ختم کر کے
سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ
(جو حافظ قرآن تھے) جماعت سے نماز پڑھنے کا
حکم دیدیا۔ پھر جب دوسری رات میں آپ کے ساتھ
اسطون نکلا تو دیکھا کہ سب آدمی حضرت ابی
کے ساتھ قیام رمضان کر رہے ہیں یعنی ان
نوافل کو جو علیحدہ علیحدہ پڑھتے تھے جماعت کے
پڑھ رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا
ابھی بدعت ہے یعنی کیا اچھا نیا کام ہے اور
در مختار میں بعد از ان کے صلوٰۃ و سلام پڑھنے
کا رواج سترہ ماہ بیچ الاول میں کی رات کو آذان

کے بعد پھر آذان پڑھنا بدعت ہے

وَالصَّوَابُ مِنَ الْقَوَالِ أَهْلًا عَدْنًا
وَحَلَّى بَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ الْخِلَافَ أَيْضًا فِي
تَسْبِيحِ الْمُؤَذِّنِينَ فِي الثَّلَاثِ الْآخِرِ مِنَ
اللَّيْلِ وَأَنَّ بَعْضَهُمْ مَنَعَ مِنْ ذَلِكَ
وَفِيهِ نَظَرٌ مُلَخَّصًا - وَفِي شَرْحِ الْوَقَائِدِ
م - وَاسْتَحْسَنَ الْمُتَأَخِّرُونَ تَثْوِيْبَ الصَّلَاةِ
كُلَّهَا - ش - وَهُوَ الْأَعْلَامُ بَعْدَ الْأَعْلَامِ
وَكَذَلِكَ فِي الْهَدَايَةِ وَالْمُتَأَخِّرُونَ اسْتَحْسَنُوا
فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا الظُّهُورَ التَّوَالِي فِي
الْأُمُورِ الدِّيْنِيَّةِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ لَا رَيْ
بِأَسَانٍ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ لِلْأَمِيرِ فِي الصَّلَاةِ
كُلِّهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحِمَهُ
اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
الصَّلَاةِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ
لِقَاضِي خَانَ وَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ
ذَلِكَ فِي أَمْرٍ زَمَانِهِ لَا تَحْمَلُهُمْ كَانُوا
مَشْغُولِينَ بِالنَّظَرِ فِي أُمُورِ الرِّعْيَةِ
فَاسْتَحْسَنَ زِيَارَةَ الْأَعْلَامِ فِي حَقِّهِمْ
وَلَا كُنْ أَمْرًا زَمَانِنَا انْتَهَى -

وَفِي دَرِّ الْمُخْتَارِ وَيُتَوَبُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ
الْإِقَامَةِ فِي الْكُلِّ لِلْكُلِّ بِمَا تَعَارَفُوا أَهْلِي
وَفِي حَاشِيَتِهِ رَدُّ الْمُخْتَارِ قَوْلُهُ فِي الْكُلِّ
أَيُّ طَرِيقِ الصَّلَاةِ لِيُطَوِّرَ التَّوَالِي فِي الْأُمُورِ

کے بعد شروع ہوا پھر جمعہ کی آذان کے بعد پڑھنے
لگے پھر دس برس بعد تمام نمازوں کی آذان کے
بعد سوا مغرب کے صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے۔
پھر ہر آذان کے بعد دو دفعہ پڑھنے لگے اور یہ
امر بدعت حسنہ سمجھا گیا۔ چنانچہ شرح و التخریج مشہور
بالشامی میں ہے کہ یہ رواج بدعت حسنہ ہے اور
اور نہ الفائق میں ہے قول البدیع سے
صلوٰۃ و سلام جو بعد آذان چنگانہ سوا مغرب کے حرمین
شریفین میں مروج ہے اسکی نسبت جعفر اقبال
علما و منقول ہیں سب قولوں میں بہتر قول یہی
کہ یہ عمل بدعت حسنہ ہے اور بعض مالکیہ سے اس
تسبیح و تہلیل میں بھی جو اخیر نہائی رات میں مؤذن
پڑھتے رہتے ہیں اختلاف منقول ہے چنانچہ بعض
نے اس سے بھی منع کیا ہے مگر انکا منع کرنا قابل
نظر اور (قابل رد) ہے۔ اور شرح وقایہ میں ہے
کہ مستحسن ہے تمام متأخرین فقہاء کے نزدیک
پانچوں نمازوں میں تثنویٰ کرنا۔ اور تثنویٰ بعد
آذان کے بعض معین الفاظ کے ساتھ تیار ہی نما
ز سے لوگوں کو مطلع کر دینے کا نام ہے (مثلاً -
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَيْكَ بَارِ
بِکَارٌ وَبِنَايَا الصَّلَاةِ جَامِعَةٌ کے ساتھ لوگوں کو
جو اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں خصوصاً
مذہبی کاموں میں بھی جمع نہ ہو۔ اور نماز جماعت کی

وَقَالَ فِي الْعَنَائَةِ أَحَدَثَ الْمَتَأَخِّرُونَ
التَّوْبَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ عَلَى
حَسَبِ مَا تَعَارَفُوهُ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ
سَوَى الْمَغْرِبِ مَعَ إِبْقَاءِ الْأَوَّلِ يَحْتَبِي
الْأَصْلَ وَتَوْبِ الْفَجْرِ وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ
حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ - انتہی۔

تکبیر اولی سے پہلی محروم نہ رہیں) اسی طرح ہدایہ میں
ہے کہ تمام نمازوں میں متاخرین کے نزدیک
توئیب تسخیں ہے بسبب سستی لوگوں کے
دیہی کاموں میں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ
فرماتے ہیں اگر مؤذن پانچوں وقت بعد اذان
اس طرح پکار دیا کرے تو کوئی تہج نہیں اَسْلَامٌ

علیک ایھا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حتی علی الصلوۃ حتی علی الفلاح الصلوۃ یرحمک اللہ
اور جامع صغیر قاضی خان رحمہ اللہ میں ہے کہ اس امر کی اجازت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنے
زمانہ کے امراء کے لئے اس واسطے دی تھی کہ وہ رعیت کے کاموں کی خیر خواہی میں مشغول رہتے
تھے لہذا ان کے حق میں آذان سے زیادہ آگاہی کو تسخیں رکھا بخلاف ہمارے زمانہ کے امراء
کہ جو لغویات میں مشغول رہتے ہیں انتہی تک انہی الہدایہ اور اسی طرح در مختار اور اسکے حاشیہ
رد المحتار میں ہے اور غایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ متاخرین فقہاء نے سواء مغرب کے تمام نمازوں
میں آذان اور تکبیر کے درمیان توئیب کو جائز رکھا اُن لفظوں کے ساتھ جنکو وہ اپنے عرف میں
مقرر کر لیں مع باقی رکھنے اصل توئیب کے صبح کی نماز میں جو الصلوۃ خیر من النوم ہے۔ اور حدیث
حسن سے ثابت ہے کہ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔

ان صحیح روایات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ابتداء امر میں بحسب اختلاف احوال مسلمین اس امر یعنی
توئیب میں درمیان علماء کے اختلاف راہبانشک کہ زمانہ صحابہ میں چونکہ صحابہ کرام بسبب قرب
زمان ثبوت امور دین میں سست نہ تھے اور اسوقت توئیب کی کچھ حاجت نہ تھی مگر اول امر میں
تو اس میں بھی صحابہ سے نہایت انکار پایا گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مؤذن کو خطا کی
نماز میں توئیب کہتا دیکھ کر فرمایا کہ اس بدعتی کو
مسجد سے نکالو اور مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی
وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ

رَوَى عَنْ عُمَرَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ رَأَى
مُؤَذِّنًا يَتَوَبُّ فِي الْعِشَاءِ فَقَالَ أَخْرِجُوا
هَذَا الْمُبْتَدِعَ مِنَ الْمَسْجِدِ - وَرَوَى
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مَسْجِدَ

فَصَلَّى فِيهِ الظُّهْرَ مُسَمِّعًا مَوْزِنًا يُتَوَكَّبُ
تَعْظِيمًا وَقَالَ قَدْ حَقَّ تَخْرُجَ مِنْ
عِنْدَ هَذَا الْمَبْتَدِعِ - انتهى -

ایک مسجد میں داخل ہوا۔ اور انہوں نے اس مسجد میں
نماز ظہر پڑھنا شروع کی۔ ابھی فارغ نہیں تھے
تھے کہ انہوں نے مؤذن کو تثنیہ کہتا سنا۔

لہذا غصہ ہونے اور فرمایا اٹھو تاکہ ہم اس بدعتی کے پاس سے باہر نکلیں۔

مگر جب اسلام سُست ہوا بحسب مصلحت وقت باسحان فقہاء متاخرین مستحبات
و مستحبات سے ہو گئے۔ بموجب حدیث مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ إِلَّا كَسًا وَرَعَالًا نَدَا وَقْتُ وَجُودِ تَشْتِ
احوال مسلمین اور پرانہ حالی مومنین تلفظ بنیت مع عمل قلب باسحان و استحباب فقہاء
و علماء بموجب حدیث ہذا مستحبات و مستحسانات سے ٹھہرا۔ حالانکہ وجود اسکا زبان تابعین تک
نہ تھا۔

كَفَانِي دُرِّ الْمُخْتَارِ وَالتَّلَفُّظُ عِنْدَ الْإِرَادَةِ بِهَا
مُسْتَحَبٌّ وَهُوَ الْمُخْتَارُ وَقِيلَ سُنَّةٌ
أَحَبُّهُ السَّلَفُ أَوْ سُنَّةٌ عُلَمَائُنَا
أَذْهَبَ يَنْقُلُ عَنِ الْمُصْطَفَى وَلَا الصَّحَابَةَ وَلَا
التَّابِعِينَ بَلْ بَدْعٌ وَفِي شَرْحِهِ رَدُّ الْحَتَا
قَوْلُهُ بَلْ قِيلَ بَدْعٌ نَقْلُهُ فِي الْفَتْحِ وَقَالَ
فِي الْحَلِيَّةِ وَلَعَلَّ الْأَشْبَهَ أَنَّهُ بَدْعٌ
حَسَنٌ عِنْدَ قَصْدِ جَمْعِ الْعَزِيمَةِ لِأَنَّ
الْإِنْسَانَ قَدْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ تَفَرُّقُ خَاطِرِهِ
وَقَدْ اسْتَفْضَى تَطَوُّرَ الْعَمَلِ بِكَثِيرٍ مِنْ
الْأَعْيَانِ فِي عَامَّةِ الْأَمْصَارِ فَلَا جَرَمَ
أَنَّهُ ذَهَبَ فِي الْمَبْسُوطِ وَالْهَلَايَةِ وَ
الْكَافِي إِلَى أَنَّ فَعْلَهُ لِيَجْمَعَ عَزِيمَةَ قَلْبِهِ
فَحَسَنٌ فَيَنْدَفِعُ مَا قِيلَ أَنَّهُ يَكْرَهُ

چنانچہ در مختار میں ہے اور منہ سے نیت کرنا وقت
ارادہ نماز کے مستحب ہے اور یہی قول مختار ہے اور بعض
فرماتے ہیں کہ سنت ہے یعنی سنت سلف کی
اور ہمارے علماء و کرام کی اس واسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین عظام
سے زبان سے نیت کرنا منقول نہیں۔ اور
بعض نے کہا کہ بدعت ہے مگر اسکی شرح
روا المختار میں علیہ سے منقول ہے کہ مراد
بدعت سے بدعت حسنہ ہے اس واسطے کہ آدمی
پر بعض اوقات پرانہ بالی غالب ہوتی ہے
مگر زبان سے نیت کر لینے کے بعد دل جمعی
حاصل ہو جاتی ہے کہ فلاں وقت کی نماز
فرض یا سنت پڑھ رہا ہوں اس واسطے
زمانہ کے کثیر سے عام شہرہ میں زبان نیت

وَفِي الْهَدَايَةِ وَالنِّيَّةِ فِي الْإِرَادَةِ وَالشَّرْطِ
 أَنْ يَعْلَمَ بِقَلْبِهِ أَيْ صَلَوَةً يُصَلِّي أَمَّا الذِّكْرُ
 بِاللِّسَانِ فَلَا مُعْتَبَرٍ بِهِ وَيَحْسَنَ ذَلِكَ
 لِاجْتِمَاعِ عَزِيمَتِهِ وَفِي السَّعَايَةِ حَاشِيَةٌ
 شَرْحُ الْوَقَايَةِ اخْتَلَفَتْ عِبَارَاتُ فَقَهَائِنَا
 وَغَيْرِهِمْ فِي التَّلَفُّظِ بِاللِّسَانِ أَنَّهُ مَاذَا
 هَلْ هُوَ سَنَةٌ أَمْ مُسْتَحَبٌّ أَمْ يَذَعَةٌ
 أَمْ مَكْرُوهَةٌ فَذَكَرْجَمُ أَنَّهُ حَسَنٌ أَوْ مُسْتَحَبٌّ
 كَمَا حِبُّ الْهَدَايَةِ وَأَقْرَأَ عَلَيْهِ شُرَاحَهَا
 وَاتَّبَعَهُمُ الْمُصَنِّفُ وَالشَّارِحُ فِي مُحَقِّقِهِ
 وَكَفَافِي خَانَ وَالشَّيْفِي فِي الْكَافِي وَصَحَّحَهُ
 الزَّاهِدِيُّ فِي الْمُجْتَبَى وَفِي الْمُنْيَةِ
 هُوَ الْمُخْتَارُ وَيَجُزُّ فِي الْغَرَرِ وَالْتِيْوَرِ وَهُوَ
 مَذْهَبُ الشَّافِعِيَّةِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ
 إِنَّهُ مَكْرُوهٌ لِأَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 زَجَرَ عَلَى مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهُ نَقْلَهُ عَيْنِي
 عَنْ جَامِعِ الْكُرْدِيِّ وَالشَّرَنْبَلَالِيِّ عَنْ
 جَمْعِ الرُّوَايَاتِ وَهُوَ مَذْهَبُ الْمَالِكِيَّةِ
 كَمَا كَانَ فِي الرِّقَابَاتِ وَأَحْبَبَ عَنْ نَحْوِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تَأْتِيَ مِنْ جَمْعٍ
 بِهِ لَا عَلَى التَّلَفُّظِ مُطْلَقًا وَقَدْ نَقَلَ
 عَلَى نَظَائِرِ الْأَجْمَاعِ عَلَى أَنَّ الْجَمْعَ بِهَا
 لِنِيَّةٍ غَيْرِ مُشْرُوعَةٍ فَلَا يَبْتَدَأُ فِي زَجْرِ

کر نیک عمل شائع و ذائع ہے۔ اور مبسوط اور
 ہدایہ اور کافی میں جمعیت قلب کے وسطے زبان سے
 نیت کر کے کو فعل حسن لکھا ہے اور بعض نے
 جو مکروہ لکھا ہے عبارت کافی وغیرہ سے ظاہر
 ہو گیا کہ مکروہ جب ہے جب بغیر زبان سے
 کہنے کے جمعی حاصل ہو ورنہ جمعی حاصل
 کر نیکے لئے بالاتفاق مستحسن ہے چنانچہ ہدایہ
 میں ہے کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اور
 امر ضروری ہے کہ وقت تکبیر تحریمہ اتنا دل میں
 ضرور جانے کہ میں فرض پڑھ رہا ہوں یا سنت
 اور ظہر کی نماز ہے یا عصر کی اور مجرور زبان سے
 کہہ لینے کا کچھ اعتبار نہیں لیکن دلجمعی حاصل
 کر لینے کو مستحسن ہے۔ اور سعایہ حاشیہ شرح وقایہ
 میں ہے کہ زبان سے نیت کر نیکے متعلق ہمارے
 فقہاء سے مختلف روایتیں منقول ہیں بعض نے
 کہا مکروہ ہے اور بدعت اور بعض فرماتے ہیں
 کہ سنت ہے یا مستحب۔ اور ایک جماعت کا
 قول ہے کہ حسن چنانچہ صاحب ہدایہ اور اسکے تمام
 شراح نے اسی قول کو مقبہ رکھا اور صاحب
 وقایہ اور شرح وقایہ اور قاضی خان اور علامہ شافعی
 کافی میں اسی قول کو مختار رکھا ہے اور مجتبیٰ میں
 علامہ زہد ہی نے اسی قول کی تصحیح کی ہے۔
 اور بدعت المصلیٰ میں ہے کہ یہی قول مختار ہے

عمر رضی اللہ عنہ کراہۃ مطلق اللفظ
 وَفِي ذِٰلِكَ الْمَخْتَارِ جَازِ خَلِيلَةِ الْمُصْحَفِ وَخَيْرُ
 وَنَقْطُهُ وَظَهَرَ اِعْرَافُهُ وَبِهِ تَحْصِيلُ
 الرِّفْقِ جِدًّا خُصُوصًا لِلْجَمْعِ فَتَحْسِنُ
 وَعَلَى هَذَا الْاَبَاسِ يَكْتَنِبُ اَسَاسُ السُّوْهِ
 وَعَدَ الْاَنَّى وَعَلَامَاتُ الْوَقْفِ وَخَوَّهَا
 قَحَى بِدَعَةٍ حَسَنَةٍ اَنْتَى - وَفِي حَاشِيَتِهِ
 رَدُّ الْمَخْتَارِ قَوْلُهُ وَتَحْصُلُ بِهِ الرِّفْقُ الْخ -
 اَشَارَ اِلَى اَنْ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
 اللّٰهُ عَنْهُ جَرَّ دَوَّ الْقُرْآنِ كَانَ فِي زَمَانِهِمْ
 وَكَفَرُونَ شَيْئًا يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الزَّمَانِ
 وَالْمَكَانِ كَمَا لَبَسَ الزَّبَلِيُّ وَغَيْرُهُ اَنْتَى
 وَفِي الْمُتَخَلِّصِ شَرْحُ الْكُنُزِ وَجَارُ الْقَشِيرِ
 الْمُصْحَفِ وَنَقْطُهُ بِفَتْحِ التَّوْنِ اَوْ نَقْطَةُ
 الْمُصْحَفِ وَهُوَ ظَهَرُ اِعْرَافِهِ وَبِهِ تَحْصِيلُ
 الرِّفْقِ جِدًّا خُصُوصًا لِلْجَمْعِ الَّذِي لَا يَحْفَظُ
 الْقُرْآنَ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْقُرْآنِ اِلَّا بِنَقْطَةٍ
 فَكَانَ حَسَنًا وَمَا رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ جَرَّدُوا الْقُرْآنَ
 فَلَا اِلَّاكَ فِي زَمَانِهِمْ لَا تَهْمُ كَانُوا اَسْفَلُونَ
 عَنِ السَّجِي مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمْ كَمَا اُنْزِلَ
 عَلَيْهِمْ وَكَانَتْ الْقِرَاءَةُ سَهْلًا عَلَيْهِمْ
 وَلَا اِنَّ اِلَّاكَ فِي هَذَا الزَّمَانِ وَعَلَى هَذَا

اور غر اور تئویر میں اسی قول پر اعتماد کیا ہے اور
 شافعیہ کا ہی یہی مذہب ہے اور بعض نے کہا
 کہ مکروہ ہے اس واسطے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 ایک شخص کو زبان سے نیت کرتا دیکھ کر چہرہ کا ہنسی
 چنانچہ یہ روایت عینی جامع کروری سے اور نہایت
 مجمع الروایات سے نقل فرماتے ہیں اور یہی مذہب
 مالکیہ کا جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں منقول
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا یہ جواب
 کہ آپ نے پکار کر نیت کرنے پر چہرہ کا ہنسا نہ کہ
 مجوز زبان سے نیت کرنے پر چنانچہ بلا علی قاری
 رحمۃ اللہ علیہ پکار کر نیت کر سکتی کر اہست پر
 اجماع نقل فرماتے ہیں۔ لہذا عمر رضی اللہ عنہ
 جہر کرنے سے پوشیدہ زبان سے نیت کرنے کی
 کراہت نہیں ثابت ہوتی۔ اور اس طرح درمیان
 میں ہے کہ قرآن مجید کو سونے وغیرہ سے آراستہ کرنا
 اور نقطے لگانا اور دس دس آیتوں پر نشان دینا
 اور اعواب لکھا جاتا ہے اس واسطے کہ امور مذکورہ
 کے ساتھ قرآن پڑھنے میں دل لگتا ہے خصوصاً
 عجمیوں کو بہت آسانی ہو جاتی ہے لہذا امور
 مذکورہ عند الجمہور مستحسن ہے اس طرح مستحسن یا عت
 حسنہ ہے سو قول کا نام اور آیتوں کی تعداد
 اور وقف کی علامتوں کا لکھنا۔ اور اسکی شرح
 ردالمحتار میں ہے یہ جو درختار میں ہے کہ قرآن مجید

لَا بَأْسَ فِي كِتَابَةِ أَسْمَاءِ الشُّرُوعِ وَالْآيِ
قَهْوَرٍ كَانَ مُحَمَّدًا فَسْتَحْسِنُ وَكَذَرُونَ
مَنْ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ

اعراب وغیرہ کے ساتھ مزین کرنے سے پہلے والوں کو
دیکھی ہوتی ہے خصوصاً علاوہ عرب کے دوسرے
ملکوں کے رہنے والوں کو یہ اشارہ ہے اس طرف

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ قرآن مجید کو سورتوں کے نام لکھنے اور
زیر وزبر وغیرہ لگانے سے خالی رکھو۔ یہ حکم مخصوص اُنکے زمانہ کے ساتھ تھا حالانکہ بہت کثرت تھی
حکم میں جو شرعاً باعتبار اختلاف زمانہ اور مکان کے بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ زیلعی وغیرہ نے بہت سبب
سے اس بحث کو لکھا ہے۔ اور تخلص شرح کثرت میں ہے۔ جائز ہے قرآن مجید میں دس دس آیتوں پر
ا نشان بنانا اور زیر وزبر لگانا اس واسطے کہ بسبب اسکے قرآن پڑھنے میں اس طریق پر بہت آسانی
ہوتی ہے خاص کر علاوہ عرب کے دوسرے ملک والے بغیر زیر وزبر کے نہ قرآن مجید کو صحیح پڑھ سکتے
ہیں نہ صحیح حفظ کر سکتے ہیں۔ لہذا یہ امور بالفاق علماء تحسن سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ جو عبداللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کو زیر وزبر سے خالی رکھنے کا حکم منقول ہے وہ انکے زمانہ کے
ساتھ مخصوص تھا اس واسطے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح یاد کر لیتے تھے جس طرح آپ پر
نازل ہوتا تھا اور اسی طرح دوسروں کو پڑھ سنا دیتے تھے اور آپ بغیر زیر وزبر کے پڑھنا آسان تھا بخلاف
اس زمانہ والوں کے اور اسی طرح تحسن سے لکھنا سورتوں کے نام اور آیتوں کے شمار کا اگرچہ باعتبار
زمانہ صحابہ کے نیا کام ہے۔ اور بہت سے حکم ایسی ضرورتوں سے باعتبار اختلاف زمانہ اور مکان کے
بموجب قواعد شرع شریف کے بدلتے رہتے ہیں۔

علیٰ بن ابی القیاس چونکہ بسبب بعد زمان نبوت فقہاء محققین و محدثین نے دیکھا کہ عامہ
اہل اسلام حقوق مصطفویٰ اور فضائل و معجزات و اوصاف نبوی سے غافل ہو گئے جو موجب
از دیار حب نبی اور استحکام محبت مصطفویٰ تھے حالانکہ محبت نبی عین ایمان ہے۔ حیث
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات
پاک کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم
میں سے مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ
میرے ساتھ اپنے ماں باپ اور اولاد سے دُرا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
لَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ
أَحَبَّ إِلَيْهِمْ وَالِدًا وَدَلِيلًا وَفِي ذَوَاتِهِ
أُخْرَىٰ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ - رواهما البخاری۔

محبت نہ ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کوئی
تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسکو

اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو۔ یہ دونوں حدیثیں
بخاری شریف کی ہیں۔

اور دوسری جگہ فرمایا کہ نشانی محبت کی کثرت ذکر محبوب ہے۔

كَمَا فِي الشَّفَاءِ لِقَاضِي عِيَاضٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ
شَيْئًا أَكْثَرَ لِرَبِّهِ -

چنانچہ شفاء، قاضی عیاض میں نبی صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے ہے کہ جو شخص کسی شے سے محبت
رکھتا ہے اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اور نیز

کثرت ذکر محبوب باعث ظہور دلہا و عظمت شان نبوی بھی ہو گا اور بچا ہے ساتھ حکم قرآن کے۔

كَمَا فِي الشَّفَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعَزَّوْهُ وَتُوقِرُوهُ
فَأَوْحَبَ اللَّهُ تَعَزُّرَهُ وَتُوقِيرَهُ وَالْزَّمَّ
إِكْرَامَهُ وَتَعْظِيمَهُ - قَالَ الْمُبَرِّدُ تَعَزُّرُهُ
أَدَبُ الْخَوَاتِمِ تَعْظِيمُهُ - انتهى مختصراً بقدر
الحاجة -

چنانچہ شفاء میں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ بیشک
جیسا ہم نے تمکو اسے ہمارے محبوب گواہی پہنچایا
اپنی امت کے حالات اور پیغمبروں کی تبلیغ
احکامات پر حشر کے دن اور بشارت سنالیا
جنت کی مومنوں کو اور دُرائیوں الکا فوں کو
دوزخ سے تاکہ ایمان لادیں لوگ اللہ اور رسول
اور تعظیم و توقیر کریں اس کے رسول کی۔ اس بات

میں اللہ نے اپنے حبیب کی تعظیم و تکریم مومنوں پر واجب و لازم کر دی چنانچہ علامہ مبر و تبرید
کے معنی یہی فرماتے ہیں کہ آپ کی تعظیم میں سب اذکر و یعنے حد سے بڑھ جاؤ۔ لہذا وقت
ظہور غفلت یہ زہم شریف یہاں مہلت کذا فی مع القیام کہ جسکا ذکر انشاء اللہ العزیز
باب ثالث میں بتفصیل تمام کیا جاوے گا۔ بعد قرون تلافی فاضلہ تریب فرمائی۔

چنانچہ لا علی قاری رحمہ اللہ اپنی کتاب موروۃ
فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر فرماتے
ہیں کہ ہمارے شیخ المشائخ شمس الدین سخاوی

كَمَا قَالَ عَلِيُّ الْقَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ
الْمَسْنُونِ مَمُورٌ بِالرُّوحِي فِي مَوْلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَيْخُ مَسْرُوعِنَا

نَمَسُ الدِّينِ الشَّكَاوَى رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْ
أَصَلَ الْمُؤَكِّدِ الشَّرِيفِ لَمْ يُفْلَ عَنِ
السَّلَفِ الصَّاحِبِ فِي الْقُرُونِ الْفَاضِلَةِ
وَأَتَمَّ حَدَّثَاتٍ بَعْدَ هَآئِلِ الْقَاوِمِ الْحَسَنِ
وَالنِّيَّاتِ الْخَالِصَةِ إِلَى

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل مجلس بدینیت
اگرچہ قرون ثلاثہ میں سلف صالحین سے نہیں
پائی جاتی مگر بلا شک بہت سے نیک ارادوں
اور خالص نیتوں کے ساتھ یہ مجلس منعقد
کی گئی۔

حالانکہ استحباب و اباحت ہر ہر فرد اور متوالہ بزم ہذا علیحدہ علیحدہ رہتو بکتاہ سنت
اور اقوال فقہاء ملت ثابت ہی تھا۔ کما سیظلہ اللہ تعالیٰ من باب الثالث تاکہ ابوسطہ
اس بزم شریف اور اس محفل شریف کے عوام اہل اسلام کہیں کہیں فضائل شان نبوت اور ویت
امور دالہ علی عظمت شان ختم الرسالۃ سے کہ جو ذریعہ استحکام حب نبی اور ظہور عظمت شان مصطفوی
ہیں مشرف ہوتے رہا کریں اور پھر رفتہ رفتہ چند روز میں تو اس بزم نے اسقدر رواج پایا کہ کوئی عالم
علما ر بلا دعب و غب۔ حجاز و شام سے منکر اس بزم شریف کا باقی نہ رہا اور سب اسکے استنباط
و خیریت کے قائل ہو گئے حالانکہ ان شہرہ مذکورہ کے رہنے والوں کے شامیں یہ حدیث صحیح وارد
مسلم شریف میں ہے ساتھ سند قوی کے ابو ذوق
رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے
غوب والے غلبہ کریں والے حق پر یہاں تک کہ
قائم ہو جاوے قیامت علامہ مناوی فرما
ہیں کہ علی ابن مدینی نقا و حدیث فرماتے تھے
کہ مراد غوب سے بڑے ڈول والے ہیں یعنی
اہل عرب اس واسطے کہ بڑے ڈول کھینچنے کے
ساتھ حضور کے زمانہ میں یہی لوگ خصوصیت
رکھتے تھے اور دوسرے محدث فرماتے ہیں کہ اہل الغرب سے مراد ملک مغرب کے رہنے والے
ہیں آپ کے زمانہ سے اب تک۔

اور بقدر اہل عرب و غریب سے کوئی شخص عمل اس بزم شریف سے خالی نہیں رہا۔ اں البتہ اگر کسی زمانہ میں یہ محفل شریف مشتمل بدعات و منکرات چند در چند مثل وہو لک ستار تال ہر وغیرہ ہائی گئی۔ تو البتہ اکثر علماء مثل ابن الحجاج صاحب مدخل وغیرہ خصوصاً علماء حنفیہ مثل ابن نقطہ بغدادی حنفی اور ملا علی قاری اور حضرت احمد سرہندی علیہم الرحمۃ سے انہیں امور محمود کا اشد انکار پایا گیا تھا نہ کہ انکار نفس بزم شریف مع القیام وغیرہ کا کیا بھیجی تفصیلہ انشاء اللہ تعالیٰ فی باب الثالث عقیدہ موم کوئی امر قبیح و مسنون فی نفسہ شمال کسی امر مباح سے بدوں عقلاً سنیت و استحباب اس امر کے بدعت نہیں ہو جاتا جیسے کہ تسبیح کہ وجود اسکا ہمیں ہیئت کذلک زمان صحابہ میں نہیں پایا گیا تھا بلکہ زبان حضور صلی اللہ علیہ الخ فوریٰ تو فقط و انہ سے منتشرہ پر پڑھنا ثابت ہے۔ اور یہ ہیئت کذا فی باو خال رشتہ وغیرہ کہ یہ ایک امر مباح تھا بعد زمانہ صحابہ و تابعین ظہور میں آئی اور اس سے یہ امر کیسے نزدیک بدعت نہیں ٹھہرایا گیا۔

چنانچہ رد المحتار میں ہے کہ تسبیح رکھنے میں شمار کے لئے کوئی حرج نہیں اور ویل جواز کی وہ حدیث ہے جسکو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن حبان اور نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے اور حاکم علیہ الرحمۃ نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوپر ایک ایسی عورت کے داخل ہوا کہ اسکے آگے گھٹلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں چپہرہ سبحان اللہ پڑھ رہی تھی آپ نے فرمایا کہ میں تجھکو ایسی چیز بتاتا ہوں کہ جو خدا سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنے سے آسان ہے

کما فی رد المحتار ولا بأس بالتخاذ المسیحی و دلیل الجواز مارواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم و قال صحیحہ الاسناد عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انه دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأة و بین یدیمھا لونی او حصاً تسبیح بہ فقال اخبرک بما هو الیسر علیک من هذا و افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد ما بین ذالک و سبحان اللہ عدد ما هو خالق و الخ لہ مثل ذالک

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَاكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذَاكَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذَاكَ
فَلَمْ يَجْعَلْ عَنْ ذَاكَ وَإِنَّمَا ارْتَدَّهَا
إِلَى مَا هُوَ أَيْسَرُ وَأَفْضَلُ وَلَوْ كَانَ مَكْرُوهًا
لَبَيَّنَّ لَهَا ذَاكَ وَلَا تَزِيدُ السُّبْحَةَ عَلَى
مَضْمُونِ هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا كَيْفَ مِثْلُ النَّوَى
فِي خِيْطٍ وَمِثْلُ ذَاكَ لَا يَظْهَرُ تَأْيِيدُهُ
فِي الْمَنْجَرِ۔

یابہ فرمایا کہ افضل ہے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ
اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ
مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ
خَالِقٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذَاكَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
مِثْلُ ذَاكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذَاكَ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذَاكَ (سورۃ
کہ حضور نے گھلیوں پر پڑھنے سے منع نہیں

فرمایا بلکہ اُس سے آسان اور افضل طریقہ بتا دیا اگر ناجائز ہو تا تو حضور کا فرض تھا کہ آپ ضرور
گھلیوں پر پڑھنے سے منع فرمادیتے اور تسبیح میں شمار داخل کو بلا عقیدہ استحباب یا سنت
بنظر حفاظت تاکہ میں پرولیا جاتا کہ جو امر مباح ہے اس سے کسی امر کا یہ عت ہو نا ثابت
نہیں ہوتا۔

اور جب امر محبت یا سنون فی نفسہ اشمال کسی امر مباح سے بھی عند الفقہاء بدعت نہیں
ہوتا تو وہ امر مذکور اشمال کسی امر محبت آخر سے یا جملع اسکے سے ساتھ کتنے امور خبیثہ مستحسنہ سے
بدوں اعتقاد و وجوب و فرضیت اُن امور کے ہرگز بدعت نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص
امر جائز یا مستحب کو فرض یا واجب اعتقاداً سمجھ لیا تو گنہگار ہوگا۔

جیسا کہ امام علی قاری رحمہ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں
اس حدیث کے تحت میں فرمایا ہے جو عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ آپ فرماتے
تھے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی ناز سے شیطان کو بھتہ
نہا کو یعنی عقیدہ کرے کہ بعد نماز فرض و صبح طرف ہی پھر کر
بیٹھنا امام پر لازم ہے میں بسا اوقات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ بائیں طرف بھی پھر کر بیٹھتے تھے

کما قال علی القاری رحمہ اللہ فی شرح مشکوٰۃ
تحت هذا الحديث المروي عن عبد الله
ابن مسعود رضي الله عنهما قال لا يجعل
احدكم للشيطان من ملو تديري ان
حقا عليه ان لا يصرف الا عن يمينه لقد
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا
يتصرف عن يساره متفق عليه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُّمُ عَلَيْهِ
صَاحِبُ الدِّمْعَانِ يَا قِيَّامُ يَوْمِ
أَوْ كُلِّ شَهْرٍ بِحَسَبِ مَا يُسَمِّيهِ دَوَامًا
عَرَفًا لِشَمُولِ الْأَرْمَانِ فَبِالدِّ وَامْر
رُبَّمَا يَمُوتُ الْقَلِيلُ حَتَّى يَزِيدَ عَلَى الْكَثِيرِ
الْمَنْقُطُ أَصْحَافًا كَثِيرَةً - انتهى -

سوائے ذالضحیٰ کے کوئی ایسا علی نہیں
کہ جسکے ذکر کرنے پر تم سے مواخذہ ہو مگر جب کسی
امر جائز یا مستحب کو تم اپنے اوپر لازم کر لو تو
نذر کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور ترک
واجب پر اسحقاق عذاب (بجور روایت کرنے
حدیث مذکور کے حضرت صدیق نے فرمایا

کہ حضور کو وہ نیک علی پیارا تھا جسکا کر نیوالا اسکو ہمیشہ نبھاوے۔ علامہ کرمانی اسکی
شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیشہ نبھانے کے معنی یہ ہیں کہ ہر دن یا ہر جہنم میں جس علی
نیک کو مقرر کر لیا اسکو حسب معمول ہمیشہ کرتا رہے نہ یکہر وقت اسواسطے کہ ہمیشہ نبھائے
تھوڑا علی اس بہت سے علی پر چند در چند بڑھ جاتا ہے۔ جو کبھی ہوا کبھی نہ ہو۔

مقدمہ چہام جو امر کہ ثابت ہونصا لایب مرتبہ اسکا علی او اعتقاد اعلیٰ و افضل ہے پر نسبت اس امر
مستحب کے جسکے علماء نے مستحسن رکھا ہو۔

جیسا کہ احتجاج الحاجہ حاشیہ ابن ماجہ میں ہے۔ یعنی
واجب ثابت بنص افضل ہے بدعت واجب سے
و علی بذہ القیاس گو بدیب کسی مصلحت کے بدعت
واجب اہم مہات سے ہو جاوے جیسے علم نحو
اور قائم کرنا دلائل کا واسطے رو کرنے فرق ضالہ کے
کہ اہم مہات دینی سے ہے بسبب مصلحت مہیات

کافی الخراج الحاجۃ حاشیہ ابن ماجہ
وَمَعَ ذَلِكَ قَالَ عَلَمَانِ ابْنَانِ
السُّنَّةِ وَلَوْ كَانَ أَمْرٌ لَّيْسَ بِذَلِكَ خَالِ
الرَّجُلِ الْأَيْسَرُ فِي الْخَلَاءِ بَيْنَهُمَا أَوَّلَى
مِنَ الْبَيْدِ عَنِ الْحَسَّةِ وَإِنْ كَانَ أَمْرٌ
فَجَزَمْنَا كَيْدَنَا الْمَدَّاسِ - انتهى -

دین کے گو مرتبہ واجب ثابت بنص کلمہ ہی ہو۔

مگر امر متنازعہ ہمارا تو یعنی ہرم میلاد شریف وہ امر ہے کہ جو ثابت ہے بنص اعنی نفس ذکر
فصائل تشریف و حالات و حالات لیکن وہ مشتعل ہے چند امور مستحسنہ ثابت ہد لائے النص پر چنانچہ
بدعت سے ہذا انتشار امہ العربیہ باب ثالث میں تفصیل تمام بیان کیا جا دیگا۔ اور بموجب مقدمہ
یہ امر واضح ہو ہی چکا ہے کہ امر سنون شتمال کسی امر مباح و مستحب سے بدعت نہیں ہو جاتا فقط

مقدمہ پنجم۔ بموجب مضمون باب اول کہ عنقریب آتا ہے اطلاق اسم بدعت سینہ توہم ہر
فروا امور متعالیہ اس بزم شریف پر ہر ایک اہل اسلام سے بغایت بعید ہے مگر کوئی صاحب ہدای
صورت اگر کسی امر کو ان امور سے مباح جانیں تو یہ سمجھ لیں کہ وقت اختلاف اقوال کے
کرنا اسکا اولی ہوتا ہے نہ کہ نہ سے اور منع خیر نہیں۔

چنانچہ کبیری میں ہے۔ علامہ قاضی خان
اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسیح گرد
کا نہ مستحب ہے نہ سنت اور بعض فقہا فرماتے
ہیں کہ سنت ہے اور وقت پائے جانے کیلئے
اختلاف کے کرنا اولی ہوتا ہے ذکر کرنے سے۔

کَمَا فِي الْكِبَرِيِّ وَقَالَ فِي فَتَاوَيْ قَاضِي خَانَ
وَأَمَّا مَسْئَلَةُ الرِّقَّةِ فَلَيْسَ بِأَدَبٍ وَلَا سُنَّةٍ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ سُنَّةٌ وَعِنْدَ آخِلَاءِ
الْأَقَاوِيلِ كَانَ فِعْلُهُ أَوَّلَى مِنْ تَرْكِهِ
انہی۔ اس واسطے کہ بموجب قول سنیت تارک
اور مانع خیر ہونا لازم آتا ہے۔

باب اول

اعْلَمُوا أَنَّ سُبُلَ الرَّشَادِ وَطُرُقَ الْهُدَايَةِ وَالْإِشْدَادِ كَمَا
استجاب جمیع امور متعالیہ بزم ہذا موقوف ہے پھانے معنی بدعت اور اقسام اسکے پر ہند
اولا معنی بدعت باقسام ہا مع تطابق اقوال قائلین بتتیم بدعت اور غیر قائلین بتقسیم بدعت
اور بیان قباح اطلاق اسم بدعت کے اور جمیع امور متعالیہ حرمین متورین کے اس بزم شریف
میں بیان کئے جاتے ہیں۔ جانتا چاہئے کہ معنی بدعت کے لغت میں احداث کسی ایسی نئی
شے کے ہیں کہ جسکی مثال اس سے پہلے نہ پائی جائے۔

جیسا کہ فتح المبین شرح اربعین نووی میں
بیچ ابن حجر کی لکھتے ہیں کہ بدعت لغت میں وہ
نویجا و امر ہے جسکی مثال پہلے موجود نہ ہو
اور اسی سے ہے پیدا کرنا لازمین و آسمانوں کا
یعنی ایجاد کرنا لہذا کیا بغیر کسی پہلی مثال کے۔

كَمَا فِي فَتْحِ الْمُبِينِ شَرْحِ الْأَرْبَعِينَ النَّوَوِيِّ
لِلشَّيْخِ ابْنِ حَجْرٍ الْمَكِّيِّ أَيْدَعُ لُغَةً مَّا كَانَ
مُخْتَرَعًا عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ وَمِنْهُ
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَيْ مَوْجِدُهُمَا
عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ۔

اور اصطلاح شرع میں معنی اسکے احداث کسی ایسے امر کو کہ جو زمان رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم میں بنایا گیا ہو۔

كَمَا فِي مَشْرَحِ الْمُسْكُوَّةِ لِلدَّاعِي الْقَارِي فَلَا
عَيْنَ النَّوَوِيِّ وَالْبِدْعَةُ فِي التَّشْرِيعِ مَا لَمْ
يَكُنْ فِي تَعْقِيدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پائی جاوے۔

چنانچہ نووی سے علامہ علی قاری مرقاۃ شرح
مuskota میں تحریر فرماتے ہیں بدعت شریعت
میں اس فعل کو کہتے ہیں جسکی اصل زمان رسول

اور وہ منقسم ہے اوپر دو قسم کے۔ قسم اول بدعت سیئہ کہ جو مردود ہے بقول رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ
فَقُودَرَدَّ۔ جس کسی نے نئی بات پیدا کی ہمارے اس میں
جسکی اصل میں نہیں تھی تو وہ رد ہے۔

اور وہ وہ بدعت ہے جو مخالف ہو ساتھ کتاب و سنت و اجماع امت کے اور قواعد

دین کے۔

كَمَا فِي حَجَرِ الرَّائِقِ وَالْبِدْعَةُ مَا أَحْدَثَ
عَلَى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُسْتَقَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عَمَلٍ
أَوْ حَالٍ بِنَوْعٍ شَبَهَةٍ وَاسْتِحْسَانٍ يُجْعَلُ
دِينًا قَوِيمًا وَصِرَاطًا مُسْتَقِيمًا۔ وَ
فِي فَتْحِ الْمُبِينِ شَرْحُ الْأَرْبَعِينَ وَشَرْحًا
مَا أَحْدَثَ عَلَى خِلَافِ أَمْرِ الشَّارِعِ
وَدَلِيلُهُ الْخَاصُّ وَالْعَامُّ أَنْتَهَى وَفِي مَشْرَحِ
الْمُسْتَدْرَكِ لِلْبَغَوِيِّ الْبِدْعَةُ مَا أَحْدَثَ
عَلَى عَیْرِ قِيَاسِ أَصْلِ مِنَ أَصُولِ الدِّينِ
وَفِي دُرِّ الْخِتَارِ وَهِيَ إِعْتِقَادُ خِلَافِ الْمَعْرُوفِ
عَنِ الرَّسُولِ لِإِمْعَانِدِهِ بَلْ بِنَوْعٍ شَبَهَةٍ

چنانچہ حجر الرائق میں ہے اور بدعت وہ امر ہے
جو نیا پیدا کیا جاوے مخالف اس حق
کے کہ جو حاصل کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے خواہ وہ جنس علم سے ہو یا جنس
عمل سے اور کسی شبہ اور بھلائی کی وجہ سے
داخل دین کر لیا جاوے اور فتح المبین میں شریعت
میں بدعت اس فعل کو کہتے ہیں جو مخالف ہو
شارع علیہ السلام کے حکم سے اور دلیل خاص
یا عام شرعی سے۔ اور شرح سنت امام نووی میں
بدعت وہ چیز ہے جو نئی بات پیدا کی جائے مخالف
قیاس کسی قاعدے کے قواعد دین کے اور درختائیں
بدعت اس عقیدے کا نام ہے جو مخالف ہو ان

وَقَالَ شَارِحُ الْعَلَامَةِ الشَّارِحِي قَوْلُهُ
وَهِيَ اِعْتِقَادُ الْعَزَائِدِ التَّعْرِيفِ
فِي هَامِشِ الْخَزَائِنِ اِلَى حَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ
الْمَلِكِيِّ فِي تَرْجُمَةِ النُّجْبَةِ وَلَا يَخْفَى اَنَّ اِلْتِمَاعًا
يَشْتَمِلُ مَا كَانَ مَعَهُ عَمَلٌ اَوْ لَا اَنَّ مَنْ
نَدَّ بِنَبِيِّهِ لِبَدَانٍ اَنْ يَتَقَدَّرَ كَسْبُ الشَّيْعَةِ
عَلَى تَخْفِيٍّ وَخُذْلٍ اِلَيْكَ وَحِينَئِذٍ فَيَسُو
تَعْرِيفُ الشُّعْنَى لَهَا بِأَهْمَا مَا أُحْدِثَ عَلَى
جِلْدَانِ الْحَقِّ الْمُنْتَفَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْوٍ وَعَمَلٍ اَوْ حَالٍ يَنْوُجُ
بِثَبَّهَةٍ وَاسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِينًا قَوِيًّا
وَصِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معروف
و مشہور ہیں کسی شبہہ سے نہ کہ بطریق عناد و علانہ
شامی اسکی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ حاشیہ
خزائن میں اس تعریف کو حافظ ابن حجر علی کمیل
منسوب کیا ہے اور ظاہر ہے کہ لفظ اعتقاد
شامل ہے اس امر کو کہ جسکے ساتھ عمل ہی ہو۔
یا نہ ہو۔ اس واسطے کہ جو شخص کوئی عمل بدعت ثواب
کرے گا ضرور اسکو اعتقاد موجب ثواب سمجھیں گے
جیسے شیعہ پاؤں کے مسح کو موجب ثواب
سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ تعریف ثمنی کی اس تعریف کے
مساوی ہوئی جو ثمنی نے لکھا ہے کہ بدعت
وہ ہے جو نیا کام مخالف اس حق کے کیا جائے

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے کسی شبہہ کے ساتھ خواہ وہ جنس علم سے ہو
یا جنس عمل سے؟

اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ يَدٍ ضَلَاكَةٍ يَهْيُ مَحْضُوسٍ سَانَعَةٍ اس ہی قسم
کی بدعت کے ہے اور معنی اُسکے یہ ہیں کہ ہر بدعت سیئہ گراہی ہے نہ کہ بدعت حسنہ بھی
چنانچہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ ثمن مشکوۃ تشریف میں حدیث ہذا۔ اَعْنَى كُلِّ يَدٍ ضَلَاكَةٍ
وَكُلِّ ضَلَاكَةٍ فِي النَّارِ کی شرح میں فرماتے ہیں۔

مشکوۃ تشریف میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہر بدعت گراہی ہے ملا علی قاری
رحمہ اللہ اسکی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ کتاب اذہا
میں ہے مراد اس بدعت سے جو گراہی ہے
بدعت سیئہ ہے اس واسطے کہ دوسری حدیث میں

قَالَ فِي الْأَذْهَارِ اَحَى يَدٌ عَدُوٌّ سَيِّئَةٌ
ضَلَاكَةٌ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا
وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَجَمَعَ الْوَبُكْرُ وَعَمَّا لِقَوْلِهِ
وَكُتِبَ لَهُ زَيْدٌ فِي الْمَصْحُفِ وَجَزَّ دَرَقِي

عَمَدُ عُمَانَ بْنِ عَمَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَفِي مَصْبَاحِ الرَّجَائِ حَاشِيَةُ ابْنِ
لَيْثٍ جَلَّالُ الدِّينِ السَّيُوطِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
قَالَ النَّوَوِيُّ الْبِدْعَةُ كُلُّ شَيْءٍ عَمِلَ مِنْ
غَيْرِ مِثَالٍ سَبَقَ وَفِي الشَّرْحِ اِحْدَثُ
مَا لَمْ يَكُنْ فِي عَمَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ يَدٍ يَدٌ ضَلَالَةٌ عَالَمٌ خُصُوصٌ كَقَوْلِهِ
لَقَالِي تَدَّ بِرُكُلٍ شَيْءٌ وَقَوْلُهُ لَقَالِي وَادُّبَيْتُ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْنٌ عَظِيمٌ

کہ جو کوئی نئے طریقہ کی جسکا ظہور زمانہ رسول
الہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھا بنیاد ڈالے
اسکو اس بنیاد ڈالنے کا ثواب تو ملتا ہی ہے
مگر جب قدر لوگ اس پر عمل کریں اُن کے عملوں
کی برابر اللہ جل شانہ اپنے پاس سے اُس
بانی خیر کو ثواب عطا فرماتا ہے چنانچہ بعد
زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر
اور عمر رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کو اس ہیئت
موجودہ کے ساتھ جمع کرایا اور حضرت زید نے
اسکو صحیفوں میں لکھا اور حضرت عثمان رضی

تعالیٰ عنہ نے اتنی بات نئی زیادہ کی کہ اس قرآن کی نقلیں عالم اسلام میں شائع کر دیں حالانکہ
زجاج حاشیہ ابن ماجہ میں علامہ سیوطی امام نووی رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بدعت
ہر وہ عمل ہے جسکی مثال پہلے نہ پائی جاوے۔ اور شریعت میں اس فعل کو کہتے ہیں جسکا
وجود زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پایا جاوے۔

اور یہی بدعت ہے کہ جسکو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے بدعت الامر حنیئہ کر کے
تعبیر فرمایا ہے نہ کہ بدعت حسنہ کسواسطے کہ جس بدعت کو قائلین بہ نفسہم بدعت بدعت حسنہ
واجبہ و مسجیہ کہتے ہیں جیسے صرف و نحو اور اشتغال طریقہ مجددیہ اور مراقبات وغیرہ وہ امور
کہ جنکا وجود زمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ تھا اور
بعد بحسب مصلحت وقت علماء و مشائخین وقت نے واسطے اصلاح طالبین کے بحسب
استعداد و ہر طالب کے انکو نکالا تھا حضرت مجدد و مدوح انکو داخل سنت جانتے ہیں اسواسطے
کہ وہ امور داخل ہیں ماتحت کلیہ حدیث صحیح مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ
اللَّهِ حَسَنٌ اور حدیث مَنْ سَنَّ شَيْئًا حَسَنًا اَلَمْ يَكُنْ اِسْكَا اَنْتَا اَلَمْ تَعْرِفْ اَنْ يَكُنْ
اور اطلاق لفظ حسن کو بدعت پر بنائیت نتیجہ پہنچاتے ہیں۔ اور جو لوگ کہ اُن امور کو بدعت

کہتے ہیں انکو نہایت مطعون رکھ کر فرماتے ہیں کہ بدعت جو مراد ہے اس امر محدث سے کہ مخالف ہو کتاب و سنت و اجماع امت کے اور نہ داخل ہو مانت کلمہ مَادَا الْمُسْلِمُونَ الْخِوَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ الْخِوَمَنْ لَارِیْبَ یَارَافِعُ سُنَّتِ ہوگی یا سکت عن السنۃ اور ساکت عن السنۃ لاریب زائد ہوگی سنت پر کہ اسیکانام نسخ ہے اور بدنی صورت یہ بات لارم آویگی کہ بدعت ناسخ سنت اور یہ امر بغایت محال ہے لہذا ان امور کو کہ جو داخل سنت اعنی کلمہ حدیث صحیح مارا المسلمون اور حدیث صحیح من سن الہ ہیں انکو بدعت کیوں کہتے ہو۔ اور بدعت لکہہ کر یہ محدث اور اپنے اوپر کیوں رکھتے ہو چنانچہ مدعا رہا ظاہر و باہر ہے دیکھئے اشتغال و مراقبات و دیگر طرق سلوک حضرت ممدوح اور قول حضرت موصوف منقولہ الجاحج الحاجہ حاشیہ ابن ماجہ سے بذیل حدیث من احداث فی امرنا کذا مالکس منہ فمورد کے جو یہ ہے۔

حدیث صحیح میں جو آیا ہے کہ جس شخص نے ہمارے دین اسلام میں ایسا نیا کام پیدا کیا کہ جسکی اصل اسلام میں نہ تھی یعنی وہ اسلام کی کسی باتوں کے وسیلوں سے بھی نہ تھا اسواسطے کہ وسیلہ تقاسمی شے کے حکم میں ہوتا ہے۔ اسواسطے حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو علم وسیلہ ہیں امر دین یعنی فقہ حدیث کے سمجھنے کا جیسے صرف و نحو وہ تو داخل سنت ہی ہیں انکو بدعت کہنا ہرگز جائز نہیں۔

قَوْلُهُ مَا لَيْسَ مِنْهُ الْخِوَمَنْ مَالِكُ بْنُ مَرْثُومٍ وَسَائِلُهُ فَإِنَّ الْوَسِيلَةَ دَاخِلَةٌ فِيهِ وَهَذَا أَقَالَ الشَّيْخُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْعُلُومَ الَّتِي هِيَ وَسَائِلٌ لِأَمْرِ الدِّينِ كَالصَّرْفِ وَالنُّحُودِ دَاخِلَةٌ فِي السُّنَّةِ وَلَا يَطْلُقُ عَلَيْهَا اسْمُ الْبِدْعَةِ فَإِنَّ الْبِدْعَةَ عِنْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ فِيهَا حَسَنُ الْبَيِّنَةِ وَلِهَذَا يَقُولُ تَرْكُ الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِنْ كَانَ نُورُهَا مِثْلَ قَلَقِ الصَّبِيِّ انْتَهَى۔

اسواسطے کہ آپ کے نزدیک کوئی بدعت علاوہ ان نئے کاموں کے جو وسائل دین سے ہیں اچھی نہیں ہوتی اسواسطے فرماتے ہیں کہ جو بدعت اچھی معلوم ہو اگرچہ اسکا نور مثل صبح صادق کی ظاہر ہو چھوڑ دیا جائے۔

اور اس عبارت سے کہ جو حضرت ممدوح اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں۔

وَالْإِجْتِنَابُ عَنِ الْبِدْعَةِ الْأَمْضِيَّةِ
وَأَنَّ كَانَتْ الْبِدْعَةُ تَرَى مِثْلَ فَلَقِ
الصَّبْرِ لِأَنَّهُ فِي الْحَقِيقَةِ لَا نُورَ فِيهَا وَلَا
ضِيَاءَ وَلَا لِلْعَلِيلِ مِمَّا شَفَاءَ وَلَا لِلْمَلِكِ
مِمَّا دَوَّاهُ كَيْفَ وَالْبِدْعَةُ أَمَّا رَافِعَةٌ
لِلسُّنَّةِ أَوْ سَاكِتَةٌ عَنْهَا وَالسَّاكِتَةُ
لَا بَدَّ أَنْ تَكُونَ زَائِدَةً عَلَى السُّنَّةِ
فَتَكُونَ نَاسِخَةً لَهَا فِي الْحَقِيقَةِ أَيْضًا
لَا زِيَادَةَ عَلَى النَّصِّ لَسُخْطِهِ فَالْبِدْعَةُ
كَيْفَ كَانَتْ تَكُونَ رَافِعَةً لِلْسُّنَّةِ
دَافِعَةً لَهَا فَلَا خَيْرَ فِيهَا وَلَا حُسْنَ
فِيهَا لَيْتَ شِعْرِي مِنْ آيِنَ حَكَمُوا
يَحْسِنُ الْبِدْعَةَ الْمُحَدَّثَةَ فِي الدِّينِ
الْكَامِلِ وَالْإِسْلَامِ الْمَرْضَى بَعْدَ اِتِّمَامِ
النِّعَةِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ الْإِحْدَاثَ بَعْدَ
الْإِكْمَالِ وَالْإِتِّمَامِ وَحَصُولِ الرَّضَى
بِمَعْرِزِلٍ مِنَ الْحُسْنِ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ
إِلَّا الضَّلَالُ وَلَوْ عَلِمُوا أَنَّ الْحُكْمَ يَحْسِنُ
الْمُحَدَّثُ فِي الدِّينِ مُسْتَلَزِمٌ بَعْدَ اِكْمَالِهِ
وَمُنْبَغِي عَنِ عَدَمِ تَمَامِ النِّعَةِ لِمَا اجْتَرَدُوا عَلَيْهِ

اور پرہیز کرنا بدعتِ ستیہ ناپسندیدہ سے
اگرچہ بظاہر وہ نورانی مثل صبح کی ہوسوڑی ہے
اسواسطے کہ فی الحقیقت بدعتِ ستیہ میں نہ
نور ہے نہ روشنی نہ کسی بیمار اور دوروی وہ
دوا ہے نہ اس میں شفاء اسواسطے کہ بدعت
یاسنت کو اٹھانے والی ہوگی یا امرِ سنون پر
کوئی زائد بات کہ اسی کا نام شیخ ہے اور
جب دین بوجب آیہ کریمہ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ اتم کمال اور تمام ہو چکا دین میں
کوئی بے اصل بات نکالنا بجز کفر ہی کے اور
کیا ہے۔ اور اگر یہ لوگ جانتے کہ بدعت
ستیہ کو بدعتِ حسنہ کہنا مستلزم
عدم کمال دین اور عدم اتمام نعمت
سے خبر دیتا ہے تو ایسے فعل کے ارتکاب
پر دلیری نہ کرتے۔ اے رب ہمارے
ہماری پھول چوک پر ہمیں ماخوذ نہ
کر۔ اور نہ ماخوذ کر بھلو اگر ہم خطا کر بیٹھیں
اور اے رب ہمارے ہمارے
پہلوں کا سا بوجھ ہم پر نہ ڈال +

۱۔ واضح ہو کہ مستلزم عدم کمال دین بھی امتحانِ بدعتِ ستیہ ہی ہے نہ کہ امتحانِ بدعتِ حسنہ جسکو حققتِ امورِ حسنہ
کہتے ہیں اسواسطے کہ۔ توہ اخل قول رسول اللہ علیہ السلام من سن سنتہ حسنۃ الا وکل ما لا یسئل عنہ الا بحدیث
لعبت فان یفوت بنی ہود و کلہم واکہ الامامان و ہما السیاسیہ علی شیخ حکم کے تحت فرمانِ مآدا المسلمین سلام علیہما

اسیواسنے اس قسم کی بدعت باقسامہا یعنی بدعت محمدہ و مکروہہ بسبب طلاق نہی کے

منہی عنہ ہے باحدیث صحیحہ۔

جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ہمارے اس اسلام میں ایسی نئی بات پیدا کی جسکی اصل اسلام میں نہ تھی تو وہ بات قابل رد کر دینے کے ہے۔ اور مشکوٰۃ میں ہے بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے زندہ کیا میری کسی سنت کو جو میرے بعد مٹا دیجیگی تھی اسکو اسقدر ثواب ملیگا جسقدر لوگ اسیر عمل کریں بغیر اسکے کہ کسی عمل کرنیوالے کے عمل سے کچھ گھٹایا جاوے اور جس نے کوئی گمراہی کا ایسا نیا کام نکالا جس سے اللہ اور رسول راضی نہ تھے جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے گناہوں کی برابر سبب اس بدعت کے اسکے نامہ اعمال میں گناہ لکھے جاوینگے بغیر اسکے کہ اس بدعت پر عمل کرنیوالوں کے گناہوں سے کم کیا جاوے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور نیز ابن ماجہ میں ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

كَمَا أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ وَفِي الْمَشْكُوتِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَنِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْجَزْرِ مِثْلَ جُورٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ رِجْهِ شَيْءٌ وَمَنْ أَبْتَدَعَ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلَ اتِّتَامٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ رِجْهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَآلِیْضًا أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ حَدِیْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بَدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَوةً وَلَا هَدْيَةً وَلَا حَجًّا وَلَا زَمْرَةً وَلَا يَهْدَا وَلَا صَرَفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَنِ۔

میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیا کہ کوئی کار و بار و نماز اور صدقہ اور حج و عمرہ

اور جہاں نہ نفل نہ فرض اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے میں سے ہال۔
اور ادنیٰ مرتبہ اس قسم کی بدعت یعنی بدعت مکروہہ کا گناہ صغیرہ ہے اگرچہ قسم اعلیٰ
اسکی کفر ہے اسواسطے کہ گناہ صغیرہ وہی امر ہے جو شرعاً ممنوع ہو اور منہی عنہ۔

کَمَا قَالَ مَوْلَانَا الشَّاهُ وَلِيُّ اللَّهِ الْمُحَدِّثُ
الَّذِي هَلَوْنِي فِي رَسُولَةِ قَوْلِ الْجَمِيلِ وَ
الصَّغِيرَةِ كُلِّ مَا هِيَ عَنِ الشَّرْعِ أَوْ
خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ فَعَلَ قِيَمَةً مَا مَوْ
فِي الدِّينِ۔

جیسا کہ مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ رسالہ
قول الجمیل میں فرماتے ہیں صغیرہ ہر وہ گناہ
ہے جسکی ممانعت شریعت سے ثابت ہو یا
کسی شرعی امر کے مخالف ہو یا وہ کسی
شرعی امر کا مٹانے والا ہو۔

اور چونکہ گناہ صغیرہ ہونا ادنیٰ قسم بدعت یعنی بدعت مکروہہ کا بموجب احادیث صحیحہ
قطعی الثبوت ہے۔ لاریب مستحل اس بدعت کا نزدیک اہل سنت والجماعت کے کافر ہے۔
بخلاف ترکب اسکے کے بلا استحلال کہ وہ فاسق ہے نہ کافر مثل ترکب دیگر گناہ و عفا ئد شفی
و شرابخواری و لباس یشتیں و استعمال زیور زر و سیم کے۔ اسواسطے کہ شرح عقائد شفی میں ہے۔
اور حلال سمجھنا ایسے گناہ کا جسکا گناہ ہونا
دلیل قطعی سے ثابت ہو کفر ہے خواہ وہ صغیر
ہو خواہ کبیرہ۔

وَاسْتِحْلَالُ الْمُحْصِيَةِ صَغِيرَةٍ كَانَتْ
أَوْ كَبِيرَةٍ كُفْرًا أَذْأَبَتْ كَوْنَهَا مُحْصِيَةً
بِدَلِيلٍ قَطْعِيٍّ

اور لاریب مکروہہ ہے نماز پڑھنا پیچھے ترکب ان بدعات کے ماسوائے ترکب بدعت
مکفرہ کے۔

کَمَا فِي شَرْحِ عَقَائِدِ الشَّيْخِ وَمَا
نُقِلَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ مِنَ الْمَنْعِ عَنِ
الصَّلَاةِ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ مَحْمُولٌ عَلَى الْكُفْرَةِ
إِذَا لَا كَلَامَ فِي تَرَاهُ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْفَاسِقِ
وَالْمُبْتَدِعِ هَذَا إِذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ أَلَا كَلَامَ
إِلَى حَدِّ الْكُفْرِ أَمَا إِذَا دَخَلَ الْبَيِّنَةُ فَلَا كَلَامَ

چنانچہ شرح عقائد شفی میں ہے کہ جو بعض سلف
بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت منقول
اس سے مراد یہ ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا
بلا کلام مکروہہ ہے اور اگر وہ بدعت مکفرہ ہے
تو قطعاً اور کرنا نماز کا اس کے پیچھے جائز
نہیں۔

اور بموجب روایات فقہیہ نماز مکروہ واجب الاعادہ معلوم ہوتی ہے۔

کَمَا هُوَ ظَاهِرٌ مِنَ الدَّرِّ الْمُخْتَارِ حَيْثُ قَالَ
وَلَا يَزِيدُ عَلَى الشَّهْدِ فِي الْقَعْدَةِ
الْأُولَى إِجْمَاعًا فَإِنْ زَادَ عَامِدًا كَرِهَ
فَتَجِبُ الْإِعَادَةُ۔

جیسا کہ در مختار سے ظاہر ہے جہاں کہا ہے
اور نہ زیادہ کرے شہد پر قعدہ اولیٰ میں
بالا تفاق۔ پس اگر عدا زیادہ کیا تو مکروہ
ہے پس واجب ہے لوٹنا نماز کا۔ اگرچہ فاسق

اور جبکہ روایات منقولہ ہذا سے واضح ہو چکا کہ لاریب مستحل بدعت کافاسق یا کافر ہے
اور نماز پڑھنا صحیحہ ترکیب بدعت مکفرہ کے باطل اور بدعت محرکہ مکروہہ کے مکروہ واجب الاعادہ
تو جان لینا چاہئے کہ بیشک بدعت کہنے والا قیام وغیرہ دیگر امور متعاملہ علماء حرمین کا بزرگ
میں فاسق یا کافر کہنے والا ہے جملہ علماء حرمین بلکہ ملا علی قاری و ابن حجر مکی وغیرہ دیگر علماء متقدمین
کا جنکے اقوال انشاء اللہ العزیز عنقریب نقل کئے جاویں گے اور اگر بدعت مکروہہ جاننا ہے تو لازماً
نماز جملہ حجاج جمیع بلاد کے جو ایام حج میں بھیجے ائمہ حرمین شریفین پڑھی گئی ہیں نزدیک قابل
مکروہ تحریمہ ادا ہوں گی۔

اور یہ بڑا بہتان ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں ہمیشہ رہینگے اہل غرب غلبہ کریں گے
حق پر یہاں تک کہ قائم ہو قیامت روایت
کیا اس کو مسلم نے۔ اور صاحب مجمع البحار
فرماتے ہیں کہ حدیث مذکور میں مراد اہل الغرب
اہل شام ہیں اس واسطے کہ حجاز سے شام مغرب
کی جانب ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ معنی
غرب کے بڑے ڈول کے ہیں اور چونکہ اہل عرب
سب زیادہ بڑے ڈول رکھنے کے عادی ہیں
لہذا مراد اہل عرب ہیں اور باب قُلْ
جَاءَ الْحَقُّ بِخَارِجِ شَرِيفِ میں ہے

وَذَلِكَ جَهَنَّمُ أَنْ عَظِيمٌ كَيْفَ وَقَدْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ
أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ
السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَالَ صَاحِبُ
مَجْمَعِ الْبَحَارِ وَفِيهِ وَلَا يَزَالُ أَهْلُ
الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ أَيْ أَهْلُ
الشَّامِ لِأَنَّهُمْ غَرْبُ الْحِجَازِ وَقِيلَ ارَادَ
بِالْجِدَّةِ وَالشُّوْلَةِ يُرِيدُ أَهْلَ الْحِجَازِ
وَقِيلَ ارَادَ بِالدَّلْوِ ارَادَ بِهِمُ الْغَرْبُ
لَا هُمْ يَسْتَسْقُونَ بِهَا مَاءً وَآخِرُ
الْفَخَارِيِّ فِي بَابِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ

نماز کا ادا کرنا واجب ہے سادہ عدم خوف فتنہ کے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ
الْبَيْتِ سِتُّونَ وَتَمَثَّلَ نَضِيبٌ فَجَعَلَ
يُطْعِمُهَا يَحْدِي فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝
قَالَ الْفُسْطَلَانِيُّ وَالْمَحْنَى ذَهَبَ الْبَاطِلُ
وَزَهَقَ بِحَيْثُ لَمْ يَبْقَ لَهُ أَثَرٌ وَتَقِيَّةٌ
تُبْدِي شَيْئًا أَوْ تُعِيدُ -

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں
نے فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُس حالت میں تشریف لائے
کہ کعبہ شریف کے گرد و مشرکوں نے تین سو
ساتھت قائم کر رکھے تھے (اس طرح سے
کہ انکے پاؤں کو سیسہ پگلا کر زمین سے
وصل کر دیا تھا) اور آپ کے دست مبارک
میں جو چھڑی تھی اُس سے آپ بتوں کے
کو بچہ مارتے جاتے تھے اور یہ فرماتے جاتے

آگیا حق اور نکل گیا باطل بیشک باطل (یعنی کفر و شرک و بدعت) ہو گیا ایسا گذرا۔ اور نہیں ظاہر
ہو کر رہے گا باطل اور نہ عود کرے گا (بامید و دام)۔

اور ظاہر ہے ان کتاب معاصی بلا استتلال نہ کفر ہے نہ شرک نہ بدعت۔

اور قسم دوم۔ نزدیک قائلین بتقسیم بدعت کے جو امور نزدیک قائلین بتقسیم بدعت سنت میں
یا واجب یا مستحب وہ تمام بدعت حسنہ ہیں جو موجب اجر عظیم ہے بموجب قول حضرت صل اللہ علیہ
وسلم مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَلِمْكَ اور وہ وہ بدعت ہے جو موافق ہو ساتھ کتاب و سنت
اور اجماع امت کے اور داخل ہو نیکی کسی قاعدہ کے قواعد میں سے۔

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ
وہ نیا کام جو مخالف کتاب و سنت اور آثار
صحابہ اور اجماع امت کے پیدا کیا جاوے
وہ گمراہی ہے اور جو نیا کام بھلا جو کہ
وہ مخالف ان چاروں کے نہ ہو وہ برا اور بدعت
نہیں ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جماعت
نزدک کو رمضان میں ہوتا دیکھ کر چونکہ یہ جماعت

كَمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَا أُحْدِثَ
مِمَّا يَخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْأَثَرِ
وَالِإِجْمَاعَ فَهُوَ ضَلَالَةٌ وَمَا أُحْدِثَ
مِنْ الْخَيْرِ مَا لَا يَخَالِفُ شَيْئًا مِنْ
ذَلِكَ فَلَيْسَ بِمَذْمُومٍ - وَقَالَ عَمْرُو
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
فَقِمْتُ أَلِدَعَةَ هَذَا أَخْرَجَ كَلَامَ الشَّيْخِ

النَّوَوِيُّ فِي تَهْذِيبِ الْأَسْمَاءِ وَاللُّغَاتِ
 وَقَالَ الْعَلَامَةُ ابْنُ الْقَيَّوْمِ فِي جَامِعِ
 الْأَصُولِ مُحَدَّثَاتُ الْأُمُورِ مَا لَمْ يَكُنْ
 مَحْرُوفًا فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَلَا أَجْمَاعٍ
 إِلَّا مُبْدَعٌ إِذَا كَانَ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
 وَحَدَّثَهُ فَهُوَ أَخْرَاجُ الشَّيْءِ مِنَ الْعَدَمِ
 إِلَى الْوُجُودِ وَهُوَ تَكْوِينُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَيْسَ
 ذَلِكَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا الْإِبْدَاعُ
 مِنَ الْخُلُوقِ فَإِنْ كَانَ فِي خِلَافٍ مَا
 أَحْرَمَ اللَّهُ بِهِ دَرْسُوهُ فَهُوَ فِي حَيْزِ الذَّمِّ
 وَالْإِنْكَارِ وَإِنْ كَانَ وَاقِعًا تَحْتَ عُمُومِ
 مَا نَدَّبَ اللَّهُ إِلَيْهِ وَحُضَّ عَلَيْهِ وَرُكِّبَ
 فَهُوَ فِي حَيْزِ الْمَدْحِ وَإِنْ كُنْهُ
 مِثْلَهُ مَوْجُودٌ أَوْ لَوْ فِي الْحُجُودِ وَالشَّكَا
 وَتَعَلَّى الْمَحْرُوفِ فَقَدْ أَفْعَلَ مِنْ
 الْأَفْعَالِ الْحُجُودِ لَمْ يَكُنِ الْفَاعِلُ قَدْ
 سَبَقَ إِلَيْهِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ
 فِي خِلَافٍ مَا وَرَدَ الشَّرْعُ بِهِ لِأَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ جَعَلَ لَهُ فِي ذَلِكَ كِتَابًا فَقَالَ
 مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ
 أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَقَالَ رُفَيْعُ بْنُ
 مَرْثَدٍ مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ

باعتبار زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور زمانہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نئی بات
 تھی اور غیر مخالف کتاب و سنت وغیرہ کے
 فرمایا یہ کیا اچھی بدعت ہے۔ یہ وہ آخر
 فیصلہ ہے جسکو امام نووی رحمہ اللہ نے
 اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں
 لکھا ہے اور علامہ ابن اثیر اپنی کتاب جامع
 الاصول میں تحریر فرماتے ہیں بدعت یعنی
 نیا کام ایسے امر کو کہتے ہیں جو کتاب اور
 سنت اور اجماع سے معروف و مشہور
 طور پر نہ پایا جاوے اور بدعت من جانب
 اللہ کسی بے مثل شے کو پر وہ عدم سے مرتبہ
 ظہور میں لانے کو کہتے ہیں اور بدعت یعنی
 نیا کام جو مخلوق سے ظہور میں آوے
 اگر وہ مخالف اللہ و رسول کے حکم کے ہو
 تو بیشک قابل انکار ہے اور اگر وہ
 داخل ہو ان احکام کے نیچے جن پر اللہ و
 رسول نے اپنے بندوں کو آمادہ فرمایا
 تو وہ نیا کام قابل مدح و تعریف ہے اگرچہ
 اسکی مثال پہلے نہ پائی جاوے مثل بعض
 طریقوں بخشش اور سخاوت اور امر بالمعروف
 کے (جیسے مثل غریب و اجنبی کے کھلانے اور پلانے
 کے رسول اور تقریبات سویم و چلم و برشی غیر

وَوَزَرَ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَذَلِكَ إِذَا كَانَ
فِي خِلَافٍ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَرَسُولُهُ
يَعْتَصِدُ ذَلِكَ قَوْلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي صَلَوةِ التَّكْوِينِ
نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ هَذِهِ كَمَا كُنْتَ مِنْ
أَفْعَالِ التَّخْيِيرِ وَدَاخِلَةٌ فِي حَيْزِ الْمَدْحِ
سَمَّاها بِدْعَةٍ وَمَدَحَهَا وَهِيَ وَأَنَّ كَمَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّاهَا
إِلَّا أَنَّهُ تَرَكَهَا وَلَمْ يَحْفَظْ عَلَيْهَا وَلَا جَمَعَ
النَّاسَ عَلَيْهَا فَهِيَ أَفْطَةٌ عَمَّا عَلَيْهَا
وَجَمَعَ النَّاسُ لَهَا وَنَدَّ بِهِنَّ إِلَيْهَا بِدْعَةٍ
لِلْكَتَابِ بِدْعَةٍ مَحْمُودَةٍ مُمْدُوحَةٍ هِيَ
وَهَكَذَا نَفِي مَصْبُوحِ الزَّجَّاجِ حَاشِيَةِ
ابْنِ مَاجَةَ السَّيِّئِ جَلَّالٌ لَدَى النَّبِيِّ
لَوْ كُنَّا قِيَامَتِ تَكْرِيكِ جَسَدِ ثَوَابِ الْكُوفَةِ
أَنْ سَبَّ كِي بِلَا لِيْلَهُ اسْ بَاتِي خَيْرَ كُوَ اسْبِ
پاس سے دیتا ہے۔ اسے طرح فرمایا بڑے کام کہ نکالنے والے کو اس نکالنے اور سپر
عمل کرنے والوں کے گناہوں کی براہ راست نامہ اعمال میں گناہ درج کرانا ہے۔ اھت
یہ وعید جب ہی ہے جب وہ کام مخالف احکام خدا و رسول ہو اور اسی قول کی تائید کرتا
بدعت حسنہ کہنا عمر رضی اللہ عنہ کا جماعت تراویح کو۔ اس واسطے کہ اگرچہ جماعت سے
نوافل کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تھا مگر اس محافظت کے ساتھ جماعت
تراویح کو پرمداومت کرنا اور لوگوں کو اس جماعت پر آمادہ فرمانا بلاشبہ بدعت اور
نیا کام تھا مگر بدعت محمودہ اور اسی طرح۔ ہے مصباح الزجاجة حاشیہ ابن ماجہ علامہ
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ میں

بغیر فرض واجب سنت موکدہ سمجھنے ان امور کے
بغرض ایصال ثواب کے حضور و ایما اللہ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نیز
بغرض ثواب پہنچانے عام مردوں کے
ان امور کی خوبی بوجہ عدم مخالفت خدا و
رسول کے حکموں کے ظاہر ہے گو انکی تائید
کسی امر کا ظہور پہلے زمانوں (یعنی قرون
ثلاثہ میں پایا جاوے یا نہ پایا جاوے
بلکہ ایسے امور پر اپنی امت کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے امید وار ثواب بنایا،
چنانچہ مسلم شریف میں ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نیک نیا
طریقہ نکالے اور اسکو جاری کرے اسکو
اس نکالنے کا ثواب تو ملتا ہی ہے مگر جتنے
لوگ قیامت تک اس پر عمل کریں جتنا ثواب انکو ملے ان سب کی برابر اس باقی خیر کو اپنے
پاس سے دیتا ہے۔ اسے طرح فرمایا بڑے کام کہ نکالنے والے کو اس نکالنے اور سپر
عمل کرنے والوں کے گناہوں کی براہ راست نامہ اعمال میں گناہ درج کرانا ہے۔ اھت
یہ وعید جب ہی ہے جب وہ کام مخالف احکام خدا و رسول ہو اور اسی قول کی تائید کرتا
بدعت حسنہ کہنا عمر رضی اللہ عنہ کا جماعت تراویح کو۔ اس واسطے کہ اگرچہ جماعت سے
نوافل کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تھا مگر اس محافظت کے ساتھ جماعت
تراویح کو پرمداومت کرنا اور لوگوں کو اس جماعت پر آمادہ فرمانا بلاشبہ بدعت اور
نیا کام تھا مگر بدعت محمودہ اور اسی طرح۔ ہے مصباح الزجاجة حاشیہ ابن ماجہ علامہ
جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ میں

كَمَا فِي مَصْبَاحِ الرَّجَا جِهَ حَاشِيَةِ ابْنِ
 مَا جِهَ لِلشَّيْخِ جَلَّالِ الدِّينِ السَّيُوطِيِّ
 قَالَ لَأَمَامَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ
 السَّلَامِ فِي إِخْرَاقِ كِتَابِ الْقَوَاعِدِ الْبَدْعِ
 مُنْقَسِمَةً عَلَى خَمْسَةِ أَقْسَامٍ - وَاجِبَةٌ
 كَالِاشْتِغَالِ بِعِلْمِ النَّحْوِ الَّذِي يُفْهَمُ
 بِهِ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ رَسُولِهِ لِأَنَّهُ حِفْظُ
 الشَّرِيعَةِ وَاجِبٌ وَلَا يَتَنَبَّأُ إِلَّا بِذَلِكَ
 وَمَا لَا يَتَنَبَّأُ إِلَّا بِذَلِكَ وَاجِبٌ الْإِبْدَعُ وَاجِبٌ
 وَحِفْظُ غَرِيبِ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَ
 كَتَبْتُ فِي أَسْوَاقِ الْفَقِيهِ وَالْكَلَامِ فِي
 الْبَحْرِ وَالْتَقْدِيرِ وَتَمَيَّزَ الصَّحِيحُ مِنَ السَّقِيمِ
 وَتَحَرَّرَتْ كُنْزُ أَهْبِ الْقُدْرَةِ وَالْجَوْدَةِ
 وَالْمُجِيبَةِ وَالْمُجْتَمِعَةِ وَالْوَدْعُ عَلَى هَوَايَا
 مِنَ الْبَدْعِ الْوَاجِبَةِ لِأَنَّهُ حِفْظُ الشَّرِيعَةِ
 مِنْ هَلَاكِ الْبَدْعِ فَرَضٌ كَفَايَةٌ وَمُنْكَرٌ
 كَمَا حَدَّثَ الرِّبَاطَاتِ وَالْمَدَارِسِ
 وَكُلِّ أَحْسَانٍ لَمْ يُعْمَدَنَّ فِي الْعَصْرِ الْأَوَّلِ
 وَكَالْأَوَّلِ وَنَحْوِ الْكَلَامِ فِي دَقَائِقِ النَّصْرِ
 وَكَجَمْعِ الْمَوَاقِلِ الْإِسْتِدْرَاجِ فِي الْمَسَائِلِ
 إِنَّ قُصْدَ بَيْدِ الدِّكِّ وَجَدَ اللَّهُ - وَمَكْرُوهٌ
 كَزُخْرَفَةِ الْمَسَاجِدِ وَتَزْيِينِ الْمَصَاحِفِ

اور نیز قائلین بتقسیم بدعت کے نزدیک مطلق بدعت منقسم ہے اور پانچ قسم کے
 چنانچہ مصباح الزجارج میں ہے امام ابو محمد عبد
 العزیز ابن عبد السلام اپنی کتاب القواعد
 کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں بدعت پانچ قسم
 پر منقسم ہے۔ اول بدعت واجبہ جیسے علم
 صرف و نحو کا پڑھنا پڑھنا محض کلام خدا و
 کلام رسول اللہ کے سمجھنے اور سمجھانیکے واسطے
 ہوتا ہے جسکا سمجھنا اور سمجھانا واجب ہے
 مگر چونکہ یہ واجب عوام الناس خصوصاً مجاہدین
 سے بغیر صرف نحو کے ادا نہیں ہو سکتا لہذا
 صرف و نحو کا پڑھنا بھی واجب ہوا۔ اور
 مثل یاد کرنے قرائتوں غیر مشہور قرآن کے
 اور حدیثوں غریب کے اور مثل مرتب
 کرنے اصول فقہ کے اور مثل کلام کر نیکے
 بیج مقبر اور غیر مقبر ہونے والوں حدیث
 کے اور مثل پرکھنے صحیح حدیث کے حدیث
 غیر صحیح اور سقیم تھے۔ دوم بدعت محرمہ
 مثل مذہبوں اہل بدعت قدریہ جبریہ مرجئیہ
 وغیرہ کے کچھ نکاروں کو ناظم اول بدعت واجبہ
 ہے اس واسطے کہ محافظت کرنا شرعیست کل ان
 بدعتی فرقوں کے اقوال سے فرض کفایہ ہے۔
 سیم بدعت مستحبہ ہے مثل بنائے رباطوں یعنی
 مسافر خانوں اور مذہبوں اور تمام ان نیک

وَمُبَاحَةٌ كَالْمَصَافِحَةِ عَقِيبَ الصُّبْرِ وَالْعَصْرِ
وَالْتَّوَسُّعُ فِي لَبْنٍ يَدِ الْمَاكِحِ وَالْمَشَاكِحِ
وَالْمَلَابِيسِ وَالْمَسَاكِينِ وَتَوَسُّعُ الْأَكْمَالِ
وَفِي رَدِّ الْمُخْتَارِ الْمَشْهُورِ بِالشَّارِحِ وَالْأَلَا
فَقَدْ تَكُونُ وَاجِبَةٌ لِنَصَبِ الْأَدِلَّةِ
لِلرَّدِّ عَلَى الْفِرْقِ الضَّالَّةِ وَتَحْلُو النَّحْوِ
الْمَفْهُمِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُنْقِذُ
كَأَخْدَاتِ خُورٍ بِأَدَمِ رَسَةٍ
وَكُلِّ أَحْسَانٍ لَمْ يَكُنْ فِي الصَّدِّ بِالْأَوَّلِ
وَمَكْرُوهُةٌ كَزُخْرُفَةِ الْمَسَاجِدِ وَ
مُبَاحَةٌ كَالْتَّوَسُّعِ بِلَبْنٍ يَدِ الْمَاكِحِ
وَالْمَشَارِبِ وَالتَّبْيَابِ كَمَا فِي الْمَتَرِ
الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِلْمَنَاوِي عَنْ تَهْذِيبِ
النَّوَوِيِّ وَمِثْلُهُ فِي الطَّرِيقَةِ الْحَمِيدَةِ
لِلْبَرْكِيِّ أَنْتَهَى وَقَالَ الشَّيْخُ عَلِيُّ بْنُ النَّفَّائِ
فِي جَوَامِعِ الْكَلَامِ الْبَدْعُ مُنْقَسِمَةٌ
إِلَى وَاجِبَةٍ وَخُرْمَةٍ وَمَكْرُوهُةٍ
وَمُبَاحَةٍ وَمُسْتَحَبَّةٍ وَالطَّرِيقُ فِي
ذَلِكَ أَنَّ تَعْرِضَ الْبَدْعِ عَلَى
تَوَاعِيدِ الشَّرْعِ فَإِنْ دَخَلَتْ فِي
تَوَاعِيدِ الْإِيجَابِ فَهِيَ وَاجِبَةٌ أَوْ
فِي تَوَاعِيدِ التَّحْرِيمِ فَهِيَ خُرْمَةٌ أَوْ فِي التَّحْرِيمِ
فَمُسْتَحَبَّةٌ أَوْ مَبَاحٌ فَهِيَ مَبَاحَةٌ أَنْتَهَى

کاموں کی جنکا ظہور قرن اول میں نہیں ہوا تھا
اور مانند تریاج کی اور کلام کرنے کی نکات
اور ہر ایک مسئلوں تصوف میں اور مثل منعقد
کرنے محفلوں کے بیان کرنے دلائل کے لئے
مسائل دینی پر اگر ان امور سے خاص ضامندگی
خدا مطلوب ہو۔ چوتھی بدعت مکروہہ ہے
مثل زاید عن الحاجت مزین کرنے مسجدوں کے
اور اوراق قرآن مجید کے۔ پانچویں بدعت
مباحہ ہے مثل مصافحہ کرنیکی عصر اور صبح
کے بعد اور فراخی کرنے کی لذت دار کھانے
اور پیئے اور پینے اور رہنے کی چیزوں میں
اور مثل فراخ آستین رکھنے کے اور بعینہ پی
مضمون رد المختار شرح درمختار اور
طریقہ محمدیہ برکلی رحمہ اللہ کا ہے علامہ
شیخ علی متقی رحمہ اللہ جو اجمع الکلام میں
تحریر فرماتے ہیں کہ بدعت چند قسم پر
منقسم ہے بدعت واجبہ بدعت مکروہہ
بدعت مکروہہ بدعت مباحہ بدعت مستحبہ
اور طریقہ پہچاننے ان قسموں کا یہ ہے کہ ہر
بدعت یعنی نئے کام کو قواعد شریعت پر
پیش کیا جاوے پھر جو جس قاعدے
کے نیچے داخل ہوا اسکا وہی حکم ہے
ایسا ہی طیبی اور لمحات وغیرہ شرح

مشکوٰۃ میں ہے۔

مُخْتَصَرٌ وَهَكَذَا فِي الطَّبِئِيِّ تَرْجُ الْمَشْكُوتِ
وَالْمُعَاتِ وَغَيْرُهَا۔

باب دوم بیان آداب اس بزم شریف میں

إِعْلَمُوا أَرْشَدَكُمْ اللَّهُ سُبُلَ لَهْدَى وَهَذَا كَلَّ اللَّهُ طُرُقَ الصِّدْقِ وَالْثَقْفِ
چونکہ یہ محفل شریف اور یہ بزم نسیف منعقد کیجاتی ہے خاصۃً بحب رسول اللہ تعظیم الہام الہیہ
کما ہو ظاہر من مقدمۃ الاولیٰ اور محبت اور تعظیم شان نبوت بجز ذکر و تعظیم پوری نہیں ہوتی مگر
ساتھ جز و اول و اعلیٰ علامات محبت کے کہ وہ اتباع سنت سنیتہ اور ملت امت رضویہ سید الانبیاء
صلی اللہ علیہ وآلہ المجتبیٰ ہے۔

خانیچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک دن بنی
صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے اور اصحاب
کرام آپ کے وضو کے کرتے ہوئے پانی کو
لیکر اپنے (موخوں اور سینوں پر) ملتے تھے
آپ نے فرمایا اس حرکت پر تم کو کس چیز نے
آما وہ کیا۔ سب نے عرض کیا اللہ اور رسول کی
محبت نے۔ آپ نے فرمایا جس شخص کو یہ امر
خوش آوے کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت
رکھے اور اللہ اور رسول اُس سے اسکو چاہے
کہ سچے لوے امانت ادا کرے پڑوسیوں سے
اچھا سلوک کرے روایت کیا اس حدیث
کو بیہقی نے۔ اور ترمذی شریف میں ہے اس
رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ

كَمَا فِي الْمَشْكُوتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا
فَجَعَلَ اصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ
فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَلْيَصِدِّقْ
حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ
إِذَا آمَنَ وَيُحْسِنْ جَوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ السَّيِّدُ فِي حَاشِيَتِهِ
لَمْ يَكُنْ يَخْتَلِفُ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ يَعْنِي أَنَّ
أَوَّلَهُ أَنَّ كَمُ حُبِّكَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ لَا يَمُتُ
أَوْ يَنْوَدُّ بِهَذِهِ الْأُمُورِ أَنْتَ وَآخِرُهُ
الْتِمِذِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي
وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ
کہ جس نے دوست رکھا میری پیروی کو بیشک
وہ میرا دوست ہے اور جو مجھے محبت کرے
وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

لہذا علماء دین متین پر واجب و لازم ہے کہ اس محفل شریف میں بطور آداب محفل
مزدور بالضرورت قبائح منکرات اور فضائل اتباع سنت سید الموجدات بھی بیان کر دیا کریں
اور جو کوئی امر منکر اس بزم شریف میں دیکھیں ضرور اس سے لوگوں کو منع کرتے رہا کریں۔
تاکہ عوام کا لالعام منکرات سے بچکر متبع سنن نبوی بنکر پورے پورے محب نبی اور
عاشق جمال مصطفوی بنجایں اور بسبب از تکاب منہیات کے اس بزم میں بموجب
مثل مشہور ”نیکی برباد گناہ لازم“ کے مورد عتاب خدا و رسول نہ ہو جاویں۔

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن أَبَى
فَقِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ
چنانچہ ہماری شریف میں ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کل امت
جنت میں داخل ہوگی مگر انکار کرنیوالا امتی
عمن کیا گیا ایسا وہ کون ہے فرمایا جس نے
میری تابعداری کی جنت میں داخل ہوگا اور

جو میری نافرمانی کرے وہی سکر ہے۔

اور جو قبائح محفل مذہب میں فی زماننا بعض بلاد ہندوستان میں بجهت عقلمت علما کے
اس بزم سے پائی جاتی ہیں بحسب مصلحت بعلت مذکورہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں
رَاجِعًا مِنَ اللَّهِ بِمَحَانِهِ أَنْ يَكْفِيَهُ بِجَمِيعِ الْمُنِيبِينَ وَيُرْسِدَهُ كَأَمْرٍ لِلْمُسْلِمِينَ
اور وہ یہ ہیں کہ اس بزم شرعیہ میں اکثر لوگ ریش و بردت بریدہ پانچا مرتعے سے نیچے
کھٹے والے پورے زردیم پہنے والے تارک الصلوٰۃ اور تارک الحجۃ و الجماعت آتے ہیں بلکہ
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایسے ہی لوگ اکثر اس محفل شریف کا تو اس قدر اتہام و التزام کرتے ہیں
کہ اگر ایک باغی ترک ہو جائے یا مثلاً اگر کسی شخص سے کوئی امر ان امور سے مع اچھا جائے
اس امر کے شخص مستحب یا اگر ترک ہو جائے موجب گناہ عظیم اور عقاب الہیم سمجھتے ہیں حالانکہ

امرتب کے ترک سے کسیکے نزدیک کوئی گنہگار نہیں ہوتا اور ترک جمعہ و جماعت اور کٹوانے
ریش سے خلاف سنت اور ٹخنے سے نیچے پا جاسد رکھنے اور زیور زر و سیم اور لباس ریشمین
پہننے سے زہار زہار بالکل نہیں ڈرتے اور احکام شریعت کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے بآنکہ
در صحاب ان امور کا لاریب گناہ عظیم اور موجب عقاب الیم ہے اور نارا عنگی رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مذکور سے اظہر من الشمس اور امین من الامس ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے عبداللہ بن عمر
ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ دوا نقل فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر
پر یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ چاہئے کہ باہرین
لوگ جمعہ اور جماعت کے چھوڑنے سے روک
اللہ انکے دلوں پر غفلت کی مہر لگا دے گا
اور وہ فافلوں کی جماعت سے ہو جاویں گے
روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور صحیح
مسلم ہی میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُس قوم کو جو نماز جمعہ سے پھر جاتی تھی
میں قصہ کرتا ہوں اس امر کا کہ کسیکو نماز پڑھانے
کھڑا کر جاؤں اور جو جمعہ کی نماز کو نہیں آئے
ہیں اُنکے اوپر اُنکے گھروں میں آگ لگا دوں۔
اور بخاری شریف میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ
فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے
قبضہ میں میری جان ہے میں ارادہ کرتا ہوں کہ

كَمَا فِي الْمَشْكُوفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابِيهِرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحْمًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَجَ
مَنْبَرِهِ لِيَقْبَحِينَ أَتْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمْ الْجَمْعَةَ
أَوْ لِيُخَيَّمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لِيَكُونَنَّ
مِنَ الْعَافِلِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَآخِرُ السَّلَامِ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَخْلَفُونَ
عَنِ الْجَمْعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا لِيُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ ثُمَّ أَحْرِقُ عَلَى رِجَالٍ يَخْلَفُونَ
عَنِ الْجَمْعَةِ بِمَوْتِهِمْ وَآخِرُ السَّلَامِ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَلْزَمِي نَفْسِي بِمِدَّةٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ
بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدَّنُ
لَهَا ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا فَيُؤَمَّ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالِفُ
إِلَى رِجَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُونَ
الصَّلَاةَ فَأَحْرِقُ عَلَيْهِمْ بِمَوْتِهِمْ وَآخِرُ

لَفْسِي يَدِي لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ
 يَجِدُ عَرَقًا مِثْلَنَا أَوْ مَرَاتِينَ حَسَنَتَيْنِ
 شَهْدَ الْعِشَاءِ - وَفِي الْمَشْكُوتِ عَنْ أَبِي
 عُمَرَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الشُّرَكَ
 أَوْ فَرُوا الْحَيَّ وَأَحْضُوا الشُّوَارِبَ وَفِي
 رَوَايَةٍ أَهْلَكُوا الشُّوَارِبَ وَأَعْفُوا الْحَيَّ
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا
 وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُواكَ
 فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي الْقِسْمِ
 حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
 وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
 أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَأَخْرَجَ الْبُودَ وَدُونَ
 مَا جَاءَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ خَدْرَةَ
 رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْزُقُوا الْمَوْتِمِينَ
 إِلَى الْإِصْبَافِ سَاقِيَهُ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
 فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَدِيِّ مِمَّا اسْقَلَ
 مِنْ ذَلِكَ فِي النَّارِ قَالَ ذَلِكَ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 إِلَى مَنْ جَرَّ أَرَاةَ لَبَطْرٍ وَأَخْرَجَ مِنْ
 مَا جَاءَ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ
 سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لکڑیوں کے جمع کرنا حکم دوں پھر کسیکو
 نما پڑانے پر قائم کر کے اُن لوگوں کی طرف
 جاؤں جو نماز کو نہیں حاضر ہوئے اُن پر
 اُنکے گھر وں میں آگ لگا دوں قسم ہے
 اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے
 اگر ان میں سے کسیکو اس بات کا علم ہو جاوے
 کہ ایک مولیٰ بڑی یا دو اچھی کھری بکری
 کی ہم کو بلجادیں گی تو ضرور عشاء کی نماز تک
 میں حاضر ہوں اور مشکوٰۃ میں ہے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مخالفت کرو مشرکوں کی اور پست کرو
 موچھوں کو اور دوسری روایت میں ہے
 بہت پست کرو موچھوں کو اور چھٹکاؤ
 ڈارھیوں کو - یہ دونوں حدیثیں متفق ہیں
 بخاری و مسلم ہیں اور اللہ جل شانہ اپنے کلام
 پاک میں فرماتا ہے - قسم ہے رب تیرے کی
 اے ہمارے محبوب نہیں مومن کامل ہو گے
 یہ لوگ جب تک نہ منصف بنالیں وہ آپکو
 اپنے تمام معاملات کا جنہیں باہم جھگڑا واقع
 ہو اور پھر آپ کے حکم پر عمل کرنے میں نہیں
 بھی تکی نہ پادیں اور آپ کو دن تسلیم جھکاتے
 نظر آویں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر اسوۂ

قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْأَنَارِ وَالْقَبِيصِ
وَالْعَامَتِ مِنْ جَرْمِنَهَا شَيْئًا خِيَلًا
لَمْ يَنْظُرَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَخْرَجَ
أَبُودَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ رِزْقًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُخْلَقَ جَنِيَّةً حَلَقَةً
مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ
أَنْ يُطَوَّقَ جَنِيَّةً كَوْقًا مِنْ نَارٍ
فَلْيَطَوِّقْهُ كَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ
أَحَبَّ أَنْ يُسَوَّرَ جَنِيَّةً سَوَارًا
مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سَوَارًا مِنْ ذَهَبٍ
وَفِي الْمَشْكُوتِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلَّةِ
وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ إِنَّ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوا
فِي الدُّنْيَا رَاةَ النَّسَائِيَّ وَأَخْرَجَ
أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّ النَّسَائِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ
فَأَخَذَ ثَمْبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذَكَوْرَاتِنِي
وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ بَرْوَيْدَةَ أَنَّ

اور جمال عظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
عمل کرنا کافی ہے۔ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ
میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ آپ فرماتے تھے تہنید مومنوں کے آدمی
پنڈلی تک ہونے چاہئیں اور اگر ٹخنے سے
اور پر تک ہیں تو کوئی گناہ نہیں اور حسب قدر
ٹخنے سے بچاؤ متحق عذاب جہنم ہے۔ یہ حدیث
آپ نے تین دفعہ بیان فرمایا۔ پھر فرمایا
کہ جو شخص اترا کر اپنے تہنید و نگو کہشتا
رکھے قیامت کے دن اللہ اسکو نظر رحمت
سے نہ دیکھیگا۔ اور ابن ماجہ اور ابو داؤد اور
نسائی میں ہے حضرت ثعلب اپنے والد
ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی پنڈلی سے بچا رکھنے
اور ٹخنے سے بچا چھٹکانے کا حکم تہنید اور
گرتا اور عامہ میں کیساں ہے جو شخص بطریق
تکبر کسی بھی کپڑے کو ٹخنے سے بچا چھٹکا
رکھے اللہ اسکی طرف قیامت کے دن نگاہ
بجھ کر نہ دیکھیگا۔ ابو داؤد میں ہے جو ہرگز
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دوست رکھے
کہ اپنے پیٹے کو مسلی یا مایا نکسن جہنم کے دروازہ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَيْءٍ
مَالِي أَجَلٌ مِنْكَ رِيحُ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ
ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ
مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةً أَهْلُ النَّارِ
فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَخَذْتُهَا
قَالَ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تَمْتَنَّهُ مِثْقَالَ
وَأَخْرَجَ الْمُسْلِمُ عَنْهُ سَلَمَةً قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ
فِي آثَانٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَخْرُجُ فِي بَطْنِهِ
نَارٌ مِنْ جَهَنَّمَ خَمْسًا

اسکو چاہئے کہ سونے کی چیزوں سے اپنے
پیارے کو پہناوے (خواہ وہ پیارا مرد
ہفتا و سالہ ہو خواہ جوان خواہ لڑکا شیر خواہ)
اور مشکوۃ میں ہے حضرت عقبہ صلی اللہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زیور اور ریشم پہننے والوں کو منع فرماتے تھے
اور فرماتے تھے کہ اگر تم جنت کے زیور اور
ریشم پہننے کو دوست رکھتے ہو تو دنیا میں
نہ پہنور وایت کیا اسکو نسائی نے۔ اور
نسائی والود او دیں ہے علی کرم اللہ وجہہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے ہاتھ میں
ریشم اور بایں ہاتھ میں سونے کو لیکر فرمایا

کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ اور ترمذی میں ہے حضرت بریدہ رضی
اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جسکے ہاتھ میں پتیل کی
انگوٹھی تھی فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تجھے بتوں کی بوچھاڑوں اس نے اسکو چھینکدیا
اور لوہے کی انگوٹھی چھینکدیا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تیرے اوپر ہتھیوں کا
زیور دیکھتا ہوں اس نے اسکو بھی چھینکدیا اور عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کی انگوٹھی
پہنوں آپ نے فرمایا چاندی کی جو سائے چار ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور مسلم شریف میں
حضرت امام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سونے
یا چاندی کے برتن یا برتنیں کھائیوے اسکے پیٹ میں جہنم کی آگ جوش مارے گی۔

لہذا چاہئے کہ جو لوگ اس بزم شریف سے کہ جو خاصۃً محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منعقد کیجاتی ہے مشرف ہوں۔ اگر کوئی امر منکران امور مذکور سے یا سوا اسکے اس محفل شریف
میں پاویں بقضائے محبت رسول اللہ اور اتباع سنت نبی اللہ برائی کی سب کو کہہ سزاویں۔

اور اگر خود مکتب کسی امر کے ان امور مذکورہ سے ہوں تو باقتضائے محبت اللہ سرور کے
 تائب ہو کر پورے پورے محب نبی اور پیرو سنت مصطفویٰ بنجاویں۔ اور نیز جملہ
 متعالیین بزم نہا پر واجب ہے کہ اگر کسیکے دل میں اعتقاد و وجوب یا فرضیت کسی امر کا
 ان امور مذکورہ سے یا ان جملہ امور کا نہیں بیٹ کذا الیٰ ہوتا تب ہو کر اپنے عقیدہ کو مطابق
 ساتھ عقائد اہل تسنن خصوصاً ساتھ عقیدہ علماء حرمین مکرمین کے کہ جو پیشوا جملہ اہل تسنن
 ہیں کر کے پورے پورے سنی متبع سنن نبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم بنجاویں اور افراط و تفریط
 کو چھوڑ کر طریق متوسط اور صراط مستقیم پر استقامت فرمادیں اور ساتھ اختیار کرنے عقیدہ
 وجوب و فرضیت امور مذکور عند اللہ وعند الرسول آثم و گنہگار نہ ہوں اس واسطے کہ فقہاء
 محققین نے لکھا ہے کہ امر متحب کو فرض یا واجب عقیدہ کرنے سے وہ امر متحب موجب
 گناہ عظیم ہو جاتا ہے۔ کہا ہو ظاہر من آخر مقدمۃ الثالث ❖

باب سوم

بیان دلائل موثرہ و حرمین شریفین میں و بیان اس بزم شریف کے

اعلم ثبتک اللہ علی السنۃ الشنیۃ والظہر بقیۃ المستقیمۃ۔ محل
 مولود شریف جو عبارت ہے بیان احوال و ملاوت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بموجب روایات صحیحہ کے بلا از کتاب نہایت شریفہ و بدعات نامرضیہ اور بیان حلیہ
 شریفہ اور حالات رضاعت اور معجزات سے نظماً و نثرأ اور لغت و برج خوانی حضور صلی علیہ
 رب الفطور سے بیان شان نبوت میں درمیان جماعت کشیرہ کے بالخان خوش بلازفا
 الخان مسبقی تال نہ شکرئی وغیرہ کے مع اطعام طعام یا تقسیم شیرینی وغیرہ بغرض
 بھیجنے ہر یہ تو اب حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نیز ساتھ اظہار فرح و سرور و ملاوت
 سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیا کرتے سہا ان فرحت و نشاط مثل فرش
 فرش و انتشار اور چمکنے گل و گلاب و عطریات وغیرہ کے مع تعیین قیام کے بوقت
 ذکر و ملاوت سید الانام ثابت ہے۔ ہر یہ فروع کا بعض بکتاب و سنت و بعض اجماع امت

لیکن سنت ہونا ذکر احوال ولادت باسعادت اور احوال رضاغت و معجزات وغیرہ احوال
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ثابت ہے کتاب کے اس واسطے کہ خداوند کریم جل جلالہ نعم
لوالہ اپنے حبیب کو فرمانا ہے **وَأَمَّا بِمِغْمَةٍ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** اور تفسیر عزیز میں مانت
آیت مذکور مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ تخریر فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ **وَأَمَّا بِمِغْمَةٍ رَبِّكَ**
فَحَدِّثْ اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو جو اپنے اوپر اور اپنے وابستوں
پر پہنچا انکو ظاہر کرنا اور کہہ سنانا سنت ہے، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

ذکر کرو نعمتوں اللہ کا لو کہ تم قلیل پاؤ۔
اور تفسیر بیضاوی میں ہے اللہ کی نعمتوں کا
ذکر کرو تاکہ وہ ذکر باعث ہوا وادشکر کا جو
سبب حاصل کرنے بجلالی اور نجات کا۔

فَاذْكُرُوا الْآيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ
وَفِي تَفْسِيرِ الْبَيْضاوِيِّ لَوْ كَانَ يُقْضَىٰ بِكُمْ
ذِكْرُ النِّعَمِ إِلَىٰ شُكْرِهَا الْمَوْدِيُّ إِلَىٰ
الْفَلَاحِ۔

اور چونکہ سب نعمتوں سے بڑی نعمت مومنوں کے واسطے ظہور نور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم الغفور ہے جس کا سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہونا کسی مسلمان پر پوشیدہ نہیں
لہذا بموجب آیت مذکور ذکر کرنا احوال ولادت باسعادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم الغفور کا مع
دیگر حالات متعلقہ حضور عظیم سنت ہوا۔ اور بیان کرنا احوال اس نعمت کا سبب غایت
عظمت اس نعمت کے بیان حالات تمام نعمتوں پر مقدم۔ اور نیز ثابت ہے ذکر کرنا حالات
حضور کا بموجب احادیث صحیحہ۔ ویکھو بخاری شریف میں ہے۔

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس
ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے کوئی تم میں سے مومن نہیں بنا
جستگ اسکو اپنے ماں اور باپ اور اولاد
سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو۔ اور نیز
بخاری شریف میں ہے بروایت دیگر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایماندار ہو سکتا تم میں

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي تَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ
حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ
وَوَلَدِهِ۔

وَأَيْضًا فِي الْبُخَارِيِّ بِرِوَايَةِ أُخْرَىٰ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ

وَعِيسَىٰ بَنِي مَرْيَمَ وَكَلَّمَ اللَّهُ وَهُوَ كَذَٰلِكَ وَآدَمَ
 اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَٰلِكَ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ
 وَلَا خَيْرَ وَآدَمَ حَامِلٌ لَوْ اَنَّ الْحَيَاةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 تَحْتَهُ اَدَمَ وَمِنْ دُونِهِ وَلَا خَيْرَ وَآدَمَ اَوَّلُ
 شَافِعٍ وَآدَمَ مُشْفَعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا خَيْرَ
 وَآدَمَ اَوَّلُ مَنْ يَخْرُجُ حَلَقُ الْجَنَّةِ يَقِفُ اللَّهُ
 بِي قَيْدِ خَلْقِنِهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا
 خَيْرَ وَآدَمَ الْكَرَمُ الْاَوَّلِينَ وَالْاَخِرِينَ عَلَى اللَّهِ
 وَلَا خَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
 وَالْيَافِعِيُّ عَنِ الْعَرِيَّا بْنِ سَارِيَةَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ
 النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُجْدَلٍ فِي طِينَتِهِ
 وَسَاحِرٌ كَرُمٌ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ أَبَوَيْهِ
 وَبَشَارَةُ عِيسَى وَرُفَايَايَ الَّتِي رَأَيْتُ حِينَ
 وَضَعْتَنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا الْوَرَأَاءُ لَهَا مَنَّةٌ
 قُصُورُ السَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَرَوَاهُ
 أَحْمَدُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ مِنْ قَوْلِهِ سَاحِرٌ كَرُمٌ إِلَى
 آخِرِهِ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالتَّحَاكُمُ وَابْنُ أَبِي
 وَابْنُ حَبَّانٍ ذَكَرَهُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْكَوْهَبِ
 اللَّذِي نَبِيَّةٌ -

کلمۃ اللہ اور روح اللہ میں اور بعض کی زبان پر
 یہ لفظ تھے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنا
 پسندیدہ اور برگزیدہ بنالیا تھا۔ آپ نے فرمایا
 میں نے تمہارے کلام کو جو تعجب سے کر رہے
 سنابیشک ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ اور
 عیسیٰ اور آدم علیہم السلام ایسے ہی تھے جیسا
 کہہ رہے ہو مگر میں بلا فخر کہتا ہوں کہ میں جیسا
 ہوں اور میں اٹھانیوالا قیامت کے دن ادا
 جھکا ہوں جسکے نیچے آدم علیہ السلام اور
 انکے ماسوا تمام پیغمبر کھڑے ہوں گے۔ اور
 میں سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا ہوں گا
 اور میں بلا فخر وہ ہوں کہ سب سے پہلے میری
 شفاعت قبول کی جائیگی۔ اور میں بلا فخر کہتا ہوں
 کہ جو سب سے اول کنڈھی جنت کی کھڑکھڑا
 اور اسکے واسطے دروازہ جنت کھول دیا جائے
 وہ میں ہی ہوں پھر جبکہ اللہ جل شانہ جنت میں
 اس شان سے داخل کرے کہ میرے ساتھ
 تمام مومن محتاج ہوں اور میں تمام پہلے اور
 پچھلے ہوں سے اللہ کے نزدیک بزرگ زیادہ
 ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور دارمی
 اور مشکوٰۃ ہی میں ہے شرح السنۃ سے حضرت

عرباض ابن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابی آدم علیہ السلام اپنے کچھ میں گندہ ہے
 تھے اور میرا خطاب اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔ اور میں تمکد خبر دیتا ہوں اپنی ابتدا

میں ہی ہوں نتیجہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا۔ اور وہ میں ہی ہوں جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے سنائی۔ اور میں ہی ہوں نتیجہ اس خواب کا جو میری ماں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا۔ قسطلانی میں ہے کہ اُن سے ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی روشنی سے شام تک محل روشن ہو گئے۔ اور اسی حدیث کو مسأخذ برکات سے اخیر تک حضرت امام احمد بن حنبل اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابن حبان حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

دیکھو حدیث ہذا صاف دل ہے اس امر پر کہ آپ نے خود اپنا ذکر ولادت صحابہ سامنے بیان فرمایا۔ اور جب بموجب احادیث منقولہ ثابت ہو چکا ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بنفس نفیس احوال کرامت مآل اپنی ولادت وغیرہ کا پس لاریب ذکر کرنا حال کرامت آیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کی واسطے بھی سنت ہو گا اس واسطے کہ سنت شے ثابت بقول وفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تو نام ہے کما فی الدر المختار وغیرہا الشنی اے عرف السنۃ اصطلاحاً بما ثبت بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وبقولہ انتہی۔ حالانکہ بموجب حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ تو صراحتاً بدلت قرینہ حال وقال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتا ہے صحابہ کو واسطے ذکر کرتے حالات شان نبوت وعظمت شان رسالت کے چنانچہ مصرح امر نہایت روایات موجود ہیں۔

بخاری شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھیجا گیا ہوں بہترین زمانوں میں زمانوں بنی آدم سے جو ایک سے ایک بہتر تھا یہاں تک کہ ظاہر ہوا میں سب بہتر زمانہ میں اور مسلم شریف میں ہے واللہ ابن اسحاق رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ

اَخْرَجَ الْخَافِضَ عَنْ ابْنِ حَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَتْ
مَنْ خَيْرُ قُرُونٍ بَنَى آدَمَ قُرْنَا فَفَزَنَّا حَتَّى
كُنْتُ مِنَ الْقُرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَآخِرَ
مُسْلِمٍ عَنْ وَثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ
وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ

وَأَصْطَفَىٰ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَصَظَفَا
 مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَا فِي مَنْ بَنِي
 هَاشِمٍ كَذَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
 هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ -
 وَدُرُوي فِي التَّنْوِيرِ فِي مَوْلَا الْبَشِيرِ عَنِ
 أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يَحْدُثُ
 ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وَلَادَتِهِ
 لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُونَ وَيُحْمَدُونَ اللَّهَ
 تَعَالَىٰ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شِفَاعَتِي - وَعَنْ أَبِي
 الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِالنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرِ
 الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وَلَادَتِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنَائِهِ
 وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هَذَا الْيَوْمُ هَذَا
 الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 إِنَّ اللَّهَ قَدْ لَكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ
 وَالْمَلَكُ كُلُّهُمْ لِيَسْتَغْفِرُونَ
 لَكَ مَنْ قَعَلَ فَعَلَكَ يَحُلُّ بِحَالِكَ

اولاد ابراہیم علیہ السلام سے پسند فرمایا
 اسمعیل علیہ السلام کو اور اولاد اسمعیل علیہ
 السلام سے پسند فرمایا بنی کنانہ کو اور بنی
 کنانہ سے پسند فرمایا قریش کو اور قریش میں
 پسند فرمایا بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے
 پسند فرمایا مجھ کو ایسی طرح یہ حدیث ترمذی
 شریف میں ہے اور علامہ ترمذی فرماتے ہیں
 کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تنویر فی مولد البشیر میں ہے کہ حضرت عبداللہ
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن ایک
 قوم کے سامنے اپنے گھر میں حضور کے
 واقعات ولادت بیان فرما رہے تھے اور
 اظہار مسرت اور خوشی کر رہے تھے اس کا شکر
 بجالا رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیج رہے تھے ناگہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
 لے آئے اور آپ نے فرمایا ہمارے
 واسطے میری شفاعت حلال ہو گئی اور
 حضرت ابوذر و ارضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف گذر رہا تھا وہ دیکھا کہ حضرت
 عامر اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ولادت سکھا رہے
 تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی دن تھا یہی دن تھا (یعنی پیر کا دن جس میں حضور اس عالم دنیا میں

رواق افروز ہوئے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے دروازے رحمت کے کھول دیے اور کل فرشتے تمہارے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔ اور جو شخص تمہارا سا کام کرے گا وہ تمہارا ہی سامر تہ پاویگا۔

علاوہ بریں ذکر کرنا ان جملہ اذکار مذکور حضور صلی اللہ علیہ رب الغفور کا ثابت ہے زمانہ صحابہ کرام سے درمیان جماعت کے الیٰ یومنا ہذا رضی اللہ عنہم کے واسطے کہ اگر صحابہ کرام ذکر ان اذکار کا فرماتے تو یہ اذکار کرامت آثار ہم تک کیونکر پہنچتے اور عظمت بیان نبوی کہ واسطہ ایمان ہے ہمارے دلوں میں کیونکر جا لگے ہوتی چنانچہ دیکھ لو کہ مجمع کتب حدیث و سیر بیان حالات حضور میں زمان و ہلاوت سے زمان وفات تک نظام و اثر مملو و مشحون ہیں اور محدثین سلف و خلف جماعۃ فجاۃ ان حالات کو بطور و عطا اور بطور تدریس درمیان جمع کثیر کے بیان کرتے چلے آئے ہیں و لیکن نعت اور مدح خوانی حضور صلی اللہ علیہ رب الغفور کا بیان شان نبوت وغیرہ میں باور خوش بلار عایت الحان موسیقی نزدیک صوت و نال سرکشگری کے واسطے اظہار فرحت و مسرت و عظمت شان نبوت ثابت ہے بموجب احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ اور اقوال علماء ملت مرتضویہ کے اس واسطے کہ صحاح میں ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کفار کے قبائح درمیان جمع کثیر کے منبر پر اشعار میں میاں مسجد کے پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت خوش ہوا کرتے تھے بلکہ بار بار فرما کر پڑھوایا کرتے تھے۔

چنانچہ مسلم شریف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ حضرت حسان سے فرما رہے تھے کہ بیشک روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید کرتے رہتے ہیں جب تک تم اللہ اور رسول کی جانب سے جواب دیتے رہتے ہو۔

كَمَا أَخْرَجَ الْمُسْلِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَاحَتْ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ

حَسَّانٌ مُّشْتَقٌّ وَاسْتَفَى. قَالَ حَسَّانٌ هُوَ
 هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَاجَبْتُ عَنْهُ
 وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْجَزَاءُ +
 وَقَالَ اللَّهُ قَدْ لَبَّيْتُ عَبْدًا +
 هُمُ الْأَنْصَارُ عَرْضَتْهَا الْقَاءُ +
 وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا +
 يَقُولُ الْحَقُّ إِنْ نَفَعَ الْبَلَاءُ +
 شَهِدْتُ بِهِ وَقَوْمِي صَدَقُوا +
 فَقُلْتُ مَا يَحْيِي وَمَا لَشَاءُ +
 وَجَبْرِيلُ أَمِينُ اللَّهِ فِيْنَا +
 وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كَفَاءُ +
 وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ عَسَاكَرٍ كَانَ
 جِهَادُهُ لِيَنْعَرَهُ -

اور ایک بار حضور فرما رہے تھے کہ حسان
 نے کافروں کی ہجو کر کر شفا پائی اور شفا
 حاصل کی۔ منجملہ لغتوں حسان رضی اللہ عنہ
 کے ایک یہ لغت ہے۔

ہجو کی نونے شہ دیں گی دیامیں نے جواب
 جس میں اللہ کی جانب سے ملا مجکو ثواب
 کہا اللہ نے شکر ہے نبی کا خوش رو +
 جنگجو شکر انصار کریم و خوش خو +
 ہمنے بھیجا ہے وہ بندہ کہ جو حق کہتا ہے +
 راہ حق میں وہ سدا رنج و محن سہتا ہے +
 جینے اور قوم نے میری کری تصدیق اکی +
 تنے اے کافر و جسوقت کی تکذیب انکی +
 ہم میں جبریل ہیں وہ جو کہ امین اللہ میں +
 روح قدسی میں وہ ہے کفو و کلیم اللہ میں

اور حافظ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جہاد وہی
 شعروں کے ساتھ تھا۔

اور چند اشعار بھی منجملہ ان اشعار کے کہ جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ لغت
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور بیان توحید خدا تعالیٰ میں پڑھتے تھے شاید برہد عاقل کے
 جانتے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت اپنے دیوان میں فرماتے ہیں
 نام سے اپنے خدا نے رکھا نام اس شہ کا
 وہ ہے محمود مجید ہیں میرے مدد و جی
 جب نہ تھی اس ہدایت کی وہ آہم میں

حَيْثُ قَالَ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنِّي دِيْوَانِي
 شَوْقٍ مِنْ إِسْمِهِ كَيْ يَجْلَهُ
 فَنُ وَالْحَرَمِ تَحْمُودٌ وَهَذَا هَجْوُ
 نَبِيِّ آتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفَرَاغٍ

مِنَ الرُّسُلِ وَالْكَفَّارِ فِي الْأَرْضِ قَبْدَ
فَأَمْسَى سِرَاجًا سَنِينًا وَهَادِيًا -
يَلُوحُ خَمَالًا لِّصَفِيرِ الْمَهْتَدِ -
وَأَنْذَرْنَا نَارًا وَلَبَّتْ جَنَّةٌ -
وَعَلَّمْنَا الْإِسْلَامَ فَاللَّهُ فَعْمَدُ -
وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ دِينِي وَخَالِقِي -
يَذَلُّكَ مَا عَمِرَتْ فِي النَّاسِ شَهْدُ -
لَعَالَيْتَ رَبِّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِي مَا
سَوَّالِكِ إِلَّا هَآ أَنتَ أَعْلَى وَاجِدُ

وَآخِرُ الْمُسْلِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَنْشِدُ النِّشْدَ
فِي السُّجُودِ فَلَحِظَ الْبَيْتَ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ
أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ
الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ النِّشْدُ
اللَّهُ أَصَوَّتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ جِبَعِي اللَّهُمَّ أَيْدِ
بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ وَآخِرُ
الْمُسْلِمِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادِيًا يَقَالُ لَهُ لَا تُخْبِشَنَّ
وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْدُ الْخَبَشَةِ
لَا تُكْسِرُ الْقَوَارِيرَ قَالَ فَمَادَا يَجُوزُ ضَعْفَةُ
النِّسَاءِ وَكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَآخِرُ الْحَقْلِ

پوچھے جاتے تھے بہت بت تھے موجد غم میں
وہ ہدایت کے چراغ اور وہ ہادی رہبر
ہندی تلوار کی مانند چمکتے یکسر
ہم کو دوزخ سے ڈرایا اور سکھایا اسلام
شرعہ اُٹھلا سنا یا قلہ الحمد مدام
شکر ہے تیرا میرے خالق و رب عالم
جب تک زندہ ہوں میں اور پسے نسل آدم
کافر اور مشرکوں کی تہمتوں سے پاک ہے تو
ساری مخلوق سے مل برتر و بیباک ہے تو

اور مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ
عنه مسجد نبوی میں شعر پڑھ رہے تھے کہ یکایک
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور نظر غلاب
پا تعجب سے حضرت حسان کی طرف دیکھنے
لگے حضرت حسان نے عرض کیا کہ میں اس مسجد
میں ان شعروں کو ان کے سامنے پڑھا کرتا تھا
جو تم سے بہت بہتر تھے اور پھر میرا بیٹا متوجہ
ہو کر فرمانے لگے کہ ابو ہریرہؓ کو خدا کی قسم
کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہیں سنا کہ فرماتے تھے کہ کافروں کو میری
طرف سے جواب دو پھر فرماتے اے میرے
اُمراء میرے حسان کی روح القدس کے
ساتھ مدد کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى خَيْبَرَ فَمَرَرْنَا كَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمَعُنَا مِنْ
هَيْهَاتَ هَكَذَا وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا
فَنَزَلَ يَجِدُ وَيُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَيَقُولُ اشْعَارُ-

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَقَدَّ قَنَا وَلَا صَلَبْنَا
فَاغْفِرْ قَدِي لَكَ مَا أَقْصَيْنَا
وَوَقَّيْتُ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْيَقِينَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صَبَّحْنَا أَتَيْنَا
وَبِالصَّيَاحِ عَوَّلْنَا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ هَذَا السَّائِقُ فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ
فَقَالَ بَرِّحَهُ اللَّهُ - وَفِي رَدِّ الْمُحْتَارِ -
قَالَ فِي الثَّانِي رَخْلٌ نَبِيْرٌ قَرَأَ الْأَشْعَارَ
إِنْ كُنْتُمْ تَكُونُ فِيهَا ذُرَا لِّلْهَيْسِقِ وَالْعَلَامِ
وَلَحْوُهُ لَا تَكْرَهُ -

نہ پاتے ہم ہایت جو تہوئے تم میرے مولا
میں قربان تجھ پہ کو بخشے جب تک ہیں ہم پیر
تسلی اور سکون دل عطا کر کہو اے خالق

کہ جب آتے ہیں چڑھ کر ہم پہ وہ روتے ہی آتے ہیں

کہ میں کہا بیشک سنا ہے۔ اور نیز مسلم میں
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انجشہ نامی
ایک خوش آواز حدی پڑھنے والے تھے
ایک رات وہ سفر میں اونٹوں کے ساتھ
جس قافلہ میں عورتیں بھی ساتھ تھیں اشعار
بطریق حدی کے پڑھتے جاتے تھے۔

آپ نے آنکھ اور شاد فرمایا اے انجشہ کس
اور اپنے دروازہ شعر و دل سے عورتوں کے
دل جو ضعیف مثل شیشوں کے ہوتے
ہیں نہ ٹوڑو۔ اسی طرح یہ حدیث بخاری
شریف میں ہے اور نیز بخاری شریف میں
سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک
خیبر کبیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہمراہ ہم جا رہے تھے۔ ایک شخص نے
میرے بھائی عامر بن اکوع سے کہ جو بڑا
شاعر تھے کہا کہ کچھ اپنے شعر نہیں سناتے
وہ اونٹ سے اترے اور یہ شعر پڑھنے
لگے۔ ترجمہ منظوم:-

نہ ہم تصدیق کرتے اور نہ پڑھتے ہم نادر
نبی کے اور کھ ثابت قدم وقت جہاد امد
بلکہ تو نے جب حاضر تھے ہم رہ میں تیرے مولا

انکے اشعار سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا عامر بن الکوع ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ ان پر رحمت کی جھڑی لگا دے۔ اور رد مختار میں ہے فتاویٰ تاتار غانیہ سے کہ اگر شعروں میں فسق و فجور اور خط و خال لڑکوں کا ذکر نہ ہو تو انکا پڑھنا جائز ہے مگر وہ نہیں۔

اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہترین مکتوب جلد سویم اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں۔ در تفسیر قرآن خواندن بصوت حسن و در قضاۃ نعت و منقبت خواندن چہ مضائقہ است البتہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید اور نعت اور منقبت اور قضاۃ وغیرہ پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔

ولیکن تقسیم طعام و شیرینی وغیرہ ایصالاً للتواب الی حضرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ ایصالاً للتواب لجميع المومنین مع ایصال ثواب تلاوت قرآن مع اجتماع مردم و تقریر یوم بلائیت و جب تعیین یوم پس مستحب و مستحسن ہونا اسکا ثابت ہے باجماع علماء بموجب تحریر مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ و دیگر فقہاء کے چنانچہ مولانا ممدوح بموجب اعتراض مولوی عبدالحمید بنجابی مرحوم کہ تقریر اسکی یہ ہے۔ عرس بزرگان خود بخود مثل فرض وائتہ سال بسال بر مقبرہ اجتماع کردہ طعام و شیرینی و رانجا تقسیم کردہ مقابر و اوثان بعبادہ میکنند۔ اتفاقاً بوقت بقرہ مذکور بیا رتجب بدیں طور تحریر فرماتے ہیں۔ قولہ عرس بزرگان خود بخود الخ میں طعن مبنی است بر جہل باحوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ مقررہ را ہیچ کس فرض نمیدانند آئے تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان بامداد ثواب و تلاوت قرآن و دعا و غیرہ تقسیم طعام شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علماء و تعیین روز عرس برائے آلت کہ آنروز مذکر انتقال ایشان میباشد۔ از دار العمل بدار الثواب و الّا ہر روز کز این عمل واقع شود موجب قلیل و نجات است و خلف لازم است کہ سلف خود را باین نوع برو احسان نماید چنانچہ در حدیث مذکور است کہ ولد صالح یبدع لہ و تلاوت قرآن و اہدائے ثواب رعبادت قرار و ادن مبنی بر کمال بلاوت و افراط جہل است۔ آئے اگر کسی بجدہ و طواف و دعا بخو یا فلان انفل کذا بعمل آرد مشابہت بعبادۃ الاوثان کردہ باشند و چوں چنین نیست پس چرا محل طعن باشند۔ انتہی۔

اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بھی اپنے فتویٰ میں بدین طور تحریر فرماتے ہیں انا سائے
 نذر اور از قسم حلویات و اطعمہ پس در آن تفصیل است۔ یکے آنکہ برائے اولیاء اللہ باشد کہ
 حق تعالیٰ احسان بایشان و ایصال ثواب بانیہا پسندیدہ میدان و در آنجا جماعتی میدکافا
 بہتر ازین متوقع است کہ عند اللہ قرب دارند و مورد غنایت اویند۔ دوم برائے عامہ یمنین
 کہ استغفار برائے ایشان و تصدق برائے ایشان و لباس و طعام دادن برائے ثواب ایشان
 نیز در جناب الہی پسندیدہ است چنانچہ در باب تصدق عن المیتہ حدیثی چند وارد شدہ اند
 اور یہ تمام مضامین مذکور یعنی جواب شاہ صاحب مواعظنا مولانا عبدالحکیم رحمہ
 و فتویٰ شاہ رفیع الدین صاحب رسالہ زبدۃ النصلح فی مسائل الذبائح میں بربط تمام مسطور
 ہیں اور بموجب تحریر مولانا اسحق علیہ الرحمۃ بھی تحریر کا اجتماع کا معہ تقسیم شیرینی وغیرہ ایصالاً
 للثواب ثابت ہے چنانچہ مائتہ مسائل میں مولانا ممدوح بدینساں تحریر فرماتے ہیں۔
 و قیاس عرس بر مولود و شریف غیر صحیح است زیرا کہ در مولود ذکر ولادت خیر البشر صلی اللہ علیہ
 وسلم است و آن موجب فرحت و مسرور است و در شرع اجتماع برائے فرحت و مسرور کہ خالی از
 بدعات و منکرات باشد آمدہ و اجتماع برائے حزن و مسرور ثابت نشدہ و فی الواقع فرحت
 مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دیگر امر نیست پس دیگر امر بریں قیاس صحیح
 نخواہد شد الخ۔ اور اہلر مولانا شاہ عبد الرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب ثواب
 ایصال ثواب طعام الی حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مطالعہ رسالہ در الثمین فی بشرا
 سید الامین اور رسالہ انتباہ سے بغایت وضوح کہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رسالہ مذکور
 میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَخْبَرَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ
 اصْنَعُ بِهِ طَعَامًا وَفِي رَسَالَةِ الْاِنتِبَاهِ
 قَالَ كُنْتُ اصْنَعُ فِي اَيَّامِ الْوَالِدِ طَعَامًا
 صَلَوةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمْ يَقْبَلْهُ سَنَةً عَنِ السَّيِّدِينَ شَيْءٌ

خبر دی مجھ کو میرے والد ماجد کہ میں زمانہ ذکر ولادت
 میں بغرض ثواب پہنچانے کے ہدیہ خیریت
 میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
 کے کھانا کھلا یا کرتا تھا ایک سال مجھ کو بھجے ہوئے
 چیزوں کے اور کچھ میسر نہ ہوا میں نے ہزیت

اصْنَعْ بِهِ طَعَامًا فَكُلْهُ اِحْدَا اِلْحَصَا مَقْلِيًا
 فَتَقْسَمُ بِهِ بَيْنَ النَّاسِ فَوَقَّيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدِيْهِ هَذِهِ الْخَمَصُ مِنْبَحًا
 بَشَا شَا لِحْ وَفِي رَدِّ الْمُتَخَايِدِ كَرَامِ بْنِ حَجَرٍ
 فِي الْفَتَاوَى الْفَقِيهِيَّةِ اَنَّ الْحَافِظَ بْنَ
 تَيْمِيَّةَ زَعَمَ مَنَعَ اِهْلَاءَ ثَوَابِ الْقِرَاءَةِ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ جَانِبَهُ
 الرَّفِيعَ لَا يَجْرِي عَلَيْهِ اِلَّا مَا اِذْنُ فِيهِ
 وَهُوَ الصَّلَوةُ عَلَيْهِ وَسَوَالُ الْوَسِيْلَةِ
 لَهُ قَالَ وَبَالَغِ السُّبُكِي وَغَيْرُهُ فِي الرَّدِّ
 عَلَيْهِ بِاَنَّ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَجْتَنَاجُ لِاِذْنِ
 خَاصٍّ اِلَّا تَرَى اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَجْتَمِرُ
 عِنْدَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا بَعْدَ مَوْتِهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ
 وَحِجَّ ابْنِ الْمُوفِقِ وَهُوَ فِي طَبَقَةِ الْجَنِيْدِ عَنْهُ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ حِجَّةً
 وَخَلَعَ بَنُ السَّرْبَاحِ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَلْكَثْرُونَ عَشْرَةَ اَلْاَلْفِ خْتَمَةً وَصَلَّى
 عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ
 قُلْتُ وَقَدْ رَأَيْتُ تُخَوِّذُ اِلَيْكَ بِحُطْمَتِي
 الْحَنِيْفِيَّةَ السُّتْخَابِ اَحْمَدَ بْنَ السُّبُكِي
 شَيْخَ صَاحِبِ الْبَحْرِ لَقَدْ اَعْنِ شَرْحَ الطَّيْبِيَّةِ
 لِلنُّوْزِيَّةِ وَفِي حِلَّةٍ مَا نَقَلَهُ اَنَّ ابْنَ عَصْبِي

ایصال ثواب حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں اُن جنوں ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا میں
 خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور میں وہ چنے رکھے ہوئے ہیں اور
 آپ نہایت خوش ہو رہے ہیں۔ رَدِّ مُتَخَايِدِ
 کہ فتاویٰ فقہیہ میں حافظ ابن حجر تحریر فرماتے
 ہیں کہ ابن تیمیہ نے جو لکھا ہے کہ جناب
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں سوائے
 درود اور سلام اور سوال و سبیلہ کے قرآن
 شریف وغیرہ کے ثواب پہنچانے کے ساتھ
 جرات نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ آپ کی
 جناب کیسے ثواب پہنچانے کی محتاج نہیں
 علامہ سبکی وغیرہ رحمہم اللہ علماء کرام نے
 اس قول کی تردید میں سجدہ کیا ہے اور
 فرمایا ہے کہ کیا عطاء اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
 بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر
 وصیت حضور کے آپ کی طرف سے عمر نہیں
 کیا کرتے تھے اور حضرت ابن الموفق رضی
 اللہ عنہ نے جو حضرت جنید بغدادی رضی اللہ
 عنہ کے ہم عصر ہیں بلا شک آپ کی طرف سے
 شرجح کے تھے اور حضرت ابن سراج رضی اللہ
 عنہ نے آپ کی خدمت میں بہرہ ثواب پہنچانے کی غرض سے
 دس ہزار سے زیادہ قرآن ختم کئے اور اس قدر

مِنْ أَخْبَابِهِ قَالَ لِيَسْتَحِبَّ إِهْدَاؤُهَا لَهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَقَوْلُ عَمَلَانَا
 لَهُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِخَيْرِ يَدٍ خَلَّ
 فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِذَلِكَ حَيْثُ أَفْتَدْنَا مِنْ
 الصَّلَاةِ فَنَحْنُ ذَلِكَ نَوْعُ تَشْكُرُوا إِهْدَاؤُ
 جَمِيلٌ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْكَامِلُ
 قَابِلٌ لِيَزِيدَ الْكَامِلُ وَمَا اسْتَدْرَكَ
 بَعْضُ الْمَافِعِينَ مِنْ أَنَّ تَحْصِيلَ تَحْمِيلِ
 لِأَنَّ جَمِيعَ أَعْمَالِ أُمَّتِهِ فِي مِيزَانٍ يَجَازِ
 عَنْهُ يَأْتِي لَمَّا فَمِنْ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 أَحَبُّ نَبَايَا نَحْمِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرْنَا
 بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ
 نَقُولَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ الْإِهْتِاقِ

آپ کی طرف سے قربانیاں کیسے ابن حجر رحمہ اللہ
 اسکے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ شہاب الحداد بن شبلی
 صاحب جوار النعم کے استاد مفتی اخاف
 کی تحریر میں نے دیکھی کہ وہ مخرج طیبہ نویری
 نقل فرماتے تھے کہ جو کچھ روایتیں اس امر کے
 متعلق علامہ نویری نے نقل فرمائی ہیں
 منجملہ ان کے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابن
 عقیل جنبلی فرماتے ہیں مستحب ہے یہ
 ثواب عبادات مالی و بدنی کا پیش کرنا جیسا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ہمارے
 علماء شافعی جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو
 اپنے اعمال کا ثواب بخشے گا ہر شخص کیلئے
 اختیار ہے اس میں بلاشبہ حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم بھی داخل ہیں بلکہ آپ زیادہ مستحق

ہیں کہ مختلف اعمال کے ثواب پہنچانے کے ساتھ آپ کا شکر یہ ادا کیا جاوے۔ اور وہ جو
 بعض مافیین نے لکھا ہے کہ تمام امت کے عمل جب آپ کے عمل نامہ میں پہلے ہی سے
 درج ہیں تو پھر ہمارا ثواب پہنچانا تحصیل حاصل ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ قرآن مجید
 میں فرماتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 بِحَبْلِ جَبَلٍ وَهُمْ لَا يَخْفُونَ لِيُذْكَرَ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ اور اس کے فرشتے و عباد رحمت کرتے رہتے ہیں پھر ہر کوئیوں فرمایا کہ صَلُّوا
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس لیے کہ اے مومنو تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے
 دعا و نزول رحمت اور سلامتی کی کرتے رہو۔ پھر کیا تمہارے نزدیک یہ بھی تحصیل حاصل
 اور وجہ تقسیم شیعہ یعنی اکثر اوقات اس محفل میں یہ ہے کہ چونکہ یہ محفل محبت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم متعلقہ کیجاتی ہے لہذا اس میں ہمیں کرنا اختیار محبوب و حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اولیٰ ہے بہ نسبت دیگر اشیاء کے۔ اور شیرینی آپ کو بغایت محبوب تھی۔

بخاری شریف اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز سے خواہ وہ
حلو ہو یا اور کچھ اور شہد سے محبت تھی علاوہ
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَمَّا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ الْحُلُومَ وَالْعَصَلُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

علاوہ میں اتباعاً للنبی الکریم شیرینی ہر ایک مومن کو محبوب ہے۔

تفسیر روح البیان اور مختصر شافی میں مسند
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن خود
میٹھا ہے اور میٹھی چیز کو ہی دوست
رکھتا ہے۔

حَمَّا فِي تَفْسِيرِ رُوحِ الْبَيَانِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ حُلُوًّا
يُحِبُّ الْحُلُومَ وَكَذَا رَوَاهُ فِي مُخْتَصَرِ
السَّانِي وَكَذَا رَوَاهُ فِي الْمُسْنَدِ الْخَوَارِجِ

بناءً علیہ لاریب ہدیتہ للنبی الکریم وہی چیز اولیٰ اور محبوب ہے کہ جو محبوب
حضور و جمیع مومنین ہو کسو اسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَتَكَلَّوْا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفَقُوا
رَمًا يَخْرُجُونَ (ہرگز تم بھلائی حاصل نہ کرو گے جب تک نہ خرچ کرو اس چیز سے جسکو دوست رکھتے
ہو) چوںکہ خوشبو آپ کو بغایت محبوب تھی اس واسطے ہم بھی اس محفل شریف میں عود و سوزی
و گلاب پاشی وغیرہ کو محبوب رکھتے ہیں۔

منہات ابن حجر رحمہ اللہ علیہ میں ہے فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تمہاری
دنیا سے تین چیزیں مرغوب ہیں خوشبو
کی چیزیں اور حلال عورتیں اور آنکھوں
کی ٹھنڈک تو نماز ہی میں ہے اور مسلم
شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب
خوشبو کیلئے کچھ سلگاتے عود و فالس اور کافور

حَمَّا أَخْرَجَ ابْنُ حَجْرٍ فِي الْمَنَهَاتِ قَالَ الشَّيْخُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبُ الْإِيمَانِ
دُنْيَا كَثْرَتِ الطِّيبِ وَالنِّسَاءُ وَ
جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَأَخْرَجَ
الْمُسْلِمُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ
بِالْوَدِّ غَيْرَ مَطْرَإَةٍ وَكَأَنَّهُ يَطْرَحُ
مَعَ الْوَدِّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّانٍ
الْمَعْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْطَى أَحَدُكُمْ
الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ
الْجَنَّةِ -

کہ وہ جنت کے نکلے ہوئے ہیں۔

علاوہ بریں یہ تمام لوازمات عود و سوزی وغیرہ ثابت ہیں بوقت ذکر احادیث
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجتہدان امت سے۔

شفا میں ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ فرمایا مطرف رحمۃ اللہ نے کہ امام مالک
رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کچھ پوچھنے کو آتا
آپ اونٹنی سے فرماتے دریافت کرو کہ کوئی
مسئلہ پوچھتا ہے یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سنا چاہتا ہے۔ اگر وہ مسئلہ پوچھتا
تو آپ باہر تشریف لا کر بتا دیتے اور اگر حدیث
سنا چاہتا غسل فرماتے خوشبو لگاتے نئے
کپڑے پہنتے عباد ذیب تن فرما کر عمامہ باندھتے
اور اسپر چا اور اوڑھکر نہایت خشوع اور خضوع
کے ساتھ خاص منبر پر رونق افروز ہوتے اور
عود اور غیر سلگاتے جاتے اور حدیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے
انتہی۔

كَمَّانِي الشَّافِعِيُّ لِقَاضِي عِيَاضٍ
قَالَ مَطْرَفٌ إِذَا أَتَى النَّاسَ مَا لَكَ
خَرَجْتَ إِلَيْهِمْ تَجَارِيَةً فَتَقُولُ لَهُمْ
يَقُولُ كَحَدِيثِ الشَّيْخِ تَرِيدُونَ الْحَدِيثَ
أَوِ الْمَسَائِلَ فَإِنْ قَالُوا الْمَسَائِلَ
خَرَجَ إِلَيْهِمْ وَإِنْ قَالُوا الْحَدِيثَ
دَخَلَ مَغْسِلَهُ وَاغْتَسَلَ وَلَطَّيْبٌ
وَلَبَسَ ثِيَابًا جَدًّا وَلَبَسَ سَاجِدَةً
وَلَعَمَّ وَوَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ رِقَاعًا
وَتَلَقَّى مَنَصَّةً فَخَرَجَ فَجَلَسَ عَلَيْهَا
وَعَلَيْهِ الْخُشُوعُ وَلَا يَذَّالُ يُتَجَرَّبُ بِالْعُودِ
حَتَّى يَفْرَغَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَيْرُهُ وَلَمْ يَكُنْ
يُدْرِسُ عَلَى تِلْكَ الْمَنَصَّةِ إِلَّا إِذَا حَدَّثَ عَنْ

بہارِ شریعت

لہذا بوقت خاص ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم یعنی خوشبو سلگانا
اور چھڑکنا مستحب ہو بہت انتخاب سلف و پیغمبر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو کو
اور باحت فرش و فرش و دیگر اسباب عیش و نشاط ثابت ہے بعبارة النص قرآن مجید
چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرما دیجئے کون ہے
وہ جو حرام کرے اللہ کی دسی ہوئی زینت کو جگو
اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کیا۔
اور پاک چیزوں کو جو کھانے پینے کی ہیں
فرما دیجئے یہ سب نعمتیں حلال ہیں ایسا ان لوں
کے واسطے زندگی و دنیا میں اور فقط ایسا ان لوں
ہی کے لئے قیامت کے دن ایسی ہی بیان
کرتے ہیں ہم نشانیں ان لوگوں کے واسطے
جو عالم ہیں تفسیر بیضاوی میں ہے کہ مراد
زینت سے تمام زینت کے کپڑے ہیں خواہ
وہ سوتلی ہوں یا صوف وغیرہ کے اور خواہ وہ
قسم زرہ سے اور پاک رزقوں سے مراد تمام کھانے پینے کی لذت و ارجیز ہیں اور
مفصل بیان اس آیت کریمہ کا مقدمہ اول اور کچھ بحث بدعت حسنہ میں ہو چکا ہے
اور بہت ظاہر ہے کہ تعظیم ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعظم شعائر اسلام و دلائل
محبت خیر الانام سے ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت امام ابو شامہ استاذ امام نووی علیہما
الرحمۃ اپنی کتاب الموسوم الباعث علی انکار البدع و الحوادث میں بدیع طور پر تحریر فرماتے ہیں
اور چونکہ اس دن میں جو حضور کی ولادت کے
دن خیرات اور صدقات سے کیا جاتا ہے آپ کے
حضور میں ثواب پیش کرنے کی نیت سے

كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - قُلْ مَنْ حَرَّمَ
زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ
مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَذَلِكَ نَفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
وَفِي تَفْسِيرِ الْبَيْضاوِيِّ قُلْ مَنْ حَرَّمَ
زِينَةَ اللَّهِ مِنَ الثِّيَابِ وَنَسَائِرِ مَا
يُفَصِّلُ بِهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ مِنَ النَّبَاتِ
سَمَا لُفْطَيْنِ وَالْكِتَابِ وَمِنَ الْحَيَوَانِ كَالنَّخْلِ
وَالشُّوْفِ وَمِنَ الْمَعَادِي كَالدَّرْوَجِ وَالطَّيِّبَاتِ
مِنَ الرِّزْقِ الْمُسْتَكِدَّةِ آتٍ مِنَ الْمَذْهَبِ الْمَشَارِقِ
قسم زرہ سے اور پاک رزقوں سے مراد تمام کھانے پینے کی لذت و ارجیز ہیں اور
مفصل بیان اس آیت کریمہ کا مقدمہ اول اور کچھ بحث بدعت حسنہ میں ہو چکا ہے
اور بہت ظاہر ہے کہ تعظیم ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعظم شعائر اسلام و دلائل
محبت خیر الانام سے ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر حضرت امام ابو شامہ استاذ امام نووی علیہما
الرحمۃ اپنی کتاب الموسوم الباعث علی انکار البدع و الحوادث میں بدیع طور پر تحریر فرماتے ہیں
اور چونکہ اس دن میں جو حضور کی ولادت کے
دن خیرات اور صدقات سے کیا جاتا ہے آپ کے
حضور میں ثواب پیش کرنے کی نیت سے

مَعَ مَا قَدِمَ مِنَ الْإِحْسَانِ مُشْعَرٌ بِمَحَبَّتِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمِهِ فِي
قَلْبٍ فَأَعْلَى ذَلِكَ وَتَلَوْنَا اللَّهُ عَلَى
مَا مَنَّ بِهِ مِنْ إِيجَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَبَى -

اور جو کچھ زینت و خوشی اس دن میں کجائی
علاوہ اسکے کہ اس میں بہت سے نیک کام
ہوتے ہیں اس میں تعظیم اور محبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار ہے مومن
کے دل سے اور ادائے شکر ہے آپ کی

پیدایش کا جو بہت بڑی نعمت ہے مومنوں کے حق میں۔

اور قیام تعظیم سید الانام برائے اظہار سرور و بچوش شادمانی میلاد شریف محفل سیلا
میں خصوصاً وقت ذکر ولادت خاتم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ پس ثابت ہے
کتاب اللہ سے اس واسطے کہ یہ قیام بلاشبہ مبالغہ ہے آپ کی تعظیم و اکرام میں اور
مبالغہ آپ کی تعظیم و اکرام میں ثابت ہے نص کتاب اللہ سے۔

قَالَ الْقَاضِي فِي الشِّفَاءِ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَتَعْلَمُوا أَن تَوْفَّقُوا فَأَوْجِبَ اللَّهُ
سُبْحَانَهُ تَعَزُّبًا وَتَوْقِيرًا وَالزَّمَّ
الرَّامَةَ وَتَعْظِيمَهُ قَالَ الْمُبَرِّدُ تَعَزُّبًا
تَبَالُغًا فِي تَعْظِيمِهِ اسْتَبَى -

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء میں تحریر
فرماتے ہیں کہ یا اللہ جلتا اسطے میں سکو رہا ہے
پہنچے نیکو حالات امت کا اور بشارت و نذر
اور ڈرائیوالات تاکہ ایمان لاؤ تم اللہ اور
اللہ کے رسول پر اور مبالغہ کرو تم تعظیم
اور توقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں۔ اس آیت میں اللہ نے اپنے محبوب

کی امتیوں پر تعظیم و توقیر واجب اور لازم فرمادی۔ علامہ ممبر و فرماتے ہیں کہ معنی
تَبَالُغًا کے یہ ہیں کہ اسے امتیو تم پر لازم ہے کہ ہمارے محبوب کی جید تعظیم کرو۔

یعنی تعزیر لغت اضداد سے ہے کما فی القاموس والتعزیر ضرب دون
الحدا او هو اشد الضرب والتفخیم والتعظیم صند۔ اور یہاں اسکے معنی
تعظیم و توقیر کے مراد ہیں اور اختیار باب تفعیل اسمک بدالات سیاق کلام و قرینہ مقام واسط
مبالغہ کے ہے اس واسطے کہ وہ اکثر واسطے مبالغہ کے آتا ہے کما ہو مشروح فی متون لغت

و فعل للتکثیر غالباً شافیہ یعنی مبالغہ را کر بلائی پس ثابت ہوا اس آیت کریمہ سے کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں مبالغہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب
کی تعظیم میں مبالغہ مطلوب و محبوب ہے۔ چنانچہ موافق اسی آیت کے بھت مثال امر الہی
تعظیم حضرت رسالت پناہی میں مبالغہ صحابہ کرام اور سلف صالحین پیش از حد انہم من الشمس ہے
جیسا کہ انشاء اللہ العزیز روایات شفاء وغیرہ کتب سیر سے عنقریب معرض بیان میں آویگا خاص کر
روایت آتیہ عوفہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تو یہی مفہوم ہے کہ جب قدر صحابہ کرام آپ کی تعظیم و
اکرام کرتے تھے نہ کسر نہ کی تعظیم ہوتی دیکھی نہ قیصر کی زنجاشی کی اور نہ کسی بادشاہ کی بادشاہی
میں سے۔ اور جب ثابت ہوا مبالغہ تعظیم و تکریم رسول کریم میں انص کتاب اللہ اور قول فعل
صحابہ رسول خدا سے اور یہ کہ مبالغہ تعظیم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں مطلوب و محبوب
اللہ تعالیٰ کو اور ہو اقیام خواص و عوام محفل میلاد خیر الانام میں خاص کر وقت ذکر ولادت
شریف کے بوقت غایت فرحت و سرور اور نہایت خوشی و شادمانی موقور کے مبالغہ فی التعظیم
تو ثابت ہوا مستحب اور مستحسن ہونا اس قیام کا کتاب اللہ اور آثار صحابہ رسول اللہ سے بلکہ اگر
نظر کریں طرف صیغہ امر کی آیت کریمہ میں جو موضوع ہے اصل میں واسطے وجوب اور الزام
وَقَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ الْقَاضِيُّ اور اشارہ کیا ہے اس طرف قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اور طرف
حدیث عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَسَمِعَ الخلفاء الراشدين عَضُّوا عَلَيَّهَا بِالنَّوَاجِدِ
یعنی اللہ تعالیٰ تم میری اور میرے خلفاء کی سنت کو بلکہ خلفاء کی سنت پر اپنی کبلی گارہ دو تو یہ قیام
تعظیم محفل میلاد جو مرجع ہے ہر بلاذ اسلام میں واجب و سنت ہوا۔ اور اگر واجب و سنت
نہیں تو کم از کم مستحب اور موجب اجر عظیم تو بمقتضا صیغہ امر ضرور ہے اور ادنیٰ درجہ
اباحت میں تو کوئی کلام کر ہی نہیں سکتا۔

دلیل ثانی۔ اللہ تعالیٰ امر و ارشاد فرماتا ہے فرحت اور سرور کا ساتھ آئے انھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کے اس وار دنیا میں اور ساتھ ظہور ذات مطہر اس رحمۃ العالمین
قَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ
مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشَفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم لوگو کو تحقیق آپ کی تمہاری
طرف مجسم نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ لِّفَضْلِ
اللَّهِ بَرَحْمَتُهُ قَيْدٌ لِّكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ -

۴ اور اطلاق رحمت کا اوپر ذات
مطہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے
شائع و ذائع ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِينَ ۝ وَفِي الْمُسْكُوتَةِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا
أَنَا رَحْمَةٌ مَّهْدَاةٌ - وَقَالَ الْعَلَاءُ مَنَ
الْكَاشِفِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ - كَفْتَهُ أَنَّكَ فَضْلٌ
قُرْآنُكَ وَرَحْمَتُكَ أَمَّا مَا أَرَادَ اذْهَلْ أَلْ
گروانید یا رحمت حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔

ذات مقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پس حاصل معنی اس آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ کہہ دو مؤمنین و مسلمین سے کہ خوشی
کریں اور مفرح و مسرور ہوں ساتھ ظہور ذات مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم
کے کہ وہ عین رحمت ہیں واسطے عالم کے اور ساتھ اسباب کے کہ ایسی مجسم رحمت کو تہ
نبی کر کے بھیجا اور ساتھ قرآن مجید کے۔ اور جب اس آیت میں اظہار فرج و سرور و رحمت و
امور موجب فرحت و سرور و مژدہ بشارت ثابت ہوا تو اب جان لو کہ وقت حصول
امور موجب فرحت و سرور و مژدہ بشارت واسطے اظہار فرحت و سرور کے قیام کرنا
اور کھڑا ہونا اور اس قیام کا سامان اظہار فرج و سرور سے ہونا ثابت ہے حدیث صحیح بخاری
سے جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔

موجب شفاء سینہ کی بیماریوں کے لئے
اور ہدایت اور رحمت مجسم مومنوں کے واسطے
فرما دیجئے اے ہمارے حبیب کہ اللہ کے فضل
اور رحمت کے ظاہر ہونے پر جو ذات مقدس
رسول اللہ ہے خوب خوشی کرو۔ وہ خوشی تمہارا
لئے جس قدر بھی مال و دولت جمع کرو اس ہتیر
فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور نہیں بھیجا ہتیرے تلو
مگر رحمت مجسم بنا کر عالم کے لوگوں کے
واسطے اور مشکوٰۃ شریف میں ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں
کیس رحمت ہوں سر پادہایت۔ علامہ کشفی
اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں فضل
سے ملو قرآن ہے اور رحمت سے مراد یہ ہے
کہ ہکو پیرو قرآن کا بنایا یا مراد رحمت سے

اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي حَدِيثِهِ الْاَوَّلِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ
فَلَمَّا مَرَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَفْحُكُ فَكَانَتْ اَوَّلُ
كَلِمَةٍ تَكَلَّمَهَا يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللهُ فَقَدْ
بَرَزَكَ فَقَالَتْ اُمِّي قَوْمِي الَّذِي صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَسْتُ لِي اَحْمِلَ لِحْلِي
مَا يَشْرُكَ بِهِ

بخاری شریف کی حدیث انک میں ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب
منافقوں کی تہمت سے میرے بری کر نیکی
واسطے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پر
وحی نازل کی جب کیفیت نازل ہونے وحی
سے آپ نے فرصت پائی آپ نے جنتے ہوئے
جواول کلام فرمایا وہ یہ تھا کہ اے عائشہ
اللہ نے تمکو بری کر دیا یہ سنکر میری ماں نے

کہا کہ حضور کی بشارت رسائی کے شکر کے لئے حضور کی طرف کھڑی ہو جاؤ۔

پس قیام بھیت حصول بشارت کے جب اسباب اظہار فرج و سرور سے ہوا اور وقت حصول
بشارت اور سرور کے قیام کرنا اس حدیث سے ثابت ہوا۔ ثواب ہم کہتے ہیں کہ قیام کرنا محفل
میلا و شریف میں نہیں ہے مگر واسطے اظہار فرحت و سرور کے اور بسبب حصول خوشخبری اور
بشارت و لذت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جب خوشی کرنا اور اظہار فرج و سرور
کرنا وقت حصول ایسی خوشخبری کے جو موجب فرح و سرور ہو اہیت سے مامور رہا۔ اور
قیام کرنا ایسے وقت میں جہاں اسباب اظہار فرج و سرور سے ہو جب اس حدیث صحیحہ مذکورہ
ثابت اور قیام کرنا محفل میلا و میں نہ ہوا مگر اسی غرض سے یعنی بغرض اظہار فرج و سرور
تو ثابت ہوا اس قیام کا تحسن و محبوب بلکہ مامور رہنا اس آیت مذکورہ اور اس حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے۔

دلیل ثالث۔ اور نیز قیام نہا کا مستحب و تحسن ہونا ثابت ہے احادیث صحیحہ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً
فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَ كُتُبِ كَذِبٍ اَجْرُ
مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ هُوَ شَيْءٌ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے
اسلام میں نیک طریقہ نکالا اور اسکے بعد اس پر
عمل کیا گیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے
کے اسکے ثواب میں کمی کی جائے اللہ اپنے پاس سے

وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَ بِهَا بَعْدَ كُتُبٍ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزَرٍ مِّنْ عَمَلِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْدَارِهِمْ شَيْءٌ رَّوَاهُ مُسْلِمٌ يُطْرُقُ شَيْءٌ وَفِي رَوَايَةٍ بَلْفُظٍ آخَرَ قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِهَا هَذَا الْحَدِيثَانِ صَرِيحَانِ فِي الْحَقِّ عَلَى اسْتِجَابِ سُنَنِ الْأُمُورِ الْحَسَنَةِ وَتَخَرُّجِ سُنَنِ الْأُمُورِ السَّيِّئَةِ وَأَنَّ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ كُلِّ مَنْ يَعْمَلُ بِهَا إِلَى بَعْدِ الْقِيَمَةِ وَأَنَّ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ تَابِعِيهِ أَوْ إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ تَابِعِيهِ سَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ الْهُدًى وَالضَّلَالَةُ هَوَالَيْنِ أَوْ ابْتِدَآءًا أَمْ كَانَ مَسْبُوقًا عَلَيْهِ وَسَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ تَعْلِيمًا عَلَيْهِ أَوْ عِبَادَةً أَوْ آدَبًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ الْإِلَاحُ تَبَيَّنَ.

اُس نیک طریقہ نکالنے والے کو ان سب کی برابر ثواب دیتا ہے اور یہی حال ہے برا طریقہ نکالنے والے کا۔ روایت کیا اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے کئی سندوں علامہ نووی رحمہ اللہ ان حدیثوں کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمادہ فرمایا ہے اپنے امتیوں کو نیک طریقہ کے نکالنے کے استجاب پر اور برے طریقہ کے نکالنے کی حرمت پر خواہ وہ نیک طریقہ بالکل نیا ہو یا مٹے ہوئے کو پھر جاری کیا ہو خواہ وہ تعلیم علم کا طریقہ ہو یا عبادت کا یا کسی ادب کا یا اسکے سوا کچھ اور ہو۔

اور ایسا ہی تحریر فرمایا ہے جناب مولانا شاہ محمد اسحاق علیہ الرحمۃ نے بیچ مائے مسائل کے بحواب سوال (پنجاہ و نهم) ۵۴ - بدعت حسنة

محدود است بوقت من الاوقات یا غیر محدود است الی یوم القیامة - جواب غیر محدود عند القائل بتقسیم ہا محدث من سن سنة الح انتہی - اس طرح جو قائل تقسیم کے نہیں ہیں بلکہ مطلقاً بدعت کو گمراہی اور ضلالت کہتے ہیں اور جن امور کو وہ بدعت حسنة واجبہ یا مستحبہ یا نیکو مطلقاً واجب یا سفیہ یا مستحب کہتے ہیں انکے نزدیک یہی ایسے نئے کام ہیں جو جاری کرنا غیر محدود ہے ساتھ کسی زمانہ کے زمانوں سے خواہ وہ قرون ثلاثہ ہو یا علاوہ انکے لہذا مجلس میلاد اور قیام بوقت ذکر و لادت باسعادت کسی بھی زمانہ میں علماء و صلحاء عرب و غریب روم و شام ہند و سندھ ہر بدعت تحفیہ ہو گیا یا مستحب ہو یا سلیکہ حدیث حسن ہے مآراہ الامور

فِيهِ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ - اور ابتداء و النفاذ میں ہے -

العادة حممة وأصلها قوله عليه السلام
 ما رأيت المسلمين حسنا فهو عند الله حسن
 وفي رواية أخرى أن العرب إنما صارحة
 بالقرآن وهو قوله عليه السلام ما رأيت
 المسلمين حسنا فهو عند الله حسن

فرمایا جی سنی اللہ علیہ وسلم نے جس کو مومن بھی سمجھیں اور کسے
نزدیک بھی لگیا ہے عادت و عرف اہل اسلام متبرہ ہے اور اصل
اسکی وہی حدیث مذکور ہے، مآثر المشکونین الخ اور وقت
میں ہے کہ قائل اور عرف اہل اسلام کا اعتبار حدیث ظاہر
کے ساتھ ہے جو حدیث الہی گذر چکی ہے۔

اور پوری بحث بدعت حسہ کی مع بیان احادیث فضائل اہل عرب و غیب ہائیکل میں
گزر چکی۔

دلیل رابع۔ انتخاب اور امتحان صورت بنانے اور مشابہت واقعہ مروید حسن کا
وقت مماثل اور مشابہ اسوقت خیر وبرکت میں یہاں نیز بعد وقصد ثابت ہے زمانہ
صالحہ کرامت سے اب تک مذکور یک جہور سلف و خلف کے۔

كما أخرجه البخاري رحمه الله تعالى
في حديثه كقول عن موسى بن عبيدة
قال حدثنا سعيد بن جبلة عن ابن
عباس رضي الله تعالى عنهما في قوله تعالى
لا تحرك به لسانك لتعجل به قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرج
من التنزيل شدة فثبت بها حجر
شفته فقال ابن عباس رضي الله
عنهما فاحركها لك كما كان رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يحركها
وقال سعيد أنا أخرجهما كما رأيت
ابن عباس رضي الله عنهما يحركها

چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ ایک طویل حدیث میں موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حدیث کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کریمہ لَا تَحْرُکْ يَدَیْکَ لِیَسْمَاکَ اِلَکَ متعلق کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے وقت نازل ہونے وحی کے وحی یاد کرنے میں حضور کو تکلیف ہوتی تھی اور آپ یاد کرنے کی غرض سے قلوب مبارک ہلاتے جاتے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تمکو اپنے ہونٹ ہلا کر دکھائے دیتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

كَشَفْتِيهِ اهْتَبَى وَفِي رُسَالَةِ الْمُسْلِمَاتِ
لِلشَّيْخِ وَلِيَّ اللَّهِ الْحَدِيثِ الدِّهْلَوِيِّ فِي
أَوَّلِ حَدِيثَيْنِ مِنْ أَحَادِيثِ الْمُسْلِمَاتِ
بِحَرْفِ الْعَيْنِ فِي أَوَّلِ إِسْمِ كُلِّ رَأٍ قَالَ
الْفَقِيرُ وَلِيَّ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ نَفْسَهُ
عَبْدَ اللَّهِ شَافِعِي السَّيِّدِ عَمْرٍو وَالضَّاهِدِ
فِيهِ فِي حَدِيثِ الْمُسْلِمَاتِ يَوْمَ عِيدِ
فِي غَالِبِهِ قَالَ الْفَقِيرُ وَلِيَّ اللَّهِ شَافِعِي
الْبُوطَاهِرِ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَعَلًا
فَاجَازَةً عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الْبُجَلِيِّ إِنْ لَمْ
يَكُنْ فَعَلًا يَوْمَ عِيدٍ فَاجَازَةً قَالَ
سَمِعْتُ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ الْبَابِلِيَّ
بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي يَوْمِ عِيدِ الْفِطْرِ

لب مبارک ہلایا کرتے تھے اور حضرت
موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید نے یہ حدیث
بیان کر کے فرمایا میں اسی طرح ہونٹ ہلایا کرتا تھا
دیتا ہوں جیسے بیٹے عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تھا
کہ انہوں نے یہ حدیث بیان فرما کر مجھ کو اپنے ہونٹ ہلایا کرتا تھا
اور رسالہ مسلمات مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
محمد دہلوی رحمہ اللہ کی اول حدیث مسلسل
بحرف العین میں ہے فقیر ولی اللہ کہتا ہے
کہ میں اپنا نام عبداللہ رکھ کر بیان کرتا ہوں
کہ مجھے بیان کیا میرے استاد سعید عمر نے
اور میرے عبداللہ نام رکھنے کی وجہ یہی ہے
کہ میرا اس سند میں جتنے راوی ہیں سب کے
اول نام میں حرف عین ہے۔

اور پھر دوسری حدیث مسلسل بروز عید میں فرماتے ہیں کہ مجھے روایت کی میرے
استاد ابوطاہر مدنی نے اس طرح کہ میں تم کو اس حدیث کے بیان کرنے کی اجازت
عید کے دن کے ساتھ دیتا ہوں اگرچہ فی الواقع آج عید کا دن نہیں ہے جیسے مجھ کو
اجازت دی تھی میرے شیخ احمد بجلی نے عید کا دن فرضی مقرر کر کر اگرچہ واقع میں عید کا
دن نہ تھا۔ پھر فرمایا سنا میں نے اپنے شیخ محمد بن علی بابلی سے مسجد حرام میں عید الفطر
کے دن۔ اسی طرح ساری سند بیان کر کے بعد میں حدیث بیان کی۔

اب بخند دیگر احادیث مسلمات جسکی کوئی سند صوفیوں کے ساتھ مسلسل ہے
کسی میں تسلسل علماء شافعیہ کے ساتھ ہے کسی میں علماء اشاعرہ کے ساتھ۔ علی
ہذا القیاس۔ اب میں وہ اپنی سند خاص لکھتا ہوں جو مسلسل ہے ساتھ
دعوت کچھ راوی پاتی کے۔
قَالَ الْعَبْدُ الْقَنِيْعُ أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ دِيْدَارِيٌّ بِرَفْعٍ عَلَيَّ غُفْرَانًا

حَدَّثَنَا مَوْلَانَا الْعَبْدُ الْغَنِيُّ الْبَهَارِيُّ
 قُتَيْبُ الْمَدَنِيِّ وَاضَافَنِي بِالْمَاءِ وَالتَّمْرِ قَالَ
 اضَافَنِي قَبْلَ التَّحْدِيثِ الشَّيْخُ الْمُعْتَمَرُ مَوْلَانَا
 الْقَارِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَارِسِيُّ فَقَالَ كَذَلِكَ
 اضَافَنَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ اسْمَاقُ الدِّهْلَوِيُّ
 ثُمَّ الْهَاجِرُ الْكَلْبِيُّ بِالْتَمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ اضَافَنَا
 فَرِيدُ عَصْرِهِ الشَّيْخُ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْحَدَّادُ
 الدِّهْلَوِيُّ بِالْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ
 اضَافَنَا الشَّيْخُ وَلِيُّ اللَّهِ الْحَدَّادُ الدِّهْلَوِيُّ
 بِالْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ اضَافَنَا شَيْخُنَا
 الْبُوطَاهِرُ بِالْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ كَذَلِكَ
 إِلَى آخِرِ السَّنَدِ حَتَّى قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ
 عَلِيُّ ابْنِ حُسَيْنٍ ابْنِ عَلِيٍّ اضَافَنِي أَبِي
 قَالَ اضَافَنِي أَبِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَلَى الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ قَالَ اضَافَنِي
 عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَلَى الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ
 وَالْمَاءِ قَالَ اضَافَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ
 وَقَالَ مَنْ اضَافَ مُؤْمِنًا فَكَأَنَّمَا اضَافَ
 آدَمَ وَمَنْ اضَافَ مُؤْمِنِينَ فَكَأَنَّمَا اضَافَ
 آدَمَ وَحَوَّاءَ وَمَنْ اضَافَ ثَلَاثَةً فَكَأَنَّمَا
 اضَافَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ
 وَمَنْ اضَافَ أَرْبَعَةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ التَّوْرَةَ

کہتا ہے عبد الضعیف ابو محمد محمد ویدار علی شہیدی
 حقی نقشبندی قادری کہ حدیث کی مجھے مولانا
 عبد الغنی بہاری بہاجر مدنی نے اور ضیافت کی
 میری ساتھ پانی اور کھجور کے پھر فرمایا اسطرچ
 قبل حدیث بیان کر نیکی ضیافت کی تھی میری
 ساتھ کھجور اور پانی کے مولانا قاری عبد الرحمن
 پانی پتی نے اور فرمایا انہوں نے اسطرچ ضیافت
 کی تھی میری مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی
 ثم المکی نے ساتھ کھجور اور پانی کے اور فرمایا
 انہوں نے اسطرچ ضیافت کی تھی میری
 مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے ساتھ
 کھجور اور پانی کے فرمایا انہوں نے اسطرچ
 ضیافت کی تھی میری مولانا شاہ ولی اللہ محدث
 دہلوی نے ساتھ کھجور اور پانی کے فرمایا انہوں
 اسطرچ ضیافت کی تھی میری کھجور اور پانی کے
 ساتھ شیخ البوطاہر مدنی نے اسطرچ اخیر سند
 تک سب راوی اپنے استادوں سے حدیث
 سننے سے پہلے ذکر ضیافت کھجور اور پانی
 کرتے چلے گئے ہیں یہاں تک کہ اخیر سند میں
 بعد ذکر ضیافت حضرت علی بن حسین بن
 علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضیافت کی میری
 میرے والد حسین رضی اللہ عنہ نے ساتھ کھجور اور پانی
 کے پھر فرمایا اسطرچ ضیافت کی تھی میری میرے

وَالْإِنْجِيلَ وَالزُّبُورَ وَالْفُرْقَانَ وَمِنْ أَصْنَافٍ
خَمْسَةٍ فَكُلَّمَا صَلَ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ
فِي الْجَمَاعَةِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ
الْمَخْلُوقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَصْنَافٍ
بِسْتَةٍ فَكُلَّمَا اعْتَقَ سِتِّينَ رَقَبَةً
مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْ أَصْنَافٍ سَبْعَةٍ
غُلِقَتْ عَنْهُ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ جَهَنَّمَ
وَمِنْ أَصْنَافٍ ثَمَانِيَةٍ فَتَحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةَ
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَصْنَافٍ تِسْعَةٍ
كُتِبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَاتٍ بَعْدَ دَمْنٍ
عَصَاهُ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَصْنَافٍ
عَشْرَةٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ مِائَةً
وَحَجٌّ وَاعْتَمَرٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

والدعا جہلیٰ رضی اللہ عنہ نے ساتھ کھجور اور
پانی کے اور فرمایا اس طرح ضیافت
کی تھی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ کھجور اور پانی کے اور فرمایا تھا جس
شخص نے ضیافت کی کسی مؤمن کی گویا
ضیافت کی اس نے آدم علیہ السلام کی
اور جس نے ضیافت کی دو مومنوں کی
گویا ضیافت کی اس نے حضرت آدم
اور حواء علیہما السلام کی اور جس نے ضیافت
کی تین کی گویا ضیافت کی اس نے
جبریل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام
کی اور جس نے ضیافت کی چار کی گویا ختم
کیا اس نے نورا اور زبور اور زبور
کو اور جس نے ضیافت کی پانچ کی گویا نماز

پنجگانہ باجماعت پڑھی اس نے روز ازل سے قیامت تک اور جس نے ضیافت کی چھ
کی گویا آزاد کئے اس نے ساتھ غلام اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اور جس نے ضیافت
کی سات کی بند کروئے جاتے ہیں اس سے ساتوں دروازے دروازے کے اور جس نے
ضیافت کی آٹھ کی کھول دئے جاتے ہیں واسطے اسکے آٹھوں دروازے جنت کے
اور جس نے ضیافت کی نو کی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے نیکیش بقدر گنتی تمام دنیا کے
گنہگاروں کی ازل سے قیامت تک گزرے اور گزریں گے اور جس نے ضیافت کی
دس کی اسکو اللہ ازل سے قیامت تک کے نمازیوں اور روزے داروں اور
حاجیوں اور عمرہ گزاروں کے نماز روزہ حج اور عمرہ کی برابر ثواب عطا
فرماتا ہے۔

اور علی ہذا تمام رسالہ مسالمت شیخ ممدوح اسی قسم کی احادیث سے کہ اسانید انکے بنام
واقعہ روید پر زمانہ صحابہ کرام سے الیٰی یومنا ہذا بنجائیت مراتب و فروع وال ہیں مملو و مشحون
مگر بخوف تطویل ابجگہ بطور مشتتہ نمونہ خروار سے نقل کر دینے استقدر ایک دو اسناد
احادیث مذکور بلکہ دوسرے اسامی روایۃ اسانید مذکور ہی پر کفایت کی گئی ورنہ تمام اسامی
اسانید مسطورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک سید طرح مسلسل بیوم عید وغیرہ چلے
جاتے ہیں جسکو زیادہ تحقیق منظور ہو رسالہ مذکور کو مطالعہ کرے۔ اور چونکہ بجز
اطلاع قرب ساعت ولادت باسعادت سے پہلے یا ظہور نور پر سرور حضور تک
تمام ملائکہ اور حوران بہشت اور حضرت آسیہ اور مریم بن تغلبہ رضی اللہ عنہا و علیہ
وسلم باوب تمام کھڑے ہوئے تھے۔ تمام اہل اسلام بلاد ہند اور عرب اور شام بھی انکی
مشابہت حاصل کرنے کی نیت سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں
اور ثبوت اس امر کا کہ ملائکہ علیہم السلام اور حوران بہشتی بوقت ولادت باسعادت
بغرض انظار تعظیم و مسرت کھڑے ہوئے تھے یہ ہے۔

سیرۃ محمدیہ و طریقہ احمدیہ مؤلف مولانا
کرامت علی جوہری اور مواہب لدنیہ
اور کتاب السعادت والبشری میں ہے
کہ ابوسعید عبدالملک نسیا پوری اپنی
کتاب کبیر میں حدیث طویل میں نقل فرماتے
ہیں اور اس حدیث کو ابونعیم نے بھی نقل
کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے
تھے کہ حضرت آمنہ والہ ماجدہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھیں کہ جب میرے
حمل کی مدت چھ مہینے کو پہنچی تو ایک
غیبی آواز نے مجھ سے آکر کہا کہ تم انکے ساتھ

فِی سِیرَةِ الْحَمْدِ تَبَّ وَالطَّلَاقِ الْاَمْرِ
وَفِی الْمَوَاهِبِ الْمَدِیْنَةِ اَنَّ ذَکْرَ ابِی سَعْدٍ
عَبْدِ الْمَلِکِ النَّیْسَابُورِی فِی کِتَابِ
الْکَبِیْرِ کَمَا نَقَلَ عَنْ صَاحِبِ کِتَابِ
السَّعَادَةِ وَالْبُشْرِی فِی حَدِیثِ طَوَّلِ
وَدَّ اَنَّ ابْنَ کَعْبٍ مِنْ حَدِیثِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ کَانَتْ اَمْنَةُ مُحَدِّثًا وَتَقُولُ
اَتَانِیْ اَیَّتُ حَیْنٍ مَرَّتِیْ مِنْ حَمْلِی سِتَّةً
اَشْهُرًا فِی الْمَنَامِ وَقَالَ یَا اَوْشَاقُ
حَمَلْتُ بِحَبْلِ اَلْاَمْنِیْنَ فَاِذَا وَلَدْتُ تَبَّ
فَسَمِیْتُهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَتْ تَعْلَمَانِ مَا فِي مَائِیَا حُدَّ
النِّسَاءِ رَأَيْتُ لِسُوءَ مَا لِنَحْلٍ طُفَلَ
كَاهَنٍ مِّنْ بَنَاتِ عِبَدٍ مِّنَ یَحْدَنِ
بِی فَبَیِّنَا اَنَا الْعَجَبُ وَاَقُولُ وَاعْتَنَا
مِنْ اَنْ یَعْلَمَنَّ بِنِی قَالَ فِی غَیْرِ هَذِهِ
الرَّوَایَةِ فَعَلَنَ بِنِی عَنْ اَسَیْمَةَ امْرَاةٍ
فِرْعَوْنَ وَرَیْمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاَنْ هُوَ اَكْبَرُ
مِنَ الْخَوَارِیِیْنِ وَاسْتَدَّ الْاَمْرَ وَاَنَا
اَسْمَعُ الْوَجِیةَ فِی كُلِّ سَاعَةٍ اَعْظَمُ
مِمَّا تَقْدَمُ فَبَیِّنَا اَنَا كَذَّالِكُ اِذَا لَدِیْكَ
اَبَیضٌ قَدْ مَدَّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَإِذَا قَائِلٌ یَقُولُ حُدَّ وَهَ عَنْ اَعَیْنِ
النَّاسِ قَالَتْ وَرَأَيْتُ رَجُلًا قَدْ
وَقَفُوا فِی الْهَوَاءِ بِأَیْدِیْهِمْ اَبَارِیْقُ
مِنْ فِضَّةٍ۔ انتہی مختصراً۔

وَفِی مَعَارِجِ النُّبُوَّةِ۔ وجمعی مرواں ویدیم
کہ در ہوا ایستادہ بودند۔ ویکذا فی مدارج النُّبُوَّةِ۔

حاملہ ہوئی ہو جو بہتر ہیں تمام عالم سے۔
جب تم انکو جنو تو انکا نام نامی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم رکھنا۔ پھر جب مدت حمل ختم ہوئی
اور دروزہ پیدا ہوا تو مینے بہت سی لہی
قد کی عورتیں مثل کھجور کے درخت کی
جولہ کیوں عبد مناف سے مشابہ تھیں کہیں
کہ میری بیوی دیکھ رہی ہیں اور میں تعجب سے
کہہ رہی تھی کہ انکو میری خبر کہاں سے
ہو گئی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ
اُن عورتوں نے کہا کہ یہ اسیہ فرعون کی
بیوی ہیں اور یہ مریم بیٹی عمران کی اور ہم
سب حوران بہشت ہیں یہ دیکھتے دیکھتے
در و بڑا اور بار بار ایک سے ایک بڑھ کر
میں آوازیں سن ہی رہی تھی کہ یکا یک
زمین اور آسمان کے درمیان میں سفید

اکبر اویا کا دور تک تن گیا اور مینے سنا
کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اس بیوی
ہونے والے بچے کو جنبی آدمیوں کی نگاہ سے چھپائے رکھو۔ اور مینے بہت سے
آدمیوں کو دیکھا کہ چاندی کی چھالکیں لئے ہوئے معلق درمیان زمین و آسمان
کے کھڑے ہوئے تھے۔ انتہی مختصراً۔ اور یہی مضمون مدارج النُّبُوَّةِ اور معارج
النُّبُوَّةِ میں بھی منقول ہے۔

اور استجاب صورت بتانے اور مشابہت حاصل کرنے کیانیکوں کے ساتھ علاوہ
تعالیٰ صحابہ کرام اور محدثین کے ثابت ہے ان احادیث صحیحہ سے بھی۔ ابن ماجہ میں ہے۔

بَاكُوا وَالْآفَتُ بَاكُوا یعنی روو و اور رو نانا آوے تو خوف خدا یا محبت خدا و رسول
 میں روئی والوں کی صورت ہی بنا لو کہ صراحتہ امر ہے واسطے تشابہ و صورت بنانیکے
 ساتھ افعال حسنہ محسنین و مؤمنین کے وقت تضرع و استحقاق ان امور حسنہ کے یہاں
 کیفیت تخریص یعنی اور حدیث متشکل ذکر ولادت شریف حضرت محمد بن سلف و خلف
 مثل ابن حجر مکی و ملا علی قاری و امام جعفر مرتجی رضی اللہ عنہم وغیرہ سے کہ اقوال انکے
 انتشار اللہ العزیز عنقریب اس باب میں نقل کئے جاوینگے۔ اور نیز جملہ محدثین و محدثین
 شریفین عوب و غوب زمانہ ہند سے جنکے فتووں کی نقل آخر رسالہ ہند میں انتشار اللہ
 العزیز درج کیا وینگی مسلسل بقیام بمجر و استماع و اطلاع ذکر ولادت خیر الانام صلی اللہ
 علیہ وسلم تا اختتام ذکر ولادت خیر و برکت التیام بوقت اجتماع ہر خاص و عام باستماع
 فضائل سید الانام باحسن وجوہ ثابتہ اگر کوئی کہے کہ احادیث مسلسل میں اتباع
 اول تشابہ اس واقعہ کا ہوتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام سے وقت
 کیا جاوے اور قیام معہ دیگر لوازم نہ متشابہ قیام مرویہ کا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 سے نہ صحابہ کرام سے اور تسلسل تشابہ اس واقعہ کا جو فرشتوں سے وقوع میں آوے
 اہل حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ کتب اصول حدیث میں بیان
 تخریف مسلسل عام ہے کہ تسلسل زمان صحابہ سے ہو یا بعد زمان صحابہ تا بعین
 یا بعد زمان تابعین۔ اور تسلسل تشابہ شے مرویہ عن الملائکہ ہو یا عن الصحابہ یا عن

غیر ہم۔

چنانچہ زمزمۃ النظر شرح منجہ میں ہے کہ یہی
 تسلسل اوپر کی جانب ہند میں ہوتا ہے جیسے
 حدیث مسلسل بالاولیت میں سلسلہ
 اول بیان کرنے حدیث مسلسل بالاولیت
 کا حضرت عبد اللہ بن السلام رضی اللہ عنہ
 سے حضرت سفیان بن عیینہ تک ختم ہو جاتا

کَمَا فِي نَزْهَةِ النَّظَرِ وَقَدْ تَكُونُ السَّلْسَلُ
 فِي مَعْظَمِ الْأَسْنَادِ كَمَا يَتَّبِعُ السَّلْسَلُ
 بِالْأَوَّلِيَّةِ فَإِنَّ السَّلْسِلَةَ يَتَّبِعُ قِيَمَهُ
 إِلَى سَفْيَانَ بْنِ عَيَيْنَةَ فَقَطَّوْ مَنْ
 رَوَاهُ مُسَلَّسًا إِلَى مَنْتَهَاهُ فَقَدْ
 وَهَمَ أَنْتَهَى وَفِي شَرْحِهِ لِلْمَلَا عَلِي الْقَارِي

قَالَ السَّخَاوِيُّ وَمِنْ الْمُسْلَسِلِ مَا هُوَ
نَاقِصُ الْمُسْلَسِلِ أَمَّا فِي أَوَّلِهِ أَوْ فِي
وَسْطِهِ أَوْ آخِرِهِ وَفِيهِ بَعْدَ سَطْرٍ
وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْمُسْلَسِلَ مِنَ الْحَدِيثِ
مَا تَوَارَدَ رَجَالُ أَسْنَادِهِ وَاجِدٌ فَوْقَ
عَلَى حَالِهِ وَاجِلُهُ سَوَاءٌ كَانَ ثَلَاثَ
صِفَةِ الرَّوَاةِ تَوَالِيسًا وَسَوَاءٌ مَا
وَقَعَ فِيهِ الْأَسْنَادُ مُتَعَلِّقًا بِصِيغِ الْأَدَةِ
أَوْ مُتَعَلِّقًا بِضَمَنِ الرَّوَاةِ أَوْ مَكَارِفَا
وَسَوَاءٌ كَانَ صِفَةُ الرَّوَاةِ قَوْلًا أَوْ
فِعْلًا أَوْ قَوْلًا وَفِعْلًا مَعًا أَيْ

اور جس کسی نے اس حدیث کو مسلسل
بالاولیت اختیار کیا ہے اسکا
وہ وہم ہے۔ (مترجم کہتا ہے ممکن ہے
کہ بچ میں منقطع ہو گیا ہو اور اخیر میں
ہمارے سلسلہ کے محدثوں نے پھر اختیاً
کر لیا ہو۔ چنانچہ ہمکو ہمارے بعض اسناد
سے یہ حدیث مسلسل بالاولیت ہی
پہنچی ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں جب حضور مدینہ طیبہ میں تشریف
لائے اور خدمت اقدس میں بیٹھنے لگے

وہ حدیث جو اول میں حضور سے سنی وہ یہ تھی اَفْتَشُوا السَّلَامَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ
وَصَلُُّوا الْأَزْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ بِيَاكٍ يَعْنِي سَلَامٌ كَوْنُ خُبٍّ بِحِيلَةٍ أَوْ
أَسْهَمِ السَّلَامِ عَلَيْكَ كَرْتَهُ رُبُّهُ أَوْ رُبُّهُ أَيْ كَرْتَهُ رُبُّهُ أَوْ رُبُّهُ أَيْ كَرْتَهُ رُبُّهُ
اور جب لوگ سوتے ہوئے راتوں کو تو نماز پڑھتے اور شہر ملا علی قاری رحمہ اللہ میں
علامہ سخاوی فرماتے ہیں بعض مسلسل حدیث وہ ہے جس میں تسلسل اول میں نہیں ہوتا،
اور بعض وہ ہے جسکے اوسط میں نہیں ہوتا ہے اور بعض کے آخر میں اور اوس میں
بعد چند سطروں کے ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلسل حدیث وہ ہے کہ جسکے استاد کے
چند راوی یکے بعد دیگرے وقت بیان حدیث ایک حالت پر گزرے ہیں خود وہ
حالت راوی کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہو خواہ زمانہ بیان حدیث کے ساتھ
خواہ طریقہ بیان کے ساتھ خواہ کسی مکان خاص کے ساتھ اور خواہ وہ صفت
راوی کے قول و فعل کے ساتھ تعلق رکھتی ہو۔ یا دونوں (قول یا فعل) میں سے
ایک کے ساتھ۔ فقط

دلیل خامس۔ اور نیز استحباب قیام نہائیت ہے باستحسان و استحباب فقہاء معتبرین و محدثین سلف و خلف کہ بعض نے تو ان میں سے تصریح قیام نہائیت تصریح کی ہے۔

چنانچہ علامہ ابن حجر کی اپنے مولد کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے افراد سے ایک قیام کرنا بھی ہے وقت ذکر و لاوت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اپنی کتاب جواهر المنتظم میں تحریر فرماتے ہیں کہ قسم کی تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس میں شرک فی الالوہیت نہ لازم آوے مستحب و محسن ہے نزدیک اُن لوگوں کے جنکی اللہ نے آنکھیں کھولی ہیں۔ علامہ سید امام جعفر برزنجی اپنے رسالہ عقد الجواہر میں مستحسن فرماتے ہیں کہ شیک قیام وقت ذکر و لاوت مستحسن ہے نزدیک بہت سے اماموں دین متین کے جو صاحب روایات و روایات گزرے ہیں خوشخبری ہو جو اس شخص کو جو کما نہایت مقصود دل کا تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اور علامہ محدث محمد غریب اپنے مولد میں تحریر فرماتے ہیں۔ شاعر کھڑا ہونا بوقت ذکر و لاوت خاص سنت طایفہ عالموں کا ہے یہ راہ اہل ملت،

كَمَا قَالَ عَلَامَةُ ابْنِ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ فِي مَوْلِدِهِ
الْكَبِيرِ وَ يُظَيِّرُ ذَلِكَ آيَ الْيَدِ عِزِّ
الْحُسْنَةِ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرٍ وَلَا وَتِ
وَالْيُضَاقُ قَالَ عَلَامَةُ ابْنِ حَجَرٍ فِي كِتَابِهِ
الْجَوَاهِرُ الْمُنْتَظَمِ تَعْظِيمُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ مَجْمَعٍ الْأَوَّاعِ
التَّعْظِيمِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا مَشَارَكَةٌ
لِللَّهِ فِي الْأَلُوْهِيَّةِ أَمْ مَسْتَحْسِنٌ عِنْدَ
مَنْ نَوَّاهُ اللَّهُ الْبَصَارَهُمْ - وَقَالَ سَيِّدُ
الْإِمَامِ جَعْفَرُ الْبَرْزَنْجِيُّ فِي رِسَالَتِهِ
عَقْدُ الْجَوَاهِرِ وَقَدْ اسْتَحْسِنَ الْقِيَامُ
عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ أُمَّةً
ذُورَ وَاتِيَّةً وَرُؤْيَاً فَطَوْبَى لِمَنْ
كَانَ تَعْظِيمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَايَةً مَرَامًا وَمَرَامًا - انتهى - وَقَالَ
الْعَلَامَةُ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ عِمْرَتٌ فِي مَوْلِدِهِ
وَلَا ذِكْرَ مَوْلِدِهِ لَيْسَ قِيَامًا
أَدْبَالِدِي أَهْلَ الْعُلُومِ تَأَلَّدُ
وَقَالَ الْعَلَامَةُ مُحَمَّدُ الرَّفَاعِيُّ لَدُنِّي
فِي عَقْدِ الْمَفْرَدِ - شاعر

قَدْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ سَنَ قِيَامَنَا
فَرَضَ لَدَى عَشَائِهِ لَنْ يَنْكُرَ
وَقَالَ الْعَلَامَةُ الْمَدَائِقِي جَرَتْ عَادَةُ
الْقَوْمِ بِالْقِيَامِ إِذْ ارْتَضَى الْمَدَائِقِي
ذِكْرَ مَوْلَانَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَهَى يَدَ عَدَّةٍ مُسْتَحْجَّةٍ لِمَا فِيهِ مِنْ
إِخْلَافِ الْفَرْجِ وَالسُّرُورِ وَالْعَظِيمِ
وَفِي سِيرَةِ الْحَمْدِيِّ مَصْنُفَهُ مَوْلَانَا
كَرَامَتِ عَلَيْهِ صَاحِبِ دَهْلَوِي ثُمَّ
جَوْهَرِي وَجَرَتْ عَادَةُ كَثِيرٍ مِنَ
النَّاسِ أُنْتَمَ إِذْ أَسْمَعُوا بِذِكْرِ وَضْعِهِ
عَلَيْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ أَنْ يَقُومُوا
تَعْظِيمًا لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ وَجَدَ
الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهِ الشَّرِيفِ
مِنَ الْإِمَامِ تَقِي الدِّينِ السُّبْكِيِّ وَتَابَعَهُ
عَلَى ذَلِكَ مُتَنَاهٍ الْإِسْلَامُ فِي عَصْرِ
وَمِنْ تَقَرُّقِ الْإِمَامِ أَبُو شَامَةَ تَبَيَّنَ
الْإِمَامُ النَّوَوِي وَمِنْ أَحْسَنِ مَا أَبْدَعَ
فِي زَمَانِنَا مَا فَعَلَ كُلُّ عَامٍ فِي الْيَوْمِ
الْمَوْفِقِ لِيَوْمِ مَوْلَانَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْفَضْلِ

علامہ محمد رفائی مدنی اپنی کتاب عقد المود
میں لکھتے ہیں - منحصراً -
قیام ذکر مولد گرچہ سنت عالمون کی ہے
مگر بعض فرض الی عشق کے نہایت ہیں بے حجت
علامہ مدائقی فرماتے ہیں کہ لوگوں کی عادت
ہو گئی ہے کہ جب ملاح ذکر ولادت تک
پہنچے تو سب کھڑے ہو جاتے ہیں یہ امر
بدعت مستحبہ ہے اس واسطے کہ اس قیام
حضور کی ولادت کی خوشی ظاہر کرنا ہوتا،
اور آپ کی تعظیم - اور سیرۃ محمدیہ مصنفہ
مولانا کرامت علی دہلوی ثم جوفوری میں
کہ بہت سے آدمیوں کی عادت ہو گئی ہے
جب آپکا ذکر ولادت سنتے ہیں بطریق تعظیم
کھڑے ہو جاتے ہیں اور اول میں یہ قیام
وقت سننے نام نامی کے امام تقی الدین
سبکی سے ظہور میں آیا اور پھر اُنکے زمانہ
کے بہت سے متنازع اسلام نے انکی
اس امر میں پیروی کی اس واسطے امام
ابوشامہ امام نووی علیہ الرحمۃ کے استناد
فرماتے ہیں کہ بہترین ان کاموں سے جو

سنة وارض ہوکان دونوں محدثین کے اشعار میں مراد لفظ سنت استجاب ہے کہ سنت مولدہ اور اطلاق لفظ سنت مستحب اور
الطلاق استجاب اسنون پرور میان فقہائے کبارت مشہور و معروف ہے کما فی رد المحتار المشہور بالشامی قال یوسف افندی
وعاصلاً یجوز إطلاق التمسح علی السنۃ وعلیہ اطلاق فی الہدایۃ التمسح علی الخصل ثم قال فلیس فیہ الغسل المستحب
اور وجہ قول علامہ فرض لہی عشاقہ لکھ رہے کہ احکام عشاقی بموجب عادت مخالفہ میں ساتھ احکام عوام کے کما فی
دلائل الحرجت وبقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام علیک من غاب ملک وذن یاتی لجدک ماہا لہما عندک

۴۴ فقال سمع صلوة اہل محبتی وادعوتہم وقرن علی صلوة غیرہم عصا یس با بریس بحبت فید للعشاق فی یقول فاعل اعترض نہیں ہوتا

وَالْمَعْرُوفَاتِ وَأَهْلَ الرَّيَّةِ وَالسُّرُورِ
فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِحْسَانِ
لِلْفُقَرَاءِ وَمُسْتَحْتَجِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
هَذَا كَلَامُهُ قَالَ ابْنُ الْجَوَازِيِّ مِنْ حَوَالِهِ
أَمَّا فِي ذَلِكَ الْعَوَامِ وَفِي سَبِيحَةِ الْحَمْدِ
وَمِنْ الْقَوَائِدِ أَنَّهُ جَرَتْ عَادَةٌ كَثِيرَةٌ
مِنَ النَّاسِ إِذَا سَمِعُوا بِذِكْرِ وَضْعِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَقُومُوا عَظِيمًا
لَهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْقِيَامُ
يَذْعَرُ لَا أَصْلَ لَهُ (إِنْ فَهِمُوا) وَانْثَلَتْ
لَكِنْ هِيَ يَذْعَرُ حَسَنَةً لِأَنَّهُ لَيْسَ كُلُّ
يَذْعَرٍ مَذْمُومًا مَقْطُوعًا وَقَدْ وَجَدَ
الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ عَالِمِ الْأَمْرِ وَمَقْتَدِي الْأَمَّةِ دِينًا
وَوَرَعًا الْإِمَامُ تَقِي الدِّينَ السُّبْكِيَّ وَتَابِعَهُ
عَلَى ذَلِكَ مُشَارَفُ الْإِسْلَامِ فِي عَصْرِهِ
فَقَدْ حَكِيَ بَعْضُهُمْ أَنَّ الْإِمَامَ السُّبْكِيَّ
اجْتَمَعَ عِنْدَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ مِنْ عُلَمَاءِ عَصْرِهِ
فَأَنشَدُوا قَوْلَ الصُّرَّصِيِّ رَحِمَهُ
اللَّهُ فِي مَنْجِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَشَرَّفُوا وَعَظَّمُوا شَعْرَهُ
قِيلَ لِمَنْ ذَلِكَ الْمُصْطَفَى إِنْ خَطَا بِاللَّهِ
عَلَى وَرَقِي مِنْ خَطَا أَحْسَنَ مِنْ كُتُبٍ +

ہمارے زمانہ میں جاری ہوئے وہ نیک
کام ہے جو ہر برس حضور کی ولادت کے
دن آپ کی ولادت کی خوشی میں بغیر
اظہار ولادت کی خوشی کے کیا جاتا ہے
اور وہ یہ ہے کہ اس دن بہت سی چیزیں
کی جاتی ہے اور آپ کی محبت میں بہت
محتاجوں کے ساتھ کھانے کھلانے وغیرہ
کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور اس جوئی
فرماتے ہیں کہ اس خوشی کی خاصیت ہے
کہ وہ خوشی کریمہ الا اس برس امن و امان میں
رہتا ہے اور سیرۃ حبیبی میں ہے کہ بہت
آدمیوں کی عادت جاری ہو گئی ہے کہ
جب ذکر ولادت سنتے ہیں تو بہت تعظیم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ اس قیام کی اگرچہ سلف میں اصل نہیں
پائی جاتی مگر یہ بدعت حسنہ ہے اور ظاہر ہے
کہ بہ نیا کام بدعت بیہ نہیں ہوتا حالانکہ اس
قسم کا قیام وقت و کرنام نامی آنحضرت علیہ
السلام ایک ایسے عالم امت پاک یا کیا جو امتبا
وینداری اور برہنہ گاری کے پیشوا تھے بڑے
بڑے اماموں کے جنکا نام تقی الدین سبکی ہے
اور ان کے زمانہ کے تمام علمائے انکی پیروی کی
اس واسطے کہ بعض علمائے مروجہ ہے کہ نام سبکی علیہ

وَأَنَّ تَحْمِلَ الْأَثَرُ عَنْ عَدْلِ إِصْرِهِ
قِيَامًا مَصْفُوفًا وَاجْتِنَاءً عَلَى الزَّكَاةِ
فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالَ الْإِمَامُ السَّيِّدُ وَخَلْفَتُهُ وَجَمْعٌ مِنَ الْمَجْلِسِ
مَحْضٍ أَتَوْا بِذَلِكَ الْمَحْكُومِ بِكَفَى مَثَلَهُ الْإِثْمُ فِي الْإِعْتِدَالِ

کی خدمت میں آئے زمانہ کے تمام علماء جمع تھے
اسی حالت میں ایک نعت خواں نے حضرت مری
رحمہ اللہ کے پیشانی پر ہے جو نعت رسول اللہ صلی
علیہ وسلم میں تھے اور حضور کی عظمت کا بہت اظہار کیا
وقت پڑھنے شروع کر کے امام سنی مع تمام علماء کرام و حاضرین مجلس کے کھڑے ہو گئے اور اس مجلس میں بہت الش
محبت حاصل ہوا اور اتنی بات پیروی کو کافی ہے۔

اور کلام بعض آخر میں اگرچہ تصریح نہیں ہے مگر چونکہ کلام انکی سے ہی قیام نہ انہیں
پائی جاتی لہذا بموجب التَّشْكُوتِ فِي مَعْرِضِ الْبَيِّنَاتِ بَيَانُ کے کلام انکا ہی بہتر لفظ صحیح
بلکہ کلام انکا چونکہ سرتاپا تسل ہے انتخاب و استحسان جمیع امور متعاملہ اہل حرمین شریفین
وغیرہما پچھل نہ ان کے قیام نہ بھی ہے۔ کلام انکا احسن من التصريح اور چونکہ
خوف تطویل رسالہ نہاد اسکی حال ہے لہذا بحسب تجلیش وقت نقل اقوال چند
علماء معتبرین مشہورین پر ہی اثبات مدعا کو مقام ہذا میں اکتفا کیا جاتا ہے۔

علامہ قسطلانی شامی بخاری جو اکابر اہل حدیث
سے ہیں اور حلیل القدر شافعی ہیں مقصد اول
مواہب اللدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ثویبہ
نے بھی دودھ پلایا تھا جنکو ابو لہب نے اس
خوشی میں آزاد کیا تھا کہ انہوں نے حضور
کی ولادت کی خبر ابو لہب کو پہونچائی اور
مروی ہے کہ بعد مر جائے ابو لہب کے جب
حضرت عباس نے اسکو خواب میں دیکھا تو
اُس سے پوچھا کیا حال ہے کہا کہ جہنم میں
جل رہا ہوں مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ الْفُسْطَلَانِيُّ شَارِحُ الْبُخَارِيِّ وَهُوَ
مِنْ أَجَلَّةِ الشَّافِعِيَّةِ وَأكْبَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ
فِي الْمَوْحِبِ الْمَدِينَةِ فِي الْمَقْصِدِ الْأَوَّلِ
وَأَرْضَتْ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبِيَّةٌ
عَتِيقَةٌ ابْنُ لَهَبٍ أَهْتَفَاجِينَ بَشَرَتْهُ
لَوْلَا نَبِيٌّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ قَالَ
أَبُو لَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّوْمِ فَقِيلَ لَهُ
مَا حَالُكَ فَقَالَ فِي النَّارِ إِلَّا أَنَّهُ خَفَّفَ
عَنِّي كُلُّ كَيْلَةٍ إِثْمَيْنِ وَأَمْضُ مِنْ بَيْنِ
أَصْبَحِي هَاتَيْنِ مَا وَدَّ اللَّهُ بَاعِعَاتِي
ثَوْبِيَّةٌ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْهُ ابْنُ لَوْلَا نَبِيٌّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ ابْنُ الْحَزَمِيِّ
 فَإِذَا كَانَ ابُولَهَبِ الْكَافِرِ الَّذِي نَزَلَ
 الْقُرْآنُ بِدَيْتِهِ جُوزِي فِي النَّارِ هَذَا
 لَيْلَةَ مَوْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَمَا حَالَ لِمُسْلِمٍ مُوَحِّدٍ مِنْ أُمَّتِهِ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الَّذِي يَسْرُ مَوْلَاهُ
 وَيَسْبِيْلُ مَا يَصِلُ إِلَيْهِ قَدْ رَتَقِي مُحَبِّبِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحْمِي فِي إِيْمَانِكُمْ
 جَزَاءُ مَنْ مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ أَنْ يَدْخُلَهُ الْفَضْلُ
 الْعَمِيمُ جَنَابِ النَّبِيِّمْ وَلَا يَزَالُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ
 يَصُفُّونَ بِشَهْرِ مَوْلَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 وَلَيُكُونَنَّ الْوَلَايَةُ وَيَتَصَدَّقُونَ فِي لَيْلَتِهِ
 بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُونَ الشُّرُورَ
 وَيَزِيدُونَ فِي الْمَعْرَافَاتِ وَيَعْتَنُونَ بِقُرْبَةِ
 مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ وَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ
 كُلِّ فَضْلٍ عَمِيمٍ وَمَا جَرَّبَ مِنْ حَوَاصِدِهِ
 أَنَّهُ أَمَانٌ فِي ذَلِكَ الْعَامِ وَبَشْرَى
 عَاجِلُهُ بَنِيْلُ الْمُرَامِ فَرَحَهُ اللَّهُ تَعَالَى
 الْمُرَادُ اخْتِذَ لَيْلَتِي تَهْنِئَةً مَوْلَاهُ الْكَرِيمِ
 أَحْيَاءُ دَارِ - اتَّهَى كَلَامُ الْفَسْطَلَا - رَجَبِي
 قَالَ عَلَى الْقَارِي فِي كِتَابِهِ الْمُسَمَّى بِمَوْلَا الرَّوْثِ
 فِي مَوْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 شَيْخُ مَشَاجِنِ شَمْسِ الدِّينِ السَّخَاوِي

کی ولادت کی خوشخبری حضرت نوبیہ سے
 سکر پیر کے دن میں اُنکو آواز دکر دیا تھا
 پیر کی رات مجھے عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے
 اور جتنا ان دو انگلیوں یعنی انگھوٹھے اور
 کلمہ کی انگلی کی گھائی میں پانی آجاوے
 چوسنے کو ٹھنڈا پانی ملجاتا ہے۔ ابن جزری
 فرماتے ہیں کہ جب ابولہب جیسے کافر کو
 جسکی نہایت میں قرآن نازل ہوا ہوجہ آپکی
 خوشی ولادت کے جہنم میں اتنا بدلہ دیا گیا۔ تو
 اس ہومن موصد کو جو حضور کی ولادت کی
 خوشی کرے اور بحسب قدرت آپ کی محبت
 میں لوگوں کو کھانا کھلائے یا سٹھائی تقسیم
 کرے کس قدر ثواب ہوگا۔ بلاشبہ اسکو الکریم
 سے ہی بدلہ ملیگا کہ اللہ اسکو جنت میں داخل
 کریگا۔ اور ہدیشہ اہل اسلام ربیع الاول میں
 جو آپ کی ولادت کا مہینہ ہے محفل میلاد
 کرتے رہتے ہیں اور بہت کچھ خیر و خیرات آپکی
 ولادت کی خوشی میں کرتے ہیں اور بوجہ ذکر
 میلاد مبارک آپ پر بہت سی برکتوں کا نزول
 ہوتا رہتا ہے۔ اور بچہ دوسری برکتوں کے
 اس مجلس کی ایک یہ بھی خاصیت تجربہ میں
 آئی ہے کہ اس سال مجلس کریمہ الامن و امان
 میں رہنا ہے لہذا رحمہم بیو اس شخص پر جو آپکی

بَلَّغَهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْعَالِيَّ وَانْجَمَ الْمَوْلِدِ
 الشَّرِيفِ لَمْ يُقَلَّ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ
 الصَّالِحِينَ فِي الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ الْفَاضِلَةِ وَأَمَّا
 حَدَثَاتُ بَعْدَهَا بِالْمَقَامِ الْحَسَنَةِ
 وَالنَّبَاتِ الْخَالِصَةِ تَقَرُّ لَا يَزَالُ أَهْلُ
 الْإِسْلَامِ فِي سَائِرِ الْأَقْطَارِ وَالْمَدَنِ
 الْكِبَارِ يَجْعَلُونَ يَوْمَ الْمَوْلِدِ الْبَدِيعَةِ
 وَالْمَطَرِ الْمُسْتَمَلَةِ عَلَى الْأُمُورِ الرَّفِيعَةِ
 وَيَتَصَدَّقُونَ فِي لَيْلِ الْبَدِيعَةِ بِالذَّخْرِ الْقُدُّوسِ
 وَيُطَهَّرُونَ السُّرُكُوتَ وَيَزِيدُونَ فِي
 الْمُبَارَاتِ وَيَعْتَنُونَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ
 الْكَرِيمِ وَيُطَهَّرُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلِّ
 فَضْلٍ عَجِيبٍ بِحَيْثُ قَدْ كَانَ جُزْبٌ كَمَا قَالَ
 الْحَزْرِيُّ مِنْ خَوَاصِهِ أَنَّهُ أَمَّا فِي ذَٰلِكَ
 الْعَامِ وَيُشْرَى لِأَجْلِ نَبْلِ الْمُرَكِّمِ - انْتَهَى
 كَلَامُ الْقَارِي - وَقَالَ مَوْلَانَا الْمُحَدِّثُ
 الْمُفْتِرِيُّ تَفْسِيرُ اسْمِهِ بِرُوحِ الْبَيِّنَاتِ
 فِي سُورَةِ الْفَتْحَةِ وَمِنْ تَعْظِيمِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَلُ الْمَوْلِدِ الْحَقِّ وَقَالَ
 شَيْخُ الْمَشَائِخِ مَوْلَانَا شَاةُ وَلِيِّ اللَّهِ
 الْمُحَدِّثِ الدَّهْلَوِيِّ فِي رِسَالَتِهِ الْمُسَمَّيَةِ
 بِفَيْضِ الْحَرَمَيْنِ وَكُنْتُ قَبْلَ ذَٰلِكَ
 بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولادت کی راتوں کو عید بناوے۔ اور
 ملا علی قاری رحمہ اللہ اپنی کتاب سور والو
 میں تحریر فرماتے ہیں فرمایا ہمارے شیخ
 المشائخ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ نے
 کہ بیشک اس طریقہ معمول پر مجلس میلاد
 کی صل قرون تلمثہ میں نہیں پائی جاتی اور
 بعد قرون ثلاثہ نیک ارادوں اور خالص
 نیتوں سے یہ مجلس شروع ہونی پھر ہمیشہ
 اہل اسلام تمام دنیا اور بڑے بڑے شہروں
 میں اس مجلس کو بہت کچھ خیر و خیرات کے
 ساتھ کرنے لگے اور آپ کے ذکر میلاد کی
 بہت کچھ خوشی مناتے ہیں اور بوجہ اس کے
 انہر بہت کچھ برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے
 (اور بعینہ اسی قول سخاوی رحمہ اللہ
 کو شیخ رحمہ اللہ نے مدارج النبوة میں
 نقل کیا ہے)۔ اور مولانا محدث مفسر
 السبیل حقی اندلسی رحمہ اللہ علیہ اپنی تفسیر
 روح البیان میں بیچ تفسیر سورۃ الفتح کے زیر قلم
 فرماتے ہیں کہ غلہ آپ کی تعظیم کے مجلس میلاد کا مستفاد
 کرنا بھی ہے۔ اور شیخ المشائخ مولانا شاہ
 ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے رسالہ
 فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ زیارت
 شہداء سے پہلے راوی احمد سے پہلے حضرت کی راتوں

فِي يَوْمٍ وَلَدَتْهُ وَالنَّاسُ يَكُونُونَ عَلَيْهِ
 صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُونَ
 إِذْ هَا صَاتَتْ لَنِي ظَهَرَتْ فِي وَلَدَاتِهِ
 صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمُشَاهِدِينَ
 صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَعْثَتِهِ صَلَواتُ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ النُّوَارَ اسْطَعَتْ
 دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا أَقُولُ إِنِّي أَذْكُرُهَا
 بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا أَقُولُ أَذْكُرُهَا
 بِبَصَرِ الرُّوحِ فَقَطُّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ كَيْفَ
 كَانَ الْأَرَبَيْنِ هَذَا وَذَا لَكَ فَنَامَلْتُ
 تِلْكَ الْأَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قَبْلِ الْمَلَائِكَةِ
 الْمُرْكَبِينَ بِأَمْثَالِ هَذِهِ الْمَشَاهِدِ وَبَلَمَلْتُ
 هَذِهِ الْمَجَالِسَ فَرَأَيْتُ بِجَانِبِ النُّوَارِ
 الْمَلَائِكَةَ النُّوَارَ الرَّحْمَةَ - انتهى -

دن مکہ معظمہ میں تھا وہاں کے لوگ کثرت
 درود پڑھ رہے تھے اور آپ کے ان معجزات
 ذکر ہو رہا تھا جو وقت ولادت رسول اللہ
 صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور قبل نبوت آپ کے
 ظہور میں آئے تھے جسکو اصطلاح میں
 ارماس کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ
 روح کی آنکھوں سے یا جسم کی آنکھوں سے
 بہت سے نور اچانک چمکتے دیکھے جب
 میں سوچا تو معلوم ہوا کہ وہ نور ان
 فرشتوں کے تھے جو ایسی سترک مجلسوں
 میں حاضر رہنے پر مقرر کئے گئے ہیں۔
 اور ان فرشتوں کے گرد میں نے
 رحمت کے فرشتوں کے انوار
 کو دیکھا۔ فقط

اور یہ نور اظہر من الشمس ہے کہ مکہ معظمہ میں ایسی کوئی مجلس مولد شریف نہیں
 ہوتی کہ جو قیامِ تعظیمی اور لغت خوانی اور غود سوزی وغیرہ دیگر اوضاع محفل شریفیہ
 کہ جنکے استیجاب پر فتویٰ جمیع علماء و فضلاء مکہ معظمہ اور مفتیان مذاہب اربعہ کہ جو
 درج آخر سالہ ہذا ہے شاہد عدل خالی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کا قول
 استیجاب اس مجلس متعاملہ حرمین مکرمین میں گذر ہی چکا

اب یہاں سے غور کر نیکام مقام ہے کہ اگر یہ قیام وغیرہ کہ جو محفل نہا میں نہ ہو
 بدعت ہوتا تو ایسی محفل میں نزول ملائکہ اور انوار رحمت کا کیا کام تھا۔ اور کلام
 شیخ المحمّدین والمفسرین قدوة الاصفیاء والمحققین شیخ عبدالمقصد محدث دہلوی علیہ
 الرحمۃ ہی استیجاب واستحسان جمیع اوضاع و اطوار متعاملہ اہل حرمین شریفین زاد

شرفاً و تعظیماً پر محفل میلاد شریف میں کہ مجملہ کے قیام بھی ہے صراحتہً دال ہے۔ چنانچہ
 علاوہ عبارات سخاوی علیہ الرحمۃ مولانا ممدوح اپنی کتاب مدارج النبوة کی دوسری جلد
 میں بدینطور تحریر فرماتے ہیں۔ ”و عمل اہل مکہ برین است و زیارت کروں ایساں موضع
 ولادت شریف را درین شب و خواندن مولود و آنچه از آداب و اوضاع آلت است در شب
 و روز دہم۔“ انتہی۔ پھر جب استجاب مجلس مذکور میں استجاب جمیع اوضاع ثابت تو استجاب قیام میں
 کیا شک باقی رہا۔ ہاں البتہ اگر محفل نہ اہیں از نکاب اُن امور کا کہ جو شرعاً مطلقاً
 ممنوع و ناروا ہیں مثل استعمال آلات محرمہ ڈھولک ستار وغیرہ یا از نکاب افعال
 محرمہ و ہبہ مثل تال مسرگمری اور مانند ندائی ہر کس و نا کس ریش و پروت بریدہ
 تارکان جماعت و صلوات جمود استماع لغات اطفال امارہ موجب شرور و فتنہ
 بلا ارادہ ہدایت کیا جاوے تو علماء دین متین پر بدین صورت واجب ہے کہ
 عوام کالانعام کو محفل نہ اہیں حاضر ہو کر دوزخ و مشکفل امور و مشرور و محفل سنجہ نہ انکار
 ان امور مکروہہ سے بطور بیان کرنے آداب محفل نہ اہ کے بیان ذکر ولادت شریف سے
 پہلے بند ترجیح تام برفق و ملاطفت تمام منع کر دے نہ کہ براسہ افعال مستحبہ متعالہ
 بزم شریف کو بھی۔ کسوا سطلے کہ چونکہ برائی ان افعال کی اظہار من الشمس ہے۔
 چنانچہ باب دوم میں در بیان آداب محفل شریف قبالہ ان امور مذکور کی بموجب
 احادیث صحاح بتفصیل تمام مذکور ہو چکے۔ اور نیز توجہ فرمائی حضور پر نور صلی علیہ
 رب العصور بھی بہمت بزم نہ ا منظنون و محفل چنانچہ تحقیق اس مدعا کی تفصیل تام
 انشاء اللہ عنقریب بیان کیا جاوے گی لہذا بدین صورت نہ منع کرنا علماء دین کا
 عوام الناس کو محفل نہ اہیں از نکاب ان امور سے گویا پل نہ کرنا مارا صلی حضور صلی
 علیہ رب العصور کا ہے۔ تو ذہا لہ منہ۔ چنانچہ کتب علماء متقدمین سے بھی چونکہ
 انہوں نے کہیں بعض جہاں کو محفل نہ اہیں مرکب ان قبالہ کا دیکھا ہے انکار
 انہی قبالہ کا پایا جانا ہے نہ براسہ انکار جملہ امور مستحبہ متعالہ محفل شریف و بزم
 لطیف مولد رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا

كَمَا قَاتَلَ عَلَى الْقَارَى فِي مَوَدِّ الرُّومِ فِي
مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَّا بَيْدَهُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْهَوَاءِ فَهُمَا
فَيُتَّبَعِي أَنْ يُقَالَ إِنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ
مُبَاحًا لِعَيْنِ السُّرُورِ فَلَا بَأْسَ بِالْحَاقِمِ
وَمَا كَانَ حَرَامًا وَمَلُوكًا مُتَمَتِّعًا بِهَا
وَقَالَ الْقِسْطَلَانِيُّ وَلَقَدْ أَطْلَبَ ابْنُ
الْحَاجِجِ فِي الدَّخْلِ فِي الْإِنْكَارِ عَلَى مَا
أَخَذَتْهُ النَّاسُ مِنَ الْبِدْعِ وَالْأَهْوَاءِ
وَالْخُذْلُوعِ بِالْأَلَاةِ الْحَرَمَةِ عِنْدَ حَجَلِ
الْمَوْلَى الشَّرِيفِ فَآلَهُ تَعَالَى بَيْتُهُ
عَلَى قَصْدِ الْحَجَّيْلِ رَحِمَهُ

ملا علی قاری رحمہ اللہ اپنے رسالہ مورد الزی
 میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس ذکر میلاد
 میں سماع لہو وغیرہ امور حرام و مکروہ ہے
 بجز لازم ہے اور جو امور مباح اور موجب
 فرحت و سرور ہیں انکا کوئی حرج نہیں
 چنانچہ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابن
 الحاج محدث رحمہ اللہ نے مدخل میں ان
 بدعتوں پر سخت انکار کیا ہے جو لوگوں نے
 مجلس ذکر میلاد میں داخل کر لی ہیں جیسے
 آلات محرمہ کے ساتھ وقت ذکر ولادت
 گانا بجانا۔ اللہ انکو جزا سے خیر کرے۔

اور فرمایا مولانا المحقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بیچ مارچ النبؤ
کے۔ ویر خجائند است مابل مولایندرا کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور
کنند و بذل اموال نمایند۔ یعنی البولہب کہ کافر بود و قرآن ہندومت و سہ نازل
شدہ چون بسر و میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بذل شیر جاریہ و سہ بھیتاں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزا دادہ شد تا حال مسلمان کہ ملو است بھیت و سرور
و بذل مال در طریق و سہ چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز
تغنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقہ اتباع نگردو۔ انتہ

اور جلد ثانی شامی میں ہے کہ فیج ترمذی
مجلس مولو و شریف کی ہے منبر و پر
مع سامان گانے بجانے اور کھیل کود کے
اور پھر اس سے مقصود یہ توایہ تھا پڑھنا

لَكَ فِي جُلْدِ الثَّانِي مِنْ رَدِّ الْمُحْتَارِ
الْمَشْهُورِ بِالشَّاهِدِ وَأَقْبَمِ مِنَ التَّنْذِرِ
بِقِرَاءَةِ أُمُوكَ فِي الْمَنَامِ بِمَعْنَى التَّهْنِئَةِ
عَنِ الْخِزْيَانَةِ وَالْعَيْبِ وَرَجَاءِ تَوَاتُرِ

ذَٰلِكَ الرَّحْمَنُ الْمَصْطَفَىٰ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | خدمت حضور میں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے بھی انکار انہیں امور عجیبہ مصرحہ قرآن و حدیث اور مذہب علماء و مجتہدان ملت یعنی تال و سر و گنگرے وغیرہ امور تشابہ انہیں امور رویہ کا پایا جاتا ہے نہ کہ انکار نفس مولد شریف اور قیام عظمیٰ وغیرہ امور ثابتہ بقران و حدیث و تعال و تعارف علماء ملت اور اصحاب مذہب کا۔ چنانچہ حضرت نے اکتوب ہفتاد و دوم جلد سوئم مکتوبات حضرت ممدوح سے واضح اور لالچ ہے کہ مکتوب مذکور میں حضرت موصوف بدینطور تحریر فرماتے ہیں۔ و اگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود۔ در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و در قصائد لغت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغیر حروف قرآن است و التزام رعایت مقامات نغمہ و تروید صوت ہاں بطریق الحان یا تصفیق مناسب آنکہ در شعر نیز غیر مباح است۔ اگر بر نیچے خوانند کہ تحریف در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکورہ متحقق نگردد و آنرا ہم بغرض صحیح تجویز نہایند چه مانع است۔ انتہی۔ اور مکتوب ۲۷۳ جلد اول میں بھی حضرت مجدد الف ثانی نے نہ اہل مولود کو مشترک لکھا ہے نہ مبتدع بلکہ ایک ایسی طرز خاص پر محب مقتضاء وقت مصلحت انکار فرمایا ہے کہ جملے سب سے رنگ و ہنگ سماع و آلات و اوضاع موسیقی اس محفل شریف سے مطلقاً اٹھ جاوے تاکہ جہاں کبار و محرمات کے مرکب ہو کر مستحل کبار کے نہو جاویں۔ چنانچہ فرماتے ہیں و مبالغہ فقیر دریں باب بحجت مخالفت طریق خود است۔ اور نیز یہ امر مطالعہ دیگر رفعات شیخ ممدوح سے زیادہ تر واضح ہے کہ شیخ موصوف سماع سے کس قدر متنفر ہیں۔ نہ کہ انکار نفس مولد چنانچہ یہ بات عبارت رفیعہ منقولہ سابقہ حضرت ممدوح سے بنایت درجہ و صنوحہ کسوسطے کہ فرماتے ہیں در نفس قرآن خواندن بصورت حسن و در قصائد لغت خواندن چه مضائقه است۔ چه مضائقه است مطالعہ ہر دو مکتوبات مذکور سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہمیں نہی قبیح یعنی بر عایت تال و سر و گنگری معذور ہو لک ستار اس امر شریف کو کسی گروہ ناشائستہ نے زمانہ حضرت موصوف میں

رواج دیا ہوگا اور باوجود کجہانے علماء کے ارتکاب ان امور سے باز نہ آیا ہوگا
 کہ اسکے ذریعے اور خوف زدہ ہو کر بحسب کثرت محبت سنت و فقہ حنفیہ آگے عبارت
 مذکور کے بدین طور تحریر فرماتے ہیں۔ "مخدوم انجاء فقیر میرسد تاسدیں باب مطلقاً کہتے ہیں۔
 بوالہوساں ممنوع نہیں کروند اگر اندک تجویز کروند تجویز بہ بسیار خواهد شد قلیلہ تقضی الی کثیرہ
 قول مشہور است۔ والسلام۔ اور بیشک جسوقت عوام کالانعام امور محرکہ و مکروہ
 کو بوسیہ کسی امر نیک کے حلال یا سہل جاننے لگیں یا خوف استحلال محرمات و مکروہات
 محرمات و مکروہات مثل ڈھولک ستار تال سرگٹکری اونکی عادات سے مفہوم
 ہوا اسوقت علماء پر کہ طیب باطنی اور حکماء روحانی ہیں مانند طیب بدنی کی کہ
 بعض اوقات بخوف ترقی و شدت مرض بعضے اعضا کو کہ جتنکے ساتھ امور ضروری اور
 حاجات الابدی متعلق ہیں کاٹ ڈالنا ہے لاریب ہر اسہ اول امور مستحبہ و مستحسنہ
 اور مباحہ سے بھی ہاوں امور قبیحہ کے منع کرے مگر اسوقت کہ جب ازالہ ان محرمات
 و مکروہات سے بغیر ترک کرنے ان امور مستحبہ و مستحسنہ کے بالکل باپوس ہو جاوے نہ کہ
 ابتداءً مثل طیب بدنی کے کہ ازالہ مرض سے ساتھ دیگر معالجات کے جب مطلقاً باپوس
 ہو جاتا ہے جب لاچار آخر الامر کاٹنے اس عضو فاسدہ۔ کامرکب ہو رہا ہے نہ کہ
 ابتداءً اقتدا کر نیکر ساتھ عالیشانہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے حسب
 عورتوں کا جماعت کے واسطے مساجد میں آنا موجب فساد اور استحلال محرمات و کجیا
 ایک طرز خاص پر انکو حضور جماعت سے منع فرمادیا تھا۔

چنانچہ بخاری شریف میں ہے حضرت
 یحییٰ فرماتے ہیں فرمایا عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے اگر دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان باتوں کو جو عورتوں نے
 اختیار کی ہیں البتہ تاکید انکو مسجد میں
 آنے سے منع فرمادیتے جیسے بنی ہاشم

کَمَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى
 ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ لَوِ ادْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ
 الْمَسْجِدَ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 فَقُلْتُ أَوْ مَنَعَنَ قَالَتْ لَعَمْرُؤِ يَتْرُكُهُنَّ

الْكَاكِبُ الدَّرَارِيُّ لَكُمْ وَمَا فِي حَتَّى هَذَا
الْحَدِيثِ وَقَالَ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ
لَا يَنْبَغِي لِلنِّسَاءِ أَنْ يَخْرُجْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ
إِذَا حَدَّثَتْ فِي الزَّمَانِ الْفَسَادِ

عورتوں کو مسجد سے منع کر دیا تھا حضرت
یہ بھی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا بنی ہرمل
کی عورتیں منع کر دی گئی تھیں۔ فرمایا ہاں۔
اگر مانی مخرج بخاری میں اس حدیث کی شرح

اس طرح فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس امر پر کہ وقت خوف فتنہ و فساد
اہل زمانہ عورتیں مسجد میں نہ آویں۔

چنانچہ بموجب اسی حدیث اور دیگر احادیث کے کتب فقہ میں لکھا ہے کہ عورتیں
نماز کو مسجد میں نہ آویں۔

كَمَا فِي الْكَثَرِ وَلَا يَحْضُرُونَ الْجَمَاعَاتِ
وَفِي الْحَدَاثِ وَيَكْرَهُ كَهْنُ حُضُورِ الْجَمَاعَاتِ
وَدُرِّكُنِي الْكَفَايَةُ أَنَّ الْفَتَوَى الْيَوْمَ عَلَى
الْكِرَاهَةِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا لِقَوْلِ الْفَسَادِ

کنز میں ہے اور عورتیں جماعت سے
نماز پڑھنے کو نہ آویں۔ اور ہدایہ میں ہے
کہ مکروہ تحریمہ ہے عورتوں کا جماعت سے
نماز پڑھنے کو مسجد میں آنا۔ اور کفایہ میں

سب کچھ لکھا کہ آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ فتویٰ اس زمانہ میں اسی پر ہے کہ تمام نمازوں
کے لئے عورتوں کو مسجد میں آنا مکروہ تحریمہ ہے بوجہ فساد اہل زمانہ کے۔

اور بصورت عدم وجود از تکاب محرمات و مہلک تبار و غیرہ اور محدومیت خوف
استحلال محرمات ایسے امور شریفہ ثابتہ بقرآن و حدیث بعضہا بعبارت النص وبعضہا
بإشارة النص سے بدعت سیئہ قرار دیکر منع کرنا لاریب مانع خیر بنتا ہے اور مانع
خیر سے بڑھکر اور کونسا شفی ہوگا کہ جسکے بیان برائی میں معہ بیان بھلائی صاحب خیر
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں۔

أَخْرَجَ ابْنُ مَلْجَةَ عَنْ ابْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ مَعَالِيْقُ الشَّرِّ
وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ مَعَالِيْقُ الْخَيْرِ

ابن ماجہ میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مے کہ بعض آدمی کھولنے والے ہیں دروازوں
بھلائی کے اور بند کرنے والے دروازوں بھلائی کے

فَطَوَّيْتُ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَقَاتِي الْخَيْرَ
عَلَى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَقَاتِي
الشَّرَّ عَلَى يَدَيْهِ وَفِيهِ نِيَّ رَوَايَةُ أُخْرَى
عَنْ سَهْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا الْخَيْرُ خَرَاتِينُ وَلَوْلَا
الْخَرَاتِينُ مَقَاتِي فَطَوَّيْتُ لِصَلَاةٍ جَعَلَهُ
اللَّهُ مَقَاتًا لِلْخَيْرِ وَمَقَاتًا لِلشَّرِّ وَقِيلَ
لَصَلَّى جَعَلَهُ اللَّهُ مَقَاتًا لِلشَّرِّ وَمَقَاتًا
لِلْخَيْرِ أَتَقُولُ -

اور بعض اسکے برخلاف خوشخبری ہو جو
اُس شخص کو جسکے ہاتھوں کو اللہ بھلائی
کا کھولنے والا بناوے اور ویل ہو جو
اُس شخص کو جسکے ہاتھوں کو برائی کا
کھولنے والا بنا یا جاوے اور اسی کے
ہم معنی دو سمری حدیث حضرت سہل
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے -

دیکھو صحابہ اور فقہائے توفیر کثیر
کے ساتھ میں اگر کوئی برائی بھی دیکھی ہے
تو بخوف لزوم انکار غیر اس برائی کے منع کرنے میں بھی تامل کیا ہے -

كَأَنَّ الْمَضْمَرَاتِ فِي بَابِ الْعِيْدَيْنِ
وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ الْعِيْدِ وَرَكِبَ مَعَهُ
سِتُونَ أَوْ سَبْعُونَ شَيْكًا مِنْ مُلُوكِ
الْحَرَبِ وَكَبُرَ أَهْمُهُمْ وَكَانُوا فِي طَرِيقِ
الْمَصَلَةِ يَكْبُرُونَ فَرَأَى رَجُلًا يَصِلُ قَبْلَ
صَلَاةِ الْعِيْدِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيْدِ فَلَمَّا آتَا صَلَّيْتُ
قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ لَا تَقُولُ
فَقَالَ خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ
قِيلَ فِيهِمْ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَهْجُو عَبْدًا أَوْ يَهْجُو
وَفِي ذَلِكَ الْخِتَارُ وَلَا يَنْقَلِبُ قَبْلَهُمْ

باب العیدین مضمرات میں ہے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ
آپ عید کے دن سوار تشریف لیا ہے
تھے اور آپ کے ساتھ ساٹھ یا ستر بزرگ
رؤسائے عرب سے تھے اور سب تکبر و تکبر
ساتھ رطب اللسان اسی حالت میں
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص
کو قبل نماز عید نماز پڑھتا دیکھ کر فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز عید سے
پہلے کوئی نماز نفل نہیں پڑھا کرتے تھے
عرض کیا گیا پھر آپ کیوں نہیں منع فرما
فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ میں اس آیت کا
مصدق نہ بن جاؤں اَرَأَيْتَ الَّذِي يَهْجُو عَبْدًا

وَكُنَّا لَا نَقْلُ بَعْدَ مَا فِي مَصَلٍّ هَافًا لَمْ نَكُنْ
عِنْدَ الْعَامَةِ وَإِنْ يَسْتَقِلُّ بَعْدَهَا فِي
الْبَيْتِ جَازِلٌ يَنْدُبُ النَّفْلُ بِأَرْبَعٍ
وَهَذَا الْفَخَّاصُ أَمَّا الْعَوَامُ فَلَا يَمْنَعُونَ
مِنْ تَكْبِيرٍ وَلَا تَقْلِيلٍ أَصْلًا لِقَوْلِهِ رَغِبُوا
فِي الْخَيْرَاتِ لِأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
نَازِي رَجُلًا يَصِلُ بَعْدَ الْعِيدِ فَيَقِيلُ أَمَّا
مَنْعُهُ يَا أَمِيرًا مُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَخَافُ
أَنْ أَدْخُلَ بَحْتِ الْوَعِيدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
أَرَأَيْتَ الَّذِي يَغْفِي عَبْدًا إِذَا صَلَّى انْتَهَى
مُخْتَصَرٌ لِبَقْدَرِ الْحَاجَةِ وَفِي الْجَمْعِ
عَنْ تَحْلُوقِ أَنْ كَسَانِي الْعَوَامُ إِذَا صَلَّوْا
الْجَمْعَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لَا يَمْنَعُونَ
لَا تَحْمِلُ إِذَا مَيَّعُوا أَنْزَلُوهَا. انْتَهَى.

یعنی اے ہمارے محبوب تو نے اس شخص
کو دیکھا کہ جو نماز پڑھتے کو منع کرتا ہے۔
اور در مختار میں ہے کہ عید کے دن قبل نماز
عید کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ اور
عید گاہ میں بعد نماز عید عام علماء کے
نزدیک یہ امر مکر وہ ہے ہاں گھر اگر اگر
چار رکعت پڑھے تو مستحب ہے مگر یہ
حکم خاص لوگوں کے واسطے ہے عوام گھر
پڑھیں یا راستہ میں آواز سے تکبیر کہیں تو
انکو منع نہ کرنا چاہیے اس واسطے کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے منع فرمانے سے احتراز
کیا تھا۔ اور جنہیں میں ہے جس علماء علوی
رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں نماز میں سستی
کر نیوالے لوگوں کو اگر وہ طلع آفتاب کے وقت
بھی پڑ میں منع نہ کرنا چاہیے اس واسطے کہ پھر وہ مطلقاً نماز صبح کو چھوڑ ہی دینگے۔

اور عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حلیۃ النذیر
طریقہ محمدیہ کے بیان خلق اثنائیسویں میں جسکا نام فتنہ رکھا ہے۔ اخلاق یہود و نصاری
سے جو مسلمانوں میں رائج ہو گئے ہیں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بخل ان اخلاق
کے ایک یہ بھی ہے کہ جو لوگ خوبی اور عمدگی کے ساتھ عبادت نہیں ادا کر سکتے البتہ ایسی
سختی کرنا کہ سرے سے عبادت کو ہی چھوڑ بیٹھیں۔ بعد اُسکی مثال میں علامہ جس
الدین علوی رحمۃ اللہ والی روایت جو جنہیں سے نقل ہو چکی بحوالہ مصنف شرح زیقہ
علامہ امام اجل زہد علیہ السلام حال الدین محبوبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرما کر
محرر فرماتے ہیں۔

وَمِنْ هَذَا نَحْنُ النَّاسِ عَنِ الصَّلَاةِ
الرَّغَائِبِ بِالْجَمَاعَةِ وَصَلَاةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَنَحْذِرُكَ وَإِنْ صَرَّحَ الْعُلَمَاءُ بِهَا
لَكِرَاهَةِ يَأْجِمُاعَةٍ فِيهَا لَا يَهْتَفِي بِذَلِكَ
لِلْعَوَامِ إِثْلًا لِقَوْلِ رَغْبَتُهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ
وَقَدْ اختلف العلماء في ذلك فصريح
ابن الصلاح ومن أئمة الشافعية و
هو من كبار المحدثين رحمه الله تعالى
بعدد الكراهة وصنف في
جوازها جماعة من المتأخرين فابقوا
العوام راغبين في الصلوة اقل من
تغيرهم منها وفي الغالب اختلفوا
لَمْ يُصَلُّ هَذَا لَكَ جَلَسُوا فِي السَّاجِدِ
لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةَ أَوَّلِ
جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ
يُحَدِّثُونَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا الْمَكْرُوهَةِ وَبِمَا
ذَهَبُوا إِلَى مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْإِتِّهَامِ
فِي الشَّهَوَاتِ وَالْغَفْلَاتِ وَمِنْ هَذَا
الْقَبِيلِ نَحْنُ النَّاسِ عَنْ حُضُورِ حَالِيسِ
الَّذِي كَرِهَ بِالْجَمْعِ وَالنَّشَادِ اشْتِعَارِ
الصَّالِحِينَ وَإِنْ صَرَّحَ فَقَدْ اختلفوا
بِكِرَاهَةِ الْجَمْعِ بِالَّذِي كَرِهَ أَنَّ أُمَّةَ الشَّاهِدِ
كَالْمَوَدِيِّ وَغَيْرِهِ قَائِلُونَ بِالسُّتُخْبَابِ

اور اسی قسم سے ہے جماعت سے صلوة رفا
اور صلوة لیلۃ القدر اور مثل اسکی دوسری
نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنے سے
منع کرنا اس واسطے کہ اگرچہ جماعت سے
نوافل پڑھنے کو (خصوصاً عام بلا سے
اور شہرت کے ساتھ) علماء نے مکروہ کہا
مگر اگر بلا تداعی و شہرت اگر لوگ جماعت
پڑھیں اس زمانہ میں ممانعت کا فتویٰ
دینا مناسب نہیں تاکہ انکی رغبت بہلانی
سے کم نہ ہو جاوے اس واسطے کہ بغیر اذان
و تکبیر اور عام بلاوے کے علاوہ تراویح
جماعت سے سنت نفل پڑھنا مختلف ہے
مسئلہ ہے۔ ابن صلاح جو اکابر محدثین
شافعیہ سے ہیں بلکہ امامت جابر فرما
ہیں اور جواز جماعت نوافل میں شافعیین
حنفیہ نے بہت سے رسالے لکھے ہیں
لہذا عوام کو نوافل کے جماعت سے
روکنا اور انکو ایسے کار خیر سے نفرت دلانا
مناسب نہیں اس واسطے کہ بسا اوقات
و یکجا ہے جب شبیہ نہ اور جماعت نفل سے
روکے جاتے ہیں تو نہ علیحدہ نوافل پڑھنا
ہیں نہ ورد وظیفہ یا تلاوت قرآن اور پھر
شب شعبان یا لیلۃ القدر اور تائیسون شب

ذَلِكَ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْتَهَى الْعَوَامُ عَمَّا
تَقُولُ بِهِ أُمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَمِنْ هَذَا
الْقَبِيلِ يَنْتَهَى الْعَوَامُ عَنِ الْمَصَافِحَةِ بَعْدَ
صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ بَعْضُ
الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ صَرَّحَ بِالْكُرْهِيَّةِ
فِي ذَلِكَ إِذْ عَابَرُوا بِإِدْعَاءِ مَعْنَى
دَاخِلٍ فِي عَمُومِ سُنَّةِ الْمَصَافِحَةِ مُطْلَقًا
فَلَا يَنْبَغِي إِلَّا جَرْدُ التَّخْيِصِ بِالْوَقْتَيْنِ
الْمَذْكُورَيْنِ فَيَقْتَضِي إِبْتِدَاءَ ذَلِكَ
وَصَرِّحُوا فِي كِتَابِهِ الْأَذْكَارُ وَعَيْنُهُ
مِنَ الشَّرَافِيَّةِ بِأَنَّهَا فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ
بِدْعَةٌ مَبَاحَةٌ فَلَا يَنْبَغِي لِلْوَأَعِظَاوِ
الْمُدْرِسِينَ أَنْ يَنْتَهَى الْعَوَامُ عَمَّا أَتَى بِجَوَازِهِ
بَعْضُ أُمَّةِ الْإِسْلَامِ وَمِنْ هَذَا الْقَبِيلِ
زِيَادَةُ الْقُبُورِ وَالتَّبَرُّكِ بِضَرْمِ الْأَوَّلِ
وَالصَّلَاحِينَ وَالنَّذْرُ لَهُمْ مُعْلَنٌ ذَلِكَ
عَلَى حُصُولِ شَفَائِهِ وَقَدْ دُومَ غَائِبٌ
فَإِنَّهُ جَازِعٌ عَنِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْحَادِثِينَ
لِقَوْلِهِمْ كَمَا قَالَ لِفَقِيهَائِهِمْ دَفْعَ
الزَّكَاةِ لِفَقِيرٍ وَسَمَّاهَا قَرْضًا صَحَّحَ لَا
الْعَبْرَةَ بِالْمَعْنَى لَا بِاللَّفْظِ وَكَذَلِكَ
الصَّدَقَةُ عَلَى لَعْنَةِ هَيْبَةٍ وَالْهَيْبَةُ
لِلْفَقِيرِ وَمَنْ دَفَعَهَا وَقَدْ صَرَّحَ الشَّيْخُ

ادواول شب جمعہ رجب کو مسجدوں میں اکٹھے
ہو کر دنیوی باتوں میں مشغول ہو جاتے
یا آتش بازی چلانے میں اور اسی قسم
ہے لوگوں کو ذکر چہر اور سنت خوانی کی مجلسوں
سے روکنا اس واسطے کہ اگرچہ فقہاء حنفیہ نے
بلند آواز سے ذکر چہر کو مکروہ لکھا ہے۔
اس واسطے کہ ائمہ شافعیہ مثل امام ندوی
علیہ الرحمۃ وغیرہم کی (اور نیز بعض حنفیہ)
ذکر چہر اور مجلس لغت خوانی کو مستحب جانتے
ہیں بوجہ ثابت ہونے ذکر چہر اور لغت خوانی
کے مساجد میں بوجہ احادیث صحیحہ۔
لکن اگر اس طرح مصافحہ کرنے سے بعد نماز
فجر و عصر عوام کو روکنا ہے اس واسطے کہ
اگرچہ بعض حنفیہ نے اس خصوصیت کے
ساتھ بدعت سمجھ کر مکروہ لکھا ہے مگر مطلقاً
مصافحہ کرنا جو سنت ہے اگر عقیدہ ان
دو وقتوں کی قید کو عادت سمجھا جاوے
تو مستحب تو پھر اس مصافحہ کے بھی سنت
ہونے میں کیا کلام ہے۔ حالانکہ امام ندوی
شافعی علیہ الرحمۃ وغیرہ علماء نے دونوں
وقتوں کی تخصیص کو بھی بدعت مباحہ
قرار دیا ہے لہذا ایسے امور خیر سے جنگو
بعض اہل اسلام نے جائز رکھا ہے

وَمِنْ هَذَا نَحْنُ النَّاسِ عَنِ الصَّلَوَاتِ
الرَّغَائِبِ بِالْجَمَاعَةِ وَصَلَوَاتِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَنَحْنُ ذَلِكَ وَإِنْ صَرَّحَ الْعُلَمَاءُ بِهَا
لَكِنَّهُمْ يَأْجِزُونَ فِيهَا لَا يَهْتَمُّونَ بِذَلِكَ
لِلْعَوَامِ لِأَنَّهُمْ لَا يُقِلُّ رَغْبَتَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ
وَقَدْ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي ذَلِكَ فَصَرَّحَ
ابْنُ الْمُبَارَكِ مِنْ أُمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ وَ
هُوَ مِنْ كِبَارِ الْمُحَدِّثِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
بِعَدَمِ الْكُرَاهَةِ وَصَنَّفَ فِي
جَوَازِهَا جَمَاعَةً مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ وَابْتَقَاءَ
الْعَوَامِ رَافِعِينَ فِي الصَّلَاةِ أَوَّلِي مِنْ
تَفْصِيلِهِمْ مَعَهَا فِي الْغَالِبِ أَهْمُ ذَلِكَ
لَمْ يُصَلُّ هَذَا لَكَ جَلَسُوا فِي الْمَسَاجِدِ
لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةَ أَوَّلِ
جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ
يَحَدِّثُونَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا الْمَكْرُوهَةِ وَبِمَا
ذَهَبَ إِلَى مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْإِتِّهَامِ
فِي الشَّهَوَاتِ وَالْغَفَلَاتِ وَمِنْ هَذَا
الْقَبِيلِ هُمُ النَّاسُ عَنْ حُضُورِ حُجَّالِيسِ
الَّذِينَ يَأْتِيهِمْ وَلَا تَشَاءُ اسْتِعَارَ
الصَّالِحِينَ وَإِنْ صَرَّحَ فَقَدْ اخْتَلَفَ
بِكُرَاهَةِ الْحُجَّهِ بِالَّذِينَ كَرِهُوا أَنْ يَمُتُوا الشَّاهِدِينَ
كَالْمُؤَدِّي وَغَيْرِهِ قَائِلُونَ بِالسُّتُخْبَابِ

اور اسی قسم سے ہے جماعت سے صلوة رفا
اور صلوة لیلۃ القدر اور مثل اسکی دوسری
نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنے سے
منع کرنا سوا سطلے کہ اگرچہ جماعت سے
نوافل پڑھنے کو (خصوصاً عام بلا سے
اور شہرت کے ساتھ) علماء نے مکروہ کہا
مگر اگر بلا تداعی و شہرت اگر لوگ باجماعت
پڑھیں اس زمانہ میں ممانعت کا فتویٰ
دینا مناسب نہیں تاکہ انکی رغبت بہلانی
سے کم نہ ہو جاوے سوا سطلے کہ بغیر اذان
و تکبیر و دعاء بلا و س کے علاوہ تراویح
جماعت سے سنت نفل پڑھنا مختلف ہے
مسئلہ ہے۔ ابن صلاح جو اکابر محدثین
شافعیہ سے ہیں بلا کر امت جائز فرما
ہیں اور جماعت جماعت نوافل میں شریحین
حنفیہ نے بہت سے رسالے لکھے ہیں
لہذا عوام کو نوافل کے جماعت سے
روکنا اور انکو ایسے کار خیر سے نفرت دلانا
مناسب نہیں سوا سطلے کہ بسا اوقات
و کجا ہے جب شبیہ نہ اور جماعت نفل سے
روکے جاتے ہیں تو نہ علیحدہ نوافل پڑھتے
ہیں نہ و دو طیفہ یا تلاوت قرآن اور پھر
شب شعبان یا لیلۃ القدر اور شہر اسی میں شب

ذَلِكَ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَّبَعَ الْعَوَامُّ عَمَّا
تَقُولُ بِهِ أُمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَمِنْ هَذَا
الْقَبِيلِ يَتَّبِعُ الْعَوَامُّ عَنِ الْمَصَاحِفِ بَعْدَ
صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ بَعْضُ
الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ صَرَّحَ بِالْكُرْهِيَّةِ
فِي ذَلِكَ إِذْ عَمَّا بَانْدُودَةً مَعَ أَنَّهُ
دَاخِلٌ فِي عَمَلِهِمْ سُنَّةَ الْمَصَاحِفِ مُطْلَقًا
فَلَا يَنْبَغِي إِلَّا مَجْرَدُ التَّخْيِصِ بِالْوَقْتَيْنِ
الْمَذْكُورَيْنِ فَيَقْتَضِي ابْتِدَاءَ ذَلِكَ
وَصَلِّهِمْ لَوْ فِي كِتَابِهِ الْأَكْثَرُ وَغَيْرِهِ
مِنَ الشَّرَافِيَّةِ بِأَنَّهُ فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ
يُدْعَى مَبَاحَةً فَلَا يَنْبَغِي لِلْوَا عِظَاوُ
الْمُدْرِسِ أَنْ يَتَّبِعَ الْعَوَامُّ عَمَّا أَفْتَى بِمَجَرَّةِ
بَعْضِ أُمَّةِ الْإِسْلَامِ وَمِنْ هَذَا الْقَبِيلِ
زِيَارَةُ الْقُبُورِ وَالتَّبَرُّكُ بِضَرْحِ الْأَوَّلِيَّةِ
وَالصَّالِحِينَ وَالتَّذَرُّعُ لَهُمْ تَعْلِيلٌ ذَلِكَ
عَلَى حُصُولِ شَفَاءٍ أَوْ قُدُومِ غَائِبٍ
فَإِنَّهُ جَمَاعَةٌ عَنِ الصَّدَقَةِ عَلَى تَحَادُّثِهِمْ
لِقُبُورِهِمْ كَمَا قَالَ لَفَقَهَاءُ قِيمَنَ دَفَعُوا
الزَّكَاةَ لِلْفُقَرَاءِ وَسَمَّاهَا قَرْضًا وَجَعَلُوا
الْعِبْدَةَ بِالْمَعْنَى لَا بِاللَّفْظِ وَكَذَلِكَ
الصَّدَقَةُ عَلَى أَعْيُنِ هَيْبَةٍ وَالْهَيْبَةُ
لِلْفُقَرَاءِ صَدَقَةٌ وَقَدْ صَرَّحَ الشَّيْخُ

اور اول شب جمعہ رجب کو مسجدوں میں اکٹھے
ہو کر دنیوی باتوں میں مشغول ہو جاتے
یا آتش بازی چلانے میں اور اسی قسم
سے لوگوں کو ذکر جہر اور لغت خوانی کی مجلسوں
سے روکنا اس واسطے کہ اگرچہ فقہاء حنفیہ نے
بلند آواز سے ذکر جہر کو مکروہ لکھا ہے۔
اس واسطے کہ ائمہ شافعیہ مثل امام نووی
علیہ الرحمۃ وغیرہم کی (اور نیز بعض حنفیہ)
ذکر جہر اور مجلس لغت خوانی کو مستحب جانتے
ہیں بوجہ ثابت ہونے ذکر جہر اور لغت خوانی
کے مساجد میں بوجہ احادیث صحیحہ۔
کما تر اسطرخ مصافحہ کرنے سے بعد نماز
فجر و عصر عوام کو روکنا ہے اس واسطے کہ
اگرچہ بعض حنفیہ نے اس خصوصیت کے
ساتھ بدعت سمجھ کر مکروہ لکھا ہے مگر مطلقاً
مصافحہ کرنا جو سنت ہے، اگر عقیدہ ان
دو وقتوں کی قید کو عادت سمجھا جاوے
نہ مستحب تو پھر اس مصافحہ کے بھی سنت
ہونے میں کیا کلام ہے۔ حالانکہ امام نووی
شافعی علیہ الرحمۃ وغیرہ علماء نے دونوں
وقتوں کی تخصیص کو بھی بدعت مباحہ
قرار دیا ہے لہذا ایسے امور خیر سے جنگو
بعض ائمہ اسلام نے جائز رکھا ہے

إِنَّ الْحَجَّ الْمُبَشِّرَ الْمَكِّيَّ مِنْ أُمَّةٍ الشَّافِعِيَّةِ
 فِي قَنَاقَةٍ أَنَّ التَّنْذِيرَ لِلْوَلِيِّ لَمْ يَتَّ إِذَا
 قَصَدَ بِهَا النَّاسُ رُقْرُقَةً أُخْرَى كَأُولَ
 الْوَلِيِّ لَمْ يَتَّ أَوْ خَلْفَانِهِ أَوْ طَعَامَ الْفَقَرَاءِ
 الَّذِينَ عِنْدَ قَبْرِهِ صَوَّ التَّنْذِيرُ وَوَجِبَ
 صَرُفُهُ فِيمَا فَصَدَّ النَّاسُ إِلَى خَيْرٍ مَا
 بَسَطَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَعَالِبَ النَّاسِ فِي
 هَذَا الزَّمَانِ يَقْصِدُونَ ذَلِكَ فَيُكْمَلُ
 الْكَلَامُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَسْتَعْنِي أَنْ يَنْهَى الْوَاعِظُ
 عَمَّا قَالَهُ إِمَامٌ مِنْ أُمَّةٍ الْمُسْلِمِينَ
 بَلْ يَسْتَعْنِي أَنْ يَنْهَى عَنْهُ عَمَّا أَجْمَعَ الْأُمَّةُ
 عَلَيْهِمْ عَلَى تَحْرِيمِهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ وَهُوَ
 مَعْلُومٌ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الدِّينِ كَهَمَّةِ الزَّيْلِ
 وَالزُّكَاةِ وَالزِّيَادَةِ وَشَرْبِ الْخَمْرِ وَالظُّلْمِ
 الشُّبُوحِ بِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَالظُّلْمِ وَالْمَكْسِ
 وَغَضَبِ الْأَمْوَالِ وَالْمَصَادِرَاتِ بِغَيْرِ
 حَقٍّ وَالْخِيَانَةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْإِجَارَاتِ
 وَرِشْوَاتِ الْقَضَاةِ وَالْأَمْرَاءِ وَالتَّكْبِيرِ
 وَالْإِعْجَابِ وَالْحَسَدِ وَالْبَغْيِ وَالْإِفْتِرَاءِ
 وَالْكَذِبِ وَالزُّورِ وَبِشْيَاكَانِ عِيْدِ
 النَّفْسِ وَالْجَسَسِ عَنْ عُمُومِ النَّاسِ
 وَإِهْجَامِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالْفُ
 وَهَذَا اسْتَدْلَالُ بَيْنٍ وَهَجَرَةُ شَهَادَةٍ

واعظوں کو روکنا مناسب نہیں اور اسی
 قسم سے ہے مزارات اولیاء العباد اور
 صاحبین کی زیارت کو جانا اور ان کے مزارات
 سے برکت حاصل کرنا اور اس طرح مذاہننا
 کہ اگر فلاں مریض کو شفا ہوگی یا فلاں آدمی
 جو غائب ہے اگر آگیا تو سفدر کھانا یا شیرینی
 آپ کی نذر کرونگا اسکو بطریق مجاز نذر
 کہا جاتا ہے ورنہ حقیقت امر افندہ ماننے
 والے کی یہ ہوتی ہے کہ اگر اللہ آپ کی
 دعا سے یہ کام کروں گا تو میں آپ کے مزار
 کے خادموں کو سفدر کھانا یا شیرینی کھلا کر
 اسکا ثواب آپ کو پہونچاؤنگا اسواسطے
 فقہائے کرام تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے
 کسی تقیر کو بطریق قرض کچھ دیا اور نیت یہ
 رکھی کہ میں اسکو زکوۃ دیتا ہوں تو زکوۃ
 ادا ہو جائیگی اسواسطے اعتبار سے کا
 ہوتا ہے نہ کہ لفظ کا (اسی طرح کیا نہیں
 وغیرہ میں جو کھانا یا شیرینی دولت مندوں
 پر تقسیم کی جاتی ہے اس کے یہ معنی ہوتے ہیں
 کہ دولت مندوں پر عیب کیا جاتا ہے اور
 فقرا پر بطریق صدقہ اور اس پر عیب اور
 صدقہ کا ثواب پہونچایا جاتا ہے
 لہذا صدقہ غنی پر عیب کے معنی میں ہوا جاتا

الْفَاحِشَةِ فِي الْغَيْرِ وَالْغَيْبَةِ وَالنَّمِيمَةِ
وَالْإِسْتِغْثَاءِ بِالْفُقَرَاءِ وَالشَّحْوَةِ عَلَى
الْمَسْكِينِ وَالضُّعْفَاءِ مِنَ النَّاسِ وَ
الطُّغْيَانِ فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى الْمُتَّقِينَ
وَالْحَوْضِ فِي دِينِهِمْ وَاعْتِقَادِ أَهْلِهِمْ
بِالْجَهَنَّمَ فِي مَعَانٍ كَلَامِهِمْ وَعَدَمِ مَعْرِفَةِ
الْمُطَاقَةِ بَيْنَ كَلَامِهِمْ وَكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى
وَرَسُولِهِ وَإِنْكَارِ كَرَامَاتِهِمْ وَجِدَالِهِمْ
وَرِغْبَتِهِمْ وَإِنْ لَا يَتَّقُوا اللَّهَ أَفْطَحَتْ بِمُؤْتَقِفِهِمْ
وَنَهَى النَّاسَ عَنِ التَّبَرُّكِ بِهِمْ إِلَى غَيْرِ
ذَلِكَ مِنَ الْقَبَائِحِ الَّتِي هُمْ عَلَيْهَا الْآنَ
غَالِبُ أَهْلِ زَمَانٍ فِي بِلَادِنَا وَغَيْرِهَا
نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ فَعَلَهُ لَوْحًا وَالْمُقَاتِلِينَ
مَعْرِفَةَ أَحْوَالِ النَّاسِ وَعَادَاتِهِمْ
فِي الْقَبُولِ وَالرَّدِّ وَالسَّخِي وَالْكُسْلِ
وَالْحِيَا - انتهى مختصر القدر بالضرورة -

اور یہ فقیروں پر صدقہ کے معنی میں۔
جناح شیح ابن حجر مکی جو ائمہ شافعیہ سے
ہیں اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں
نذر اولیاء اللہ جو انتقال فرما گئے اگر اس
نذر میں نافریہ دوسری نذر مان لے کہ جس
کھانے یا مال کا بلغظ نذر میں آپ کو ثواب
پہونچاؤنگا وہ مال آپ کی اولاد یا آپ کے
خلیفہ یا آپ کے مزار کے خادموں ہی
پر خرچ کیا جاوے گا تو یہ نذر صحیح ہے اور انہی
پر خرچ کرنا نافریہ واجب ہو جاتا ہے اور
اس امر کے بیان میں بہت بسط فرمایا
اور اس زمانہ میں اکثر لوگوں کی مراد یہی
ہوتی ہے لہذا وہ ہی معنی مراد لیتے ہیں
جو انکی نیت کے موافق ہیں نہ یہ کہ مخالف
انکی نیت کے معنی قرار دیکر انکو اس کا زحیم
منع کرنا۔ البتہ ایسے کاموں سے منع کرنا

ضروری ہے کہ جنگی ممانعت پر تمام امانوں کا اجماع ہے۔ جیسے زنا بیاباں ریاکاری
شراب پینا اہل اسلام خوش عقیدوں کے ساتھ بدگمانی کرنا ظلم اور جنگی کی ملازمت
میں جو سہر تاپا ظلم ہے ظلم کرنا لوگوں کا مال چھیننا مالی جرم مان کرنا اور بیع اور اجارہ میں غش
کرنا قاضیوں اور امیروں کا رشوت لینا غرور اور خود پسندی اور حسد سرکشی اور بہتان
بندی اور جھوٹ اور فریب اور اپنے نفس کے عیبوں کو بھول کر دوسرے کے عیبوں کی
تلاش اور فحش تہمت لگانے مسلمان مرد اور عورتوں کے سے اور پردہ وری گھنگاروں
سے اور فحش باتوں کے پھیلانے کی محبت اور غیبت اور چغلی زوری اور محتاجوں کے ساتھ

مٹھا کرنے اور مسکینوں اور ضعیفوں کے ساتھ مسخہ بن سے اور اولیاء الدین کے لئے
انکے دین اور اعتقاد میں بوجہ اپنی جہالت اور نا فہمی کے انکے کلام سے اور انکار کرنے سے
انکی کرامتوں سے بعد الوفاات اور اس اعتقاد سے کہ بعد الوفاات ولی کی ولایت
منقطع ہو جاتی ہے اور منع کرنے لوگوں کے برکت پکڑنے سے ساتھ اولیاء اللہ کے اور
ماسوا اسکے جو جو قبا حقیں ہمارے زمانہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ
واعظاء اور مفتیوں پر لازم ہے کہ اپنے زمانہ کے آدمیوں کی حالت اور ضرورتوں کو
دیکھ کر ایسی طرز پر نصیحت کرے جس سے وہ فائدہ اٹھائیں۔ انتہی مختصراً۔

بموجب اس قاعدہ کے ہمارے زمانہ میں سب اول واعظاء اور مفتیوں پر لازم ہے
کہ علامہ امور مذکورہ اس جماعت سے نفرت دلاویں کہ جنکی زبان اور قلم سے توہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ہے اور نکلتی رہتی ہے حالانکہ علامہ جمہور علیہ
سلف و خلف مذاہب اربعہ وہ خود بھی توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر جانیے
ہیں مگر جو انکے بزرگوں کی قلم یا انکی قلم سے جو کلمات توہین نکلی گئے ہیں اور ایک عالم
ان کلمات توہین کو توہین انبیاء سمجھتا ہے مگر وہ اپنے کلمات کو کلمات توہین نہیں
کہتے اور انکی بڑی بڑی تاویلات رکبکہ کر کے لوگوں کو خرابی میں ڈالتے ہیں یا منکر احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسے پیکر الوی یا مدعی نبوت کو بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سچا جانتے ہیں یا باوجود ثابت ہو جانے دعویٰ نبوت کے اس مدعی نبوت
کو مسلمان سمجھتے ہیں یا اسکی تصدیق کرنیوالوں کو مسلمان جانتے ہیں۔ مثل
متعدد و فرقوں مرانیوں کے۔

دلیل ششم۔ اور نیز تعظیم وقت تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ثابت ہے ساتھ اشارۃ النص کے کتاب سے بتصریح ملا علی قاری ہی۔

چنانچہ رسالہ مور والرومی فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں اور فرمان خداوندی میں کہ۔ البتہ آچکے

تہا ہے پاس ایک سول مطلق تمہارے جس کے گراں بہہ

كَمَا قَالَ فِي رِسَالَتِهِ مَوْلِدُ الرَّسُولِ فِي مَوْلِدِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ

مَا عَزَّ جَرِيصٌ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنِينَ دَفِّقْ
رَحِيمُهُ اشَارِكُ الْإِلَهِ وَأَنْبَا إِلَى الْكَعْظِيمِ
وَقَدْ مَجِيدُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ بات جو تجو رنج میں ڈالے حریص ہیں ہی
بہتری کے اور مومنوں پر بہت شیفے اور مہربانی
یعنی لَقَدْ جَاءَكَ مِنْ أَشَارِهِ اور آگاہی

طرف تعظیم وقت تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دارنایاں دار دنیا میں الگ الگ
کہے کہ یہ تعظیم مشتبہ بقول ملا علی قاری علیہ الرحمۃ مسئلہ بابت کرمیہ اسی وقت کے ساتھ خاص
تھی کہ جس وقت آپ رونق افروز اس دارنایاں دار میں ہوئے تھے اور اب ہر سال تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پیدا ہوتے بلکہ بعضہم بعد ازیں گستاخانہ بے ادبانہ لفظ جہنم اٹھی زبان
پر لا کر یہ حدیث تشریف پڑھتے ہیں مَنْ لَسْتُ بِدَعَا لِقَوْمٍ فَهَؤُلَاءِ مِنْهُمْ تَوْجَابُ السَّكَايَةِ
کہ التزام تمام لوازمات تعظیم و سرور کا ہر سال ہر روز عینہ کھنسن نزول و ظہور اس شہ حبیب
تعظیم و انشراح کے مثل لوازمات تعظیم و سرور روز نزول و ظہور اس شہ باعث فرحت و تعظیم
کے کرنا ثابت ہے صراحۃً نص قرآن مجید اور احادیث رسول حمید صلی اللہ علیہ وسلم و اقوال
مجتہدین و سلف صالحین سے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے عیسے علی نبیہا و علیہ الصلوٰۃ و
السلام سے حکایت کرتے ہوئے اے رب ہمارے
اُتار تو ہم پر دسترخوان رزق کا آسمان سے
کہ ہو وہ دن عید ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے
سوق میں اور باقی ہے تیری رزاقیت کی
نشانی۔ اسکی تفسیر میں صاحب جلالین
تشریف فرماتے ہیں۔ قَوْلُهُ تَكُونُ عِيدًا سَعْدًا
یہ ہے کہ مس و دسترخوان کے اُترنے کا دن
بسبب عظمت اور شرف کے عید بنا لیا جائے
اور یہی مضمون تفسیر مدارک کا ہے اور بنو حنی
تشریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَكَايَةً عَنْ عِيسَى عَلَى نَبِيِّنَا
وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا
مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا
وَأَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَفِي تَفْسِيرِ الْجَلَالِ
تَكُونُ لَنَا عِيدًا الْهِمَّ أَيُّ يَوْمٍ نَزَّوْهُ عِيدًا
لِعَظَمَتِهِ وَشَرَفِهِ الْهِمَّ - وَفِي الْمَدَارِكِ
تَكُونُ لَنَا عِيدًا الْهِمَّ أَيُّ تَكُونُ لَنَا سَعْدًا
وَفَرَحًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا الْهِمَّ - وَأَخْرَجَ
الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَبِي حَبَابٍ قَالَ
قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَائِدَةَ
فَرَأَى الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ

مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمُ صَبَاحِ هَذَا يَوْمُ نَجَّى
اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنَّا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ
وَأَمْرٌ بِصِيَامِهِ انْتَهَى - وَأَخْرَجَ الْمُسْلِمُ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْإِسْتِثْنَاءِ
فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ أَنْهِيَ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں رونق افروز
ہو کر یہود کو دیکھا کہ وہ سویرے تانچے محرم کو روزہ
رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ کیسا روزہ
ہے یہود نے عرض کیا کہ یہ نیک دن ہے
اس دن اللہ نے بنی اسرائیل کو نیکو بن
فرعون سے نجات عطا فرمائی تھی یہ
شکر میں موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا

تھا۔ آپ نے فرمایا مجھ پر سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق ہے لہذا آپ نے خود روزہ
رکھا اور سب کو روزہ کا حکم فرمایا۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ جب آپ سے سوال کیا
کہ آپ پر کے دن کیوں روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ دن میری ولادت کا
اور شروع ہونے نزول قرآن کا ہے۔

اور نجات بنی اسرائیل اور موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نزول قرآن
فرقان بین الحق والباطل اور ولادت باسعادت تیرے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر سال نہیں
ہوتی تھی پھر باوجود اسکے روزہ رکھنا آپ کا ہر سال بروز عاشورہ فقط بدین جہت بمقتضائے
سیاق حدیث اور علی ہذا روزہ آپ کا ہر ہفتہ میں بروز پیر جہت ولادت سعید و نزول قرآن
صاف دال ہے تجدید تعظیم و سرور ہر یوم سچنس یوم تعظیم و سرور ہر

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی مولد
کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک
تین روز میلاد شریف کی یہ دلیل ہے جو
حدیث شریف صحیحین میں ہے
کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور یہود کو عا

كَمَا قَالَ حَافِظُ ابْنِ حَجْرٍ الصَّفَّارِيُّ قَدْ
ظَهَرَ لِي تَخَرُّجُهُ عَلَى أَصْلٍ شَائِبٍ
وَهُوَ مَا بَيَّنَّتْ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَمْ الْمَدِيْنَةَ
فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
فَيَسْتَفَادُونَ مِنْهُ فَعَلَّ ذَلِكَ أَيْ الْمَوْلِيَّ الشَّرِيفَ

شَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُّعَيَّنٍ
مِّنْ أَوَّلِ نِعْمَةٍ وَدَفَعَ نِقْمَةً وَيَعَادُ ذَلِكَ
فِي تَطْيِيرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ
وَالشُّكْرُ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ
مِنَ السُّجُودِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ
وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنْ نِعْمَةِ نَبِيِّ اللَّهِ
الْكَرِيمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
وَعَلَى هَذَا يُبْنَى أَنَّ يُعَيَّنَ ذَلِكَ
الْيَوْمُ حَتَّى يَطَابِقَ قِصَّةَ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي يَوْمٍ عَاشُرَ رَجَبٍ انْفِصَالَهُ
مِنْ مَوْلَاهُ الْكَبِيرِ - وَفِي رَدِّ الْمَحْتَارِ
قَالَ بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ إِنَّ أَفْضَلَ الْيَوْمِ
لَيْلَةُ مَوْلَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَلِيهِ الْقَدْرُ لَيْلَةُ الْإِسْرَاءِ انْفِصَالِهِ

کے دن موسیٰ علیہ السلام کی خوشی میں نجات
ظلم فرعون سے روزہ رکھتے دیکھا اپنے
بھی روزہ رکھا۔ اس حدیث سے مستفاد
ہوتا ہے کہ خوشی مولود شریف کی بھی
ولادت کے دن اسی قسم کی خوشی ہے
جس میں شکر ادا کیا جاتا ہے مختلف عبادتوں
کے ساتھ اس نعمت پر کہ اللہ نے ہمارے
درمیان اپنے رسول کو پیدا کیا اور اُنکے
ساتھ ظلمت کفر و شرک سے ہم کو نجات
عطا فرمائی۔ اور دوحہ آریں ہے
بعض شافعیہ کا قول ہے کہ تمام
راتوں میں افضل آپ کی ولادت
کی رات ہے۔ پھر لیلۃ القدر پھر
معراج کی رات۔

اور مدارج النبوة میں ہے۔ ”بدانکہ استقر ان نطفۃ زکیہ مصطفویہ در صدف رحم آمدن فی
المدینہ اور ایام حج بر قول صحرا وسط ایام تشریق شب جمعہ بود ازین جهت امام احمد غنیل
رحمہ اللہ لیلۃ الجمعہ را فاضلتر از لیلۃ القدر دانستہ کہ خیرات و برکات و سعادات کہ عنین
این شب بر عالمیان و مومنان مفاہر شدہ و بیچ شبہ نشدہ تا روز قیامت بلکہ تا ابد و اگر
بہمیں جهت شب میلاد افضل از شب قدر و از اند نیز مے سرود و قد صرح بہ العلما رحمہم
اور اسی میں ہے ”و عمل اہل مکہ معظمہ در زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف
را و رانچہ از آداب و اوضاع آن است در شب دوازہم ربیع الاول روز و شبہ بودہ
پس با اینہم ثبوت تام افکار کرنے تجرید تعظیم و سرور میان ایام مجنس یوم تعظیم
و سرور کو بجز کتمان حق یا عدم وقوف و دلائل موثقہ کے اور کیا کہا جاوے۔ حالانکہ انہم

تعیین یوم کو عالمین محفل ہذا سے کوئی ایسا نہ ہوگا کہ جو تعینین یوم وغیرہ کو فرض یا واجب جانتا ہو تاکہ مور و قباحت ہو بلکہ بلا تعینین یوم بھی بے عمل شریف اکثر ہوتا رہتا ہے اور علی ہذا ایسے فعل مستحکم علما و محدثین سلف و خلف کو مشابہ فعال نتیجہ کفار نابکار ٹھہرا کر حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم پڑھنے کو سب تو عصب کس بات پر محمول کیا جاوے کہ واسطے کہ اگر بنظر انصاف معنی تشابہ منوع کتب فقہ و اقوال محدثین سے بغور تمام سمجھ لئے جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ الفاظ کبھی زبان پر نہ آتے اور وہ یہ ہیں جو در مختار میں مذکور ہیں۔

در مختار میں اُس شخص کے جواب میں ہے جو کہتا ہے کہ انجیات میں کلمہ کی ہنگامی کے ساتھ اشارہ نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ اشار میں رافضیوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ صاحب در مختار فرماتے ہیں کہ اہل بدعت کے ساتھ مشابہت حاصل کرنے سے ایسے امور میں منع کیا گیا ہے جسکو خاص انہوں نے نکال دیا ہو اور وہ انکی علامت اور شعار ہو گیا ہو نہ ان امور میں جو فی نفسہ سنت یا مستحب یا مستحسن ہوں ورنہ بہت سی سنت جہیں ہماری انکی شرکت ہے چھوڑنی پڑے گی جبکہ کوئی بھی اہل علم سے قائل نہیں اور اسی قول کی تائید کرتا ہے وہ قول جو علامہ توریشی سے شرح مصابیح میں شرح حدیث بیان اہل بدعت میں منقول ہے۔ کہ جب صحابہ کرام نے غار جویں کی علامت دریافت فرمائی

قَالَ فِي دَرِّ الْمُخْتَارِ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِشَارَةَ بِالسَّابِقِينَ الشَّهْدِ يُتْرَكُ لِأَنَّ فِيهَا تَشْبِيهًا بِالرَّفِضَةِ الْفَجْرَةِ بِأَنَّ الشَّيْبَةَ بِأَهْلِ الْبَيْتِ عَدَاةَ الْمُتَوَعِّدِ إِنَّمَا يَكُونُ بَشَرِيٌّ أَمْتَدَّ عَوْدُهُ أَوْ يَكُونُ مُحْتَضًا بِهِمْ وَيَتَعَارَفُهُمْ أَمَّا غَيْرُهُ مَا يَكُونُ مُسْتَوْدَعًا أَوْ مُنْدُوبًا أَوْ مُسْتَحْتَبًا شَرْعًا فَلَا عَيْنَارَ لِلشَّيْبَةِ بِهِمْ وَلَوْ أُعْتِدَ ذَلِكَ لَكُرْمُ تَرْكُ كَثِيرٍ مِنَ السُّنَنِ وَالْمَنْدُوبَاتِ لَا كَهْمُ بَشَارِكُونَ أَهْلَ السُّنَّةِ فِي كَثِيرٍ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادَاتِ وَهَذَا لَا يَقُولُهُ أَحَدٌ وَالشَّيْءُ إِنْ كَانَ مَحْمُودًا فِي نَفْسِهِ لَا يُصِيرُ مَنْ مَوْماً لَكُونِهِ سِمَةً لِأَهْلِ الْبَيْتِ ع وَكَوَيْدُ ذَلِكَ مَا ذَكَرَهُ السَّيِّدُ الْإِمَامُ الْقَوَاتِلِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَرْجُومَةِ الْمَصَابِيحِ عِنْدَ تَرْجُومَةِ حَدِيثِ أَهْلِ الْبَيْتِ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 مَا سَمِعْنَا هَذَا قَالَ لَخَلْقُ أَتَى بِهَذَا الْبِنَاءِ
 أَمْ لَا تَعْرِفُونَ مَبْلَغَ عَجْمٍ فِي الْخَلْقِ أَوَّلًا كَمَا
 هُمْ مِنْهُ قَدْ حَدَّثَ بِهِ تَنْبِيْهَا عَلَى
 أَمْرٍ قَدِيمٍ وَتَوْفِيقًا عَلَى سَنَاعِدِهِ الظَّاهِرِ
 وَلَكَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى الْوَضْعِ مِنْ
 يَتَّخِذُ الْخَلْقَ دَلَالِي فَقَدْ وَضَعَهُمْ بَكْرَةَ
 الصَّلَوةِ وَالصِّيَامِ كَمَا وَضَعَهُمْ بِالْخَلْقِ
 وَالنَّشْءِ إِذَا كَانَ مَحْمُودًا فِي لَفْظِهِ لَا
 يُصِيرُ مَنْ مَوْكِرًا لِسِتْنَانٍ مَنْ لَيْسَتْ
 مِنْ أَهْلِ لَزِيْغٍ فِي حَقِّ الْعَوْمِ وَأَمَّا إِذَا
 بِالشَّيْبَةِ إِلَيْهِمْ الْعُجُورُ فِي قَصْدِهِمْ
 وَفَسَادٍ بَيْنَهُمْ - انتهى - وَأَيْضًا فِيهِ
 فِي بَابِ مَا يُقْسِدُ الصَّلَوةَ الشَّيْبَةُ
 بِهَمْزٍ لَا يَكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَلْ فِي الْمَذْمُومِ
 وَفِيمَا يَقْصِدُ بِهِ الشَّيْبَةُ كَمَا فِي النَّحْوِ
 وَفِي شَرْحِهِ رَدُّ الْمُحْتَارِ قَوْلُهُ لِأَنَّ الشَّيْبَةَ
 بِهَمْزٍ لَا يَكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَنَا نَا كَلِّ وَ
 تَشْرِبُ كَمَا يَفْعَلُونَ بَحْرًا عَنْ شَرْحِ الْجَمْعِ
 الصَّوْنِيِّ لِقَاضِي خَانَ - انتهى - وَفِي
 الذِّخِيرَةِ قَبِيلُ كِتَابِ النَّحْوِ قَالَ هَتَامُ
 رَأَيْتُ عَلَى أَبِي يَوْسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَحْلِيلِينَ
 مَحْسُوفِينَ مَسَامِيرَ فَقُلْتُ الْاِتْرَافِي

آپ نے فرمایا سرمنڈوانا ہے یہ فرمانا آپ کا
 اس بنا پر ہے کہ وہ سرمنڈوانے میں مبالغہ
 کرینگے اور انکے زمانہ امارت میں سرمنڈوانا
 انکا شعار ہو جاوے گا نہ یہ کہ جو سرمنڈوانے
 وہ ہی خارجی قرار دیا جاوے اور گمراہ کہا جاوے
 حالانکہ انکی ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی
 ہے کہ وہ نماز و روزہ کا اہتمام تنہا زیادہ
 اور بہتر کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اچھی بات
 کسی بدعتی کے اختیار کر لینے سے بُری
 نہیں ہو جاتی۔ بُری وہ ہی باتیں ہوتی ہیں
 کہ جنسے وہ کج و اور بدعتی کہلائے جاوے۔
 اور اسی کتاب کے باب بالفساد الصلوۃ میں
 کہ بیشک تشبہاں کتاب کے ساتھ ہر بات
 میں مکروہ نہیں ہے بلکہ انہیں باتوں میں
 مکروہ ہے جو شرعاً فی الواقع مکروہ ہیں۔ یا
 جب مکروہ ہے جب مقصود انکی صورت
 بنانا ہو۔ ایسے ہی بحر الرائق میں ہے صحیح
 شرح رد المحتار میں ہے کہ یہ جو درختاں
 میں ہے کہ ہر بات میں انکے ساتھ مشابہت
 مکروہ نہیں ہے اس واسطے فرمایا کہ جیسے
 وہ کھاتے اور پیتے ہیں ہم بھی کھاتے پیتے
 ہیں البتہ انکے کھانے پینے کا طریق مکروہ ہے
 ایسا ہی بحر الرائق میں ہے شرح جامع صغیر فافہمی

تعیین یوم کو عالمین محفل ہذا سے کوئی ایسا نہ ہوگا کہ جو تعین یوم وغیرہ کو فرض یا واجب جانتا ہو تا کہ مور و قباحت ہو بلکہ بلا تعین یوم بھی بی عمل شریف اکثر ہوتا رہتا ہے اور علی ہذا ایسے فعل مستحکم علماء و محدثین سلف و خلف کو مشابہ افعال پیچیدہ کفار نابکار عظمیٰ اگر حدیث من تشبہ بقوم فهو منهم پڑھتے ہیں کہ سب کس بات پر محمول کیا جاوے کہ سوسطے کہ اگر بنظر النصاب معنی تشابہ منوعہ کتب فقہ و اقوال محدثین سے بغور تمام سمجھ لئے جاتے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ یہ الفاظ کہی زبان پر نہ آتے اور وہ یہ ہیں جو در مختار میں مذکور ہیں۔

در مختار میں اُس شخص کے جواب میں ہے جو کہتا ہے کہ التحیات میں کلمہ کی بجلی کے ساتھ اشارہ نہ کرنا چاہئے اس واسطے کہ افشار میں رافضیوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ صاحب در مختار فرماتے ہیں کہ اہل بدعت کے ساتھ مشابہت حاصل کرنے سے ایسے امور میں منع کیا گیا ہے جسکو خاص انہوں نے نکال دیا ہو اور وہ انکی علامت اور شعار ہو گیا ہو نہ ان امور میں جو فی نفسہ سنت یا مستحب یا مستحسن ہوں ورنہ بہت سی سنت جہیں ہماری انکی شرکت ہے چھوڑنی پڑے گی جبکہ کوئی بھی اہل علم سے قائل نہیں اور اسی قول کی تائید کرتا ہے وہ قول جو علامہ توریشی سے شرح مصابیح میں شرح حدیث بیان اہل بدعت میں منقول ہے کہ جب صحیح کرام نے خارجیوں کی علامت دریافت نہائی

قَالَ فِي دَرِّ الْمُخْتَارِ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ
إِنَّ الْإِشَارَةَ بِالسَّابِقِ بَيْنَ الشَّعْهَدِ
يُنْزَكُ لِأَنَّ فِيهَا تَشْبِيهًا بِالرَّفْضَةِ الْفَجْرَةِ
بِأَنَّ الشَّعْهَدَ بِأَهْلِ الْبَيْدَةِ الْمَنُوعَةِ
إِنَّمَا يَكُونُ بَشَرِيًّا أَمَّا عَوْدَةُ أَوْ يَكُونُ مَخْضُوعًا
بِهِمْ وَيَتَعَارَفُ هَرَامًا غَيْرَهُ مَا يَكُونُ مَسْنُونًا
أَوْ مَسْنُودًا أَوْ مُسْتَحْسَنًا شَرْعًا فَلَا اِعْتِبَادَ
لِلشَّعْهَدِ بِهِمْ وَلَوْ اِعْتَبِرَ ذَلِكَ لَكُزِمَ
تَرْكُ كَثِيرٍ مِنَ السُّنَنِ وَالْمَسْنُودِ وَبَابُ
لَا هُمْ يُشَارِكُونَ أَهْلَ السُّنَّةِ فِي كَثِيرٍ
مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادَاتِ وَلَكَ الْعِبَادَاتِ
وَهَذَا لَا يَقُولُ أَحَدٌ وَالشَّيْءُ إِنْ كَانَ
مَعْمُودًا فِي نَفْسِهِ لَا يَصِيرُ مَذْمُومًا لَكُونِهِ
سَمًّا لِأَهْلِ الْبَيْدَةِ وَيُؤَيِّدُ ذَلِكَ
مَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ الْإِمَامُ التَّوْرِيشِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
فِي تَرْجُومَةِ الْمَصَابِيحِ عِنْدَ تَرْجُومَةِ حَدِيثِ أَهْلِ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
مَا سَمِعْنَا هَذَا قَالَ الْخَلْقُ أَنَّى يَجِدُ الْبَنَاءُ
إِنَّمَا لَتَجْعَلُنَا مِثْلَ الْخَلْقِ فِي الْخَلْقِ أَوَّلًا
هُمْ مِنْهُ قَدْ حَدَّثَ بِهِ نَبِيِّهَا عَلَى
أَمْرِهِمْ وَتَوَفَّقًا عَلَى سَعَادِهِ هُوَ الظَّاهِرُ
وَلَكِنَّ فِي ذَلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى الْوَضْعِ مِنْ
يَتَّخِذُ الْخَلْقَ دَلَالِي فَقَدْ وَضَعَهُمْ بِكَرَّةٍ
الصَّلَوةِ وَالصِّيَامِ كَمَا وَضَعَهُمْ بِالْخَلْقِ
وَالشَّيْءِ إِذَا كَانَ مَحْمُودًا فِي لَفْظِهِ لَا
يُصِيرُ مَنْ مَوْكِرًا لِاسْتِنَانٍ مَنْ يَسْتَنْ
مِنْ أَهْلِ لَزِيغٍ فِي حَقِّ الْعَوْمِ وَأَمَّا إِذَا
بِالشَّيْءِ إِلَيْهِمْ الْعَوَجُ فِي قَصْدِهِمْ
وَفَسَادِ نِيَّتِهِمْ انْتَهَى - وَأَيْضًا فِيهِ
فِي بَابٍ مَا يُفْسِدُ الصَّلَوةَ الشَّيْءُ
بِحَدِّ لَا يَكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَلْ فِي الْمَذْمُومِ
وَقِيمًا يَقْصِدُ بِهِ الشَّيْءُ كَمَا فِي الْبَعْثِ ۱۰
وَفِي شَرْحِهِ رَدُّ الْمُحْتَارِ قَوْلُهُ لِأَنَّ الشَّيْءَ
يُحَدِّثُ لَا يَكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَإِنَّا نَاكِلٌ وَ
نَشْرَبُ كَمَا يَعْلَمُونَ بَحْرٌ عَنْ شَرْحِ الْجَمْعِ
الصَّغِيرِ لِقَاضِي خَانَ - انْتَهَى - وَفِي
الذِّخْرِ قَبِيلُ كِتَابِ الشَّيْءِ قَالَ هَتَامُ
رَأَيْتُ عَلَى أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَحْلِينَ
مُخْشَوَيْنِ بِمَا مِيرَ فَقُلْتُ الْآتَرُ

آپ نے فرمایا سرمنڈوانا ہے یہ فرمانا آپ کا
اس بنا پر ہے کہ وہ سرمنڈوانے میں مبالغہ
کرینگے اور انکے زمانہ امارت میں سرمنڈوانا
ایسا شکار ہو جاوے گا نہ یہ کہ جو سرمنڈوائے
وہ ہی خارجی قرار دیا جاتا اور گمراہ کہا جاوے
حالانکہ انکی ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی
ہے کہ وہ نماز و روزہ کا اہتمام تنہا زیادہ
اور بہتر کرینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اچھی بات
کسی بدعتی کے اختیار کر لینے سے بُری
نہیں ہو جاتی۔ بُری وہ ہی باقی رہتی ہے
کہ جسے وہ کچھ اور بدعتی کہلاتے جاویں۔
اور اسی کتاب کے باب "بایفسد الصلوۃ" میں
کہ بیشک تشبہل کتاب کے ساتھ ہر بات
میں مکروہ نہیں ہے بلکہ انہیں باتوں میں
مکروہ ہے جو شرعاً فی الواقع مکروہ ہیں۔ یا
جب مکروہ ہے جب مقصود انکی صورت
بنانا ہو۔ ایسے ہی بحر الرائق میں یہ حدیث انکی
شرح و التعمار میں ہے کہ یہ جو درخت
میں ہے کہ ہر بات میں انکے ساتھ مشابہت
مکروہ نہیں ہے اس واسطے فرمایا کہ جیسے
وہ کھاتے اور پیتے ہیں ہم بھی کھاتے پیتے
ہیں (البتہ انکے کھانے پینے کا طریق مکروہ ہے)
ایسا ہی بحر الرائق میں ہے شرح جامع منیر قاضی

هَذَا الْحَدِيثُ بِأَسَا قَالَ لَأَقْلُتُ سَفِينًا
وَتُورِبِينَ يَزِيدُ كَرِهًا ذَاكَ لِأَنَّ فِيهَا
تَشْبِيهًا بِالرُّهْبَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكْسُ النِّعَالَ
الَّتِي هُمَا شَعْرٌ وَآخَرُهَا مِنْ لِبَاسِ الرُّهْبَانِ
فَقَدْ أَتَادَ إِلَى أَنَّ صُورَةَ الْمُنَاشِئَةِ فِيهَا
يَتَعَلَّقُ بِهِ صَلَاتُهُمُ الْعِبَادُ لَا يَصُفُّونَ إِلَّا مَنْ
عَمَّا لَا يَمْلِكُ قَطْمٌ لِلْسَّاقَةِ الْبُعِيدَةِ فِيهَا إِلَّا هَذَا
النُّجُوحُ ۱۰۰

اور کتاب النخوی سے پہلے ذخیرہ میں ہے
حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میں نے امام
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ
جو تئیں کوکوں سے سلی ہوئی پہنے ہوئے
ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کے نزدیک
کیا ایسی جوتیوں کے پہننے میں کوئی حرج
نہیں ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا
کہ حضرت سفیان ثوری اور ثورابن یزید جیسا
تو مکروہ سمجھتے تھے اس واسطے کہ ایسی جوتیوں

میں مشابہت لازم آتی ہے راہیوں کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالدار جوتی پہنتے تھے حالانکہ وہ بھی راہیوں کے لباس سے ہے۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں
کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمانے میں اشارہ ہے اس امر کی طرف
کہ جن امور میں آدمیوں کی بہتری ہو اور بغیر ایسی جوتیوں کے سفر بعید طے کرنا مشکل ہو ضرورتاً
مشابہت لازم آنے میں کوئی حرج نہیں۔

پس جبکہ روایات ہذا سے منصفوں پر با حسن وجہ واضح ہو چکا کہ تشبیہ ممنوع افعال
مختصہ کفار اور شرعار فرق ضالہ بدعتیان نابکار میں ہے اور افعال مستحسنہ اور امور مندوبہ
فی نفسہ لزوم مشابہت کسی فرقہ ضالہ سے زہار مذموم نہیں ہو سکتی بلکہ مشابہت ممنوع
اسوقت تک نہیں ہوتی جب تک کفار یا بدعتیوں سے مشابہت مقصود نہ ہو۔ تو اب
جان لینا چاہئے کہ محفل تجدید تعظیم و سرور ولادت باسعادت سید الانبیاء کو مشابہ فعل
ناشایئہ کفار شرار بشابہت مذموم و ممنوع خیال کرنا محض خیال خام ہے کہ واسطے
کہ کسیکا اہل اسلام سے محفل ہذا میں ذرا بھی خیال نیت و قصد مشابہت فعل قبیحہ کفار
نہیں ہوتا (لغو و باطل من ذالک) علاوہ بریں لزوم مشابہت کو شرکت بعض افعال
قبیحہ میں ضرور ہے حالانکہ یہاں ایک امر میں بھی مشارکت نہیں پائی جاتی کہ واسطیکہ

فعل کفار لا اعتبار سے اس شکل ہوتا ہے افعال کفر و شرک پر بخلاف فعل تقریر و بزم نہایت لائق
 کے کہ استعجاب ہر ایک امر کا امور متعاطیہ بزم نہایت ثابت ہے بموجب احادیث و اقوال
 فقہاء و محدثین کے اور بر تقدیر ثبوت استعجاب ہر ایک امور مذکور اگر مشابہت ہی لازم
 آجاتی تو یہی ممنوع و مذموم نہیں ہو سکتا تھا۔ کس واسطے کہ روایات مذکورہ میں گندہ چکا
 ہے کہ امور مستحکم و مستحبہ فی نفسہ نفس مشابہت کیسی فرق ضالہ سے بلانیت مشابہت
 ہرگز مذموم نہیں ہو سکتی بلکہ بعض افعال کفار کا تو بعض اوقات بجمہت کسی عمدگی خاص
 کے خود شائع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مطلوب ہونا ثابت ہے مثل امر روزہ یوم عاشورہ کا
 بجمہت روزہ رکھنے یہود کے اس دن میں سبب نجات موسیٰ علیہ السلام کے اور انارزید
 رکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو مثل اہل کتاب کی قبل نزول حکم مانگے کھنے کے
 ہاں البتہ یہ فعل تعظیم وغیرہ فرحت و نشاط مشابہ فعل ملائکہ تو ہے کس واسطے کہ ملائکہ باستماع خبر
 ولادت شریف کھڑے تھے اور بہاں صورت ہم بھی وقت ذکر خیر ولادت حضرت رحمۃ
 اللعالمین قبل از ولادت باسعادت ظہور نور نبوت بادشاہ انام بجمہت اظہار تعظیم سید الانام
 و ذکر ظہور نور رسالت و دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دیگر لوازم محفل شریف مثل
 عدد و سوزی و اہتمام فرش وغیرہ مشابہتیں ساتھ افعال امام مالک علیہ الرحمۃ کے چنانچہ
 روایت شاہد بریں مدعا گذر رہی چکی بریں تقدیر اب حدیث مذکور بدینطور پڑھنا لازم ہوا
 کہ بجمہت قیام ملائکہ ہم بھی کھڑے ہوتے ہیں اور حصول مشابہت امام مالک علیہ الرحمۃ
 کو یہ جملہ تعلیم کیا جاتا ہے و من تشبہ بھو کھو و من تشبہ بانہم فقط بانہم اگر کوئی کہے کہ بموجب
 روایات نہایت تعظیم و سرور کا ہر سال تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے مگر مراد تعظیم سے
 قول مذکورہ ملا علی قاری مستدل بآیۃ کریمہ میں فقط ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ساتھ کمال خشوع و خضوع مع تعظیم شیرینی وغیرہ اسباب مسرت و نشاط ہے نہ بقیام تعارف
 اہل اسلام تو سنئے کہ علامہ برائکہ مراد لفظ تعظیم مذکورہ قول ملا علی قاری علیہ الرحمۃ سے ہی قیام
 تعظیمی ہونا ثابت ہے بمقتضا سے مقام نہایت بجمہت تعارف قیام مذکور کے زمان قدیم
 و پیش از زمان ملا علی قاری نیز ثابت ہے بدین دلیل کہ تعظیم ہر وقت اور ہر شے کی جدا گانہ

ہوتی ہے جیسی کہ عادت صحابہ کرام کی آپ کی حین حیات کرامت سمائیں تھی اور بعد وفات
 و نیز جملہ سلف صالح کی تعظیم ہر وقت و ہر شے متعلقہ یا مختصرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مختلف
 تھی جیسا کہ شفا کے قاضی عیاض میں مروی و ماثور ہے اور اسکے مطالعہ کرنے والے
 پرانہم الظہور ہے۔ اور نیز دیگر کتب سیر میں۔ چنانچہ اولاً مختصر البعض روایات مبالغہ
 فی التعظیم صحابہ مختلف بحین حیات کہ جسکے سابق میں وعدہ بھی کیا گیا تھا شفا قاضی
 عیاض سے بطور نمونہ بیان ہوتی ہیں۔

بیان تعظیم صحابہ کا بوقت حضوری حضور اور محبت صحابہ کا آپ کے کھنکار تھوک اور غسل کے ساتھ

حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میں جب جناب
 رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں
 حاضر ہوا میں نے آپ کے اصحاب کو مقتضاً
 ادب آپ کے گرد و گردن جہکاتے اس طرح
 بیٹھا دیکھا کہ گویا انکے سروں پر پرند جاؤر
 بیٹھے ہیں (اور وہ ڈرتے ہیں کہ حرکت کرے
 اڑنے جاویں) اور فرماتے ہیں عروۃ بن مسعود
 کو حدیبیہ میں جب قریش نے آپ کی خدمت
 میں بھیجا اور اس نے آپ کے اصحاب کو پی
 بی تعظیم کرتے دیکھا اور دیکھا کہ آپ کا وضو
 کا پانی زمین پر نہیں گرنے یا تا اور نہ تھوک اور
 نہ منکبر اس کے لینے کو اتنا جیسے تین
 کہ آپ میں ایک دو سر سے پر گر پڑا ہے اور
 آپ کے کھنکار تھوک منکب آپ وضو اور

رَوَى اسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ حَوْلَهُ
 كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ وَقَالَ عُرْوَةُ
 بْنُ مَسْعُودٍ حِينَ وَجَّهَهُ فَرِيشٌ عَامَ
 الْقَضِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَرَأَى مِنْ تَعْظِيمِهِ أَصْحَابَهُ لَهُ مَا
 رَأَى وَأَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا ابْتَدَأَ رِجْلَهُ
 وَكَأَنَّهُ يَفْتَسِلُونَ عَلَيْهِ وَلَا يَبْصُقُ بِصَافٍ
 وَلَا يَتَخَمَّرُ خِمَامَةً إِلَّا تَلَقَّوْهَا بِالْفِهْرِ وَكَأَنَّهُمْ
 يَهَاجِرُونَ وَجُوهَهُمْ وَأَجْسَادَهُمْ وَلَا تَسْقُطُ
 مِنْهُ شَعْرَةٌ إِلَّا ابْتَدَأَ رِجْلَهُ وَأَذَا أَمْرَهُمْ
 بِأَمْرٍ ابْتَدَأَ رِجْلَهُ وَأَذَا أَمْرَهُمْ بِأَمْرٍ
 أَصَوْتُهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يَجِدُ وَنَدَائِهِ الْمَطْلُ
 تَعْلِيمُهُ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى فَرِيشٍ قَالَ يَا خَيْرُ فَرِيشٍ

رَافِي جَنَّتِ كَسْرِي فِي مَكْلِهِ وَفِي مَكْلِهِ
وَالْجَانِثِي فِي مَكْلِهِ وَرَافِي وَالدَّهْ مَا رَأَيْتُ
مَلَكًا فِي قَوْمِهِ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ وَفِي رَوَايَةٍ
وَأَنْ رَأَيْتُ مَلَكًا قَطُّ يَعْلَمُ أَصْحَابَهُ
كَأَيْ عَظِيمٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھوں میں لے لیکر اپنے مونہ اور جسموں پر
ملتے ہیں اور جب کوئی آپکا مٹوئے مبارک
گرتا ہے تو آپس میں لینے کو چھپتے ہیں اور جب
آپ کوئی امر فرماتے ہیں اسکی اطاعت میں
ایک پر ایک گرتا ہے۔ اور جب آپ سے
بات کرتے ہیں نہایت پست آواز سے

بات کرتے ہیں اور بوجہ تعظیم آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے عودہ لے آپ کی
خدمت سے لوٹ کر قریش سے جا کر کہا کہ میں کسری کے ملک میں کسری کے پاس اور
قیصر کے ملک میں قیصر کے پاس اور نجاشی کے ملک میں نجاشی کے پاس گیا ہوں مگر میں
خدا کی قسم کسی بادشاہ کو اپنی قوم میں اس شان و عظمت کے ساتھ نہیں دیکھا جس شان کے
ساتھ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب کے درمیان میں دیکھا اور کسی بادشاہ
کی اتنی تعظیم ہوتے نہیں دیکھی جتنی آپ کی تعظیم آپ کے اصحاب کرتے تھے۔

دیکھو اس روایت سے بالعمہ فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کا کس قدر ظاہر

دہا ہے۔

بیان تعظیم صحابہ کا وقت تشریف بری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خانہ

رَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
فَإِذَا قَامَ فَمِنْ قِيَامِهِ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ
بَعْضُ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ

اور ابو داؤد میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے درمیان میں بیویوں
فرماتے رہتے جب آپ بارادہ تشریف بری

کھڑے ہوتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور جیتک آپ اپنے بعض ازواج مطہرات کے
گھر میں داخل نہ ہو جاتے اور ہاں کو نظر آتے رہتے اسوقت تک ہم کھڑے رہتے۔

اور قسطلانی شرح بخاری کی جلد تہم میں ہے اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ
بند قوی کہ کھڑے ہوئے ہم واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا پہنچے

آپ کے ہاتھ کو اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جب آپ ان کے ہاں تشریف لیجاتے تو قیام کیا کرتی تھیں۔ اور بموجب آیت کریمہ وَتَعَزَّوْهُ وَتَقَرُّوْهُ جِسْکے معنی بیکار و خوفِ تعظیم ہیں۔ انصاف وقتِ شرفِ شریفی اس قدر ببالغہ قیامِ تعظیمی میں منقول ہے کہ خبر تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی طیبہ کی طرف ستر محض امید آمد آمد پر بلاناغہ صبح سے دوپہر واصل تک حضور کے انتظار میں بقتضای محبت و تعظیم جسطرف سے مکہ کے قافلے آیا کرتے تھے مدینہ طیبہ سے باہر کھڑے رہتے تھے جسکی تفصیل عنقریب آئیگی۔ یہ روایت مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

بیانِ ایمان ہو جانیکا آپ کے سامنے بلند کرنے آواز یا آپ کے احکام میں داخل ہے

باب سویم شفا میں ہے فرمایا اللہ جل شانہ اے ایمان والو موت آگے بڑھو تم اللہ و رسول اور دُور اللہ سے بیشک اللہ سننے والا تھا والا ہے۔ اور اے ایمان والو موت بلند کرو تم اپنی آوازیں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور نام لیکر مت پکارو آپ کو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو ورنہ تمہارے تمام عمل غیبت و نابود اور حبط ہو جاویں گے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ مفسرین فرماتے ہیں کہ آیت اول میں آپ کے آگے چلنے سے نفرت ہے اور آپ کے کلام میں دخل دینے سے اور یہی قول ماوردی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ علامہ سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعد آیت لا تَقْدُمُوا کے جو فرمایا اَلْقُوا اللہ اس کے معنی

وَفِي الشَّعَائِرِ فِي الْبَابِ الثَّالِثِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَبِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ قَالَ فِي تَفْسِيرِ آيَةِ الْاُولَى وَهِيَ عَنِ التَّقْدِمِ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْقَوْلِ وَسُوءِ الْأَدَبِ لِسَبْقِ بِالْكَلَامِ عَلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ قَالَ السَّلْمِيُّ اَلْقُوا اللَّهَ فِي أَحْمَالِ حَقِّهِ وَتَضْيِيعِ حُرْمَتِهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ لِقَوْلِكُمْ عَلِيمٌ لِبَعْضِكُمْ تَحْتَهُ كَمَا هَرَعَن رَفَعَ الصَّوْتِ فَوْقَ صَوْتِهِ وَاجْهَرَ لِرَبِّ الْقَوْلِ كَمَا يَجْهَرُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَبَرَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ

قَالَ لَمَّا رَوَى الْقَوْلُ بِمَعْنَى بِالنَّهْيِ

بِالْكَلَامِ وَلَا تَقْلُظُوا لَهُ يَا حُطَّابُ وَلَا
تَنَادُوا بِهِ بِاسْمِهِ نِدَاءَ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
وَالَكِنْ عَظُمُوهُ وَوَقَرُوهُ وَنَادُوا بِهِ بِأَشْرَفِ
مَا بِيَادِي يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِوَيْ أَن أَبَا بَكْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ لَا أَكَلِمَكَ
لَجَدَ مَا أَبَدَ الْكَافِرِي السَّكَارِي وَأَنَّ
عَمْرٍ رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَهُ
حَدَّثَهُ كَأَنِّي السَّكَارِي مَا كَانَ لِيَسْمَعُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَدَ
هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى لِيَسْتَفْهَمَهُ - انتهى ملخصاً

یہ ہیں کہ ڈرو اللہ سے سستی سے آپ کے
حق ادا کرنے میں اور آپ کی تعظیم اور حرمت
میں کوتاہی کرنے سے بیشک اللہ سننے
والا ہے تمہارے اقوال کو اور جانتے والا
ہے تمہارے افعال کو بعد اسکے تفصیلاً
بیان فرمادیا کہ آپ کے حضور میں تمہاری
آواز تک بلند نہ ہونے پاوے ایسا ہی
علامہ ابو محمد کی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یا اور
مروی ہے کہ اس آیت کو سنکر حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ
قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ
علیک اب میں کبھی حضور کے سامنے
ذرا بھی اونچی آواز سے بات نہ کروں گا

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حضور میں ایسی پوشیدہ طور پر بات کرتے کہ بعض
اوقات دوبارہ پوچھنے کی ضرورت پڑتی۔

اور جس کی کو زیادہ توضیح منظور ہو تو چاہئے کہ رجوع کرے طرف شفاء وغیرہ دیگر
کتب سیر و حدیث کی جب تعظیم صحابہ کچھ حیات بیان ہو چکی تو اب سنئے بیان تعظیم
صحابہ و سلف صالح اہل زمانہ مشہور و بالغیر کا اور اقوال انکے دوبارہ تعظیم بعد وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ذکر اسم مبارک اور وقت بیان کلمات معجز
سمات اور وقت حضوری مسجد شریف اور ساتھ امانت قیام و قنوع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے۔ اور کیوں نہ ہو حالانکہ تمام اہلسنت والجماعت متفق ہیں اس بات
پر کہ حرمت و توقیر و تعظیم آپ کی بعد وفات بعینہ مثل تعظیم حیات ہی ہے
چنانچہ شفاء میں ہے۔

وَأَعْلَمَ أَنَّ حُرْمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَوْقِيرَهُ وَتَعْظِيمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا زِمَ حَاكَاتِ حَالِ حَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهِ أَوْ ذِكْرِ حَدِيثِهِ
وَسُنَنِهِ وَسِمَاعِ اسْمِهِ وَسِيَرَتِهِ
وَمَعَامِلَتِهِ إِلَهُ وَعِزَّتِهِ - انتهى -
وَفِي الشُّفَاءِ قَالَ أَبُو بَرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مَوْحِي ذِكْرُهُ
أَوْ ذِكْرِ اسْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْضَعَ
وَيُحْتَشِمَ وَيُوقِرَ وَيَسْكُنَ مِنْ حُرْمَتِهِ وَ
يَأْخُذَ فِي حَبْتِهِ وَاجْلَالِهِ يَمَّا كَانَ يَأْخُذُ
بِهِ لِنَفْسِهِ لَوْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَتَأَدَّبُ
يَمَّا أَدْبَا اللَّهُ بِهِ قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهَذَا كَانَتْ سِيرَةُ
سَلَفِنَا الصَّالِحِينَ وَأَمْنُنَا الْمَا ضِيئِينَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَفِيهِ لَعْدٌ ذَكَرَ السَّيِّدُ
الطَّوِيلُ شَاحِيْدًا قَالَ نَاطِرُ أَبُو جَعْفَرٍ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَكَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ
مَلِكٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ
فِي هَذَا الْمَسْجِدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَأَدَبٌ قَوْمًا فَقَالَ تَعَالَى لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ

جان لینا چاہئے کہ بعد وفات کے بھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور
توقیر و تعظیم ویسی ہی لازم ہے جیسی وقت
ظاہری حیات کے لازم تھی۔ آپکا نام آپکی
حدیث آپکا ذکر آپکی خصلتیں آپکے معاملات
آپ کی آل و اولاد کے گرسنے کے وقت۔
جیسے کہ شفاء وغیرہ کتب سیر میں منقول ہے۔
اور نیز شفاء میں ہے حضرت ابو براء
تیمیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر مومن پر واجب
کہ جب آپکا نام یا آپکا ذکر سنے بے حس
و حرکت ہو کر اس قدر ہیبت اور عظمت
آپ کی ظاہر کرے جیسی آپکی حضوری
میں ظاہر کرنا واجب تھا فاضل ابو الفضل
رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی خصلت تھی ہمارے
سلف صالح اور ہمارے ائمہ کرام کی اور
شفاء ہی میں بعد ذکر کے یہی سند کے ہے
فرماتے ہیں کہ حضرت حمید سے روایت ہے
کہ ابو جعفر امیر المؤمنین نے مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں جب کسی امر میں شاہد
کیا اور ابو جعفر بلند آواز سے بات کرنے لگی
امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین
کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آواز
بلند کرنا روا نہیں اللہ جل شانہ مؤمنین کو ادب

فَوْقَ حَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَدَحَ قَوْمًا فَقَالَ تَقَالِي
إِنَّ الَّذِينَ يُخْضَوْنَ أَصْوَأَ قَوْمٍ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْمًا فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَنَادُونَكَ
مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرِ لِلَّهِ أَتَانَا حَرَمَتُهُ
مَيْتَانِ حَرَمَتِهِ حَيًّا فَاسْتَكَانَ لَهَا أَبُو
جَحْفَرٍ وَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَسْتَقِيلُ
الْقَبِيلَةَ أَمْ أَسْتَقِيلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ تَصْرِفُ
وَجْهَكَ عَنْهُ وَهُوَ سَيِّدُكَ وَرَسُولُكَ
أَيُّكَ أَوْ عَمَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ اللَّهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ أَسْتَقِيلُهُ وَأَسْتَقِيمُ
يَوْمَ فَيُسْتَفْعَلُكَ اللَّهُ وَفِيهِ وَقَالَ مُصْعَبُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا ذَكَرَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَيَّرُ
لَوْنُهُ وَيَتَغَيَّرُ حَتَّى يَضَعَبَ ذَلِكَ عَلَى
جُلْسَانِهِ فَيَقِيلُ لَهُ يَوْمًا فِي ذَلِكَ
فَقَالَ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَمَا أَنْكَرْتُمْ
عَلَى مَا تَرَوْنَ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الْخَمْرَ
أَبْنِ الْمُنْكَدِرِ وَكَانَ سَيِّدُ الْقُرَاءِ
لَا شَأْنَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَمْلِكُ
حَتَّى يَرْحَمَهُ النَّاسُ وَقَالَ مَالِكٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتا ہے اور فرماتا
ہے مت بلند کرو تم اپنی آواز نہ کو ہمارے نبی
کی آواز پر اور جو لوگ آپ کے حضور میں
ہست آواز سے باتیں کرتے تھے اُنکی سطح
تعریف فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُخْضَوْنَ
أَصْوَأَ قَوْمٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْآیۃ اور
آپ کو بلند آواز سے پکارنے والوں کی شان
میں بطریق مذمت فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ
يَنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ الْآیۃ اور خبر دے
رہو کہ آپ کی حرمت و تعظیم ویسی ہی لازم
ہے جیسی حین حیات میں تھی۔ یہ سنکر
امیر المؤمنین ابو جعفر نے نہایت عجز و نوا
سے گردن جھکا لی اور عرض کیا کہ اے امام
مدینہ ابو عبد اللہ امام مالکؒ میں قبلہ کی
طرف منہ کر کے بیٹھوں یا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کی طرف۔ فرمایا آپ کی طرف سے
منہ کیوں پھیرتے ہو حالانکہ آپ تمہارے
اور تمہارے باپ اہل بیت علیہم السلام کے
وسیلہ ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے
دن۔ لہذا آپ کی طرف منہ کرنا اور آپ
ہی سے شفاعت طلب کرنا اللہ آپ کی
شفاعت تمہارے حق میں قبول کرتا ہے
مصعب بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ وقت

جاء رجل الى ابن المسيب فسأله عن
 حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وهو مضطرب مجلس وحده فقال له
 الرجل وددت انك لم تنعجب فقال
 لي كرهت ان احدثك عن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم وانا مضطرب قال
 ابو مصعب بن عبد الله كان مالاك
 ابن انيس اذا حدث عن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم توضأ وثبتا وليس
 ثيابه لم يحدث قال ابو مصعب
 قيل عن ذلك فقال انه حديث
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 مطرف كان اذا اتى الناس مالاك
 اليهم الجارية فتقول لهم يقول لكم
 الشيعة تريدون الحديث او المسائل
 فان قالوا المسائل خرج اليهم وان
 قالوا الحديث دخل معسله واغتسل
 وثقيب وليس ثيابا جذا ويعتمر
 ووضع على رأسه ردائه وتلقى
 منقته فخرج فيجلس عليها وعليه
 الخشوع ولا يزال يتبعه العود حتى يخرج
 من حديث رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قال غيره ولم يكن يجلس

سننے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 امام مالک رحمہ اللہ کا رنگ بد لگاتا تھا۔
 اور اتنا جھکتے تھے کہ اہل مجلس پر شاق
 گذرتا تھا جب اس معاملہ میں آپ سے
 عرض کیا گیا فرمایا اگر تم ان لوگوں کو پہنچتے
 جنکو میں دیکھا ہے تو تم میرا یہ فعل شاق
 نہ گزرتا۔ میں نے حضرت حمید بن منکدر
 کو جو عالموں اور قاریوں کے سردار تھے
 دیکھا ہے کہ کبھی ان سے کوئی حدیث نہیں
 پوچھی گئی مگر آپ کا نام سنتے ہی اس قدر
 روتے تھے کہ جو دیکھنا ان پر رحم کرتا۔ امام
 مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابن المصعب
 رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے کسی نے
 آپ سے اگر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پوچھی۔ آپ فوراً ادب سے بیٹھ گئے اور
 حدیث بیان کی۔ سائل نے عرض کیا کہ
 آپ نے اتنی تحلیف کیوں فرمائی کہ بیٹھ
 گئے آپ نے فرمایا میں مکرہ سمجھتا ہوں کہ
 حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے
 لیٹے بیان کروں۔ حضرت ابو مصعب
 ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ
 اللہ علیہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بیان فرماتے تو اول وضو کرتے

بعد سننے احادیث کے حضرت ہشام نے عرض کیا کہ کاش آپ اس سے زیادہ چاہ لگاتے اور اس سے زیادہ احادیث سنا دیتے تو بہتر ہوتا۔ اور شفا رہی میں ہے کہ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سو بار بکلاس سے زیادہ قبر مبارک پر حاضر ہوتے تھے اور اس طرح عرض کیا کرتے تھے۔ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَالسَّلَامُ عَلَی ابْنِ بَكْرٍ وَالسَّلَامُ عَلَی ابْنِ حَفْصٍ۔ اور ایک دن آپ کو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھنے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔ سبحان اللہ صحابہ کا تو یہ حال تھا مگر آج کل اگر کوئی ایسا کرے تو نزد وہابیہ تو بالکل مشکل یا بدعتی ہو جاوے۔ استغفر اللہ من ذالک۔ اور ابو عبد اللہ بوہری رضی اللہ

آپ کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ للہم

کیوں نہ پکڑوں پناہ میں تم سے
وقت آنے بلا کے اسے شام

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ اِلٰی مَنْ اَكُوْذِبُ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِّ

اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

میں بعد وفات آپ کی کے۔ شعر

اؤ گیا کیوں میری نگاہوں سے خوب رہا
کیوں ہیں بچاؤ کے سب سے کھل آنکھیں
ہے فراقی شہ طحان میں یہ میری حالت
کاش ہر خط تمہیں پہنچتی رہتی آنکھیں

مَا لِحَبِيْبِي لَا تَشَامُكَ اَنْتَ مَا
كَلِمَتُ مَا تَبَّ بِحُكْمِ الدَّمْدَمِ
جَزَعًا عَلٰی الْمَهْدِ اِیَّیْہِ تَاوِيًا
يَا خَلِيْفًا مِّنْ وَّجْہِ الْحَصَا لَا تَبْعَلْ

اور نیز جناب القلوب میں قصہ بلال رضی اللہ عنہ میں ہے۔ چوں بقبر شریف رسید

گر یہ کرد و روئے بجا کہ نیاز مالید۔ پس جب روایات گذشتہ سے ثابت ہو چکا کہ تعظیم کلام اور ہے اور تکریم سماع اسم ذوی الاکرام اور توقیر حضور می مسجد ملائک قیام اور ہے اور تعظیم اماکن متبرکہ متعلقہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور۔ پس علیٰ هذا القیاس جان لینا چاہئے کہ تعظیم وقت تشریف آوری قیام متعاملہ متعارفہ اہل اسلام ہے کہ واسطے کہ تعظیم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت رونق افروزی کے اس وقت میں

مسلمین و مؤمنین حاضرین اُسوقت سے کہ بجز ملائکہ کرام کے اُسوقت فیض و برکت میں اور کوئی نہ تھا ہمیں کچھ ثابت ہے کہ ملائکہ و طائف حوران بہشت و حضرت آسیہ و مریم قبل از ولادت تا ظہور نور حضور کھڑے تھے۔ کما تر ۛ

دلیل خامس۔ جملہ اہل بصیرت پر ظاہر ہے کہ متبوع تابع سے افضل ہوتا ہے

اور حقوق متبوع حقوق تابع پر مقدم اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تعظیم و ذکر احادیث اور اسم مبارک و دیگر اشیاء متعلقہ بانحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد وفات حضور صی و غیبت

میں مثل تعظیم احادیث بوقت حضور حین حیات میں ہے اور حدیث وغیرہ تابع ذات ہیں۔

جب ذکر تابع کی تعظیم وہی بلکہ زیادہ تر اس سے جو کہ حین حیات میں تھی ثابت ہو چکی

تو ذکر متبوع یعنی ظہور نور ذات اقدس کی تعظیم بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گئی اور وہ یہی قیام جو عرض

اظہار فرحت صحابہ سے اور کھڑے رہنے ملائکہ سے ہے تعظیم و ذکر ولادت سید الانام

اُسوقت میں ثابت ہے پھر اب بھی باوصف انہیہہ و لائل و ضح اگر کسی صاحب کو یہ شک

مشکوٰۃ وہم میں ڈالے کہ مطلق تجدید قیام میں تو بدیں مناسبت مذکورہ کچھ حرج نہیں

بلکہ امور تحت ہے لیکن منع تو ہم بدیں حجت کرتے ہیں کہ فی زمانہ ائمہ عامۃ الناس اُسوقت میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ناظر سمجھنا غیر خدا کو شرک

ہے تو جو اب اسکا یہ ہے کہ لفظ حاضر ناظر سے اگر حضور و نظیر اہل حضور و نظیر بار تعالیٰ

بہر وقت و محلہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط و مقضیٰ الی الشک ہے الا اہل اسلام میں

یہ عقیدہ کسی جاہل اہل کا ہی نہ ہو گا۔ استغفر اللہ من ذالک۔ اور اگر معنی حاضر و ناظر یہ ہی ہیں کہ

روح پر فطوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ذکر ولادت شریف۔ و حق افروز محفل ہوتی

ہے یا اُسوقت خاص میں بسبب کثرت ورود سلام آپکو اس محفل مقدس کی طرف ایک توجہ

خاص کہ موجب کشف جملہ احوال قائمین ہو جاتی ہے تو عامۃ الناس نہیں بلکہ خاصۃ الناس

بعض علماء سلف سے بھی خاص یہ عقیدہ ثابت ہے چنانچہ فتاویٰ علماء اہل حرمین

شریفین مندرجہ رسالہ احسن الکلام فی جواز المولد والقیام میں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آخر میں بطور

سے نقل کیا جاوے گا یہ عقیدہ علماء سلف کا ہونا فتویٰ محمد بن سحیبی مفتی الحسا بد فی المکتبہ المعطل

یہی ثابت ہے مگر اولاً از روئے تفاسیر و کتب عقائد معنی شرک سمجھ لینا چاہئے تاکہ پھر اپنا وہ
نفسہ لزم و مشرک کا وہم ہی خاطر منصفین میں خطور نہ کرے اور وہ غیر اللہ کو شرک یا ٹھہرانا ہے
ساتھ اللہ جل مجدہ کے وجوب و جوہر یا مستحق عبادت ہونے میں۔

چنانچہ شرح عقائد نسخی میں ہے شرک اللہ کے
واسطے ساجی بنانا ہے کسی غیر کو مثل اللہ کی
واجب الوجود و سبک جیسے مجوسیوں کا عقیدہ
ہے کہ وہ جلالیوں کے پیدا کر نیوالے کو واجب
الوجود و اور اپنے کہتے ہیں اور برائیوں کے پیدا
کر نیوالے کو واجب الوجود و اور اس میں یا مشرک
نام غیر اللہ کو مستحق عبادت سمجھ لینے کا نام ہے
(یعنی غیر اللہ کے سامنے عجز و نیاز اور رجحان کیلئے)

کَمَا فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ لِلنَّسَفِيِّ الْأَشْرَافِ هُوَ
إِتْبَاتُ الشَّرِكِ فِي الْأَلُوْهِيَّةِ بِمَعْنَى وَجُوبِ
الْوُجُودِ كَمَا لِلْمُجُوسِ أَوْ بِمَعْنَى اسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ
كَمَا لِعِبَادَةِ الْأَصْنَامِ وَكَذَلِكَ فِي تَفْسِيرِ الْمُطَهَّرِ
لِقَاضِي نَا لَمْ يَلِ اللَّهُ بِأَيِّ بَيِّنَةٍ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ
فَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ أَنْ يُشْرَكَ
بِهِ فِي وَجُوبِ الْوُجُودِ أَوْ الْعِبَادَةِ إِذَا آمَنَتْ
وَهُوَ مُشْرِكٌ أَنْتَهَى۔

ساتھ اس عقیدہ سے پیش آوے کہ میرے جسم و جان اور موت و زندگی کا غیر خدا ایسا
ہی مالک ہے جیسا اللہ مثل بت پرستوں کے اور ایسا ہی تفسیر مظہری میں قاضی ثنات اللہ پانی
پہی علیہ الرحمۃ آیت کریمہ اِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ اَنْ يُشْرَكَ يَه كُتَحْت میں تحریر فرماتے ہیں۔

اور یا معنی شرک یہ ہیں کہ اللہ کی صفات میں کہ جملہ صفات اس کی قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے
ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور ہر وقت اور ہر لحظہ میں وہ متصف ہے ساتھ اُن صفات مقدہ
کے اور معدوم ہو نہ ایک صفت کا ہی اس ذات پاک سے یک آن میں بھی محال ہے

چنانچہ شرح عقائد نسخی میں اور اللہ کی صفات سب
ہیں جو بغیر حاصل کر سکے ہمیشہ اس کی ذات ساتھ قائم
ہیں۔ اور قصیدہ لا الہ الاہ ہے۔ شاعر
سب اسکے فعل اور سب اس کی صفات پاک
ساری قدیم ہیں کہ زوال اُن کا ہے محال

كَمَا فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ لِلنَّسَفِيِّ وَلَهُ صِفَاتٌ
أَزَلِيَّةٌ قَائِمَةٌ بِذَاتِهِ وَفِي قَسْمَةِ الْأَلْوَانِ
صِفَاتُ الْمَذَاتِ وَالْأَفْعَالِ مَحَلٌّ
لشعر قَدْ يَمَاتُ مَصُونَاتُ الزَّوَالِ

غیر اللہ کو شرک کرنا اور مثل صفات قدیم یا ربیغائی غیر اللہ کے واسطے صفات قدیم ثابت کرنا

كَمَا فِي تَفْسِيرِ ابْنِ سَعْدٍ وَحَقَّتْ قَوْلُهُ تَعَالَى
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ كَوْنُ تَزْيِيلِهِ تَعَالَى
عَمَّا يُشْرِكُونَ بِهِ تَعَالَى أَوْ عَنْ مَا أَشْرَكَهُمْ
عَلَى أَثَرِ صِفَاتِهِ الَّتِي لَا يُمْكِنُ الشُّعُورُ بِهَا
لَهُ تَعَالَى فِي شَيْءٍ مِنْهَا شَيْءٌ مَا أَصْلًا -
نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ تفسیر ابوسعود میں تحت آیت کریمہ سبحان اللہ
عما یشرکون کے ہے یہ بیان پاکی اللہ جل شانہ کا ہے
شرک سے اور غیر اللہ کے واسطے جو انہوں نے
اللہ کی صفات ثابت کی تھیں اپنے جنس
کوئی اسکا شریک (یعنی ساجھی)

اور یہ سمجھنا قائلین بوقت ذکر ولادت شریف کا کہ اسوقت خاص میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ وصحبہ رونق افروز محفل شریف ہوتے ہیں یا آپ کو اسوقت
خاص میں بسبب کثرت درود و سلام کے اس محفل مقدس کی طرف ایک توجہ خاص کہ جب
کشف جملہ احوال قائلین درود و خوان ہو ہوتی ہے۔ زہار زہار شرک نہیں ہو سکتا اس واسطے
کہ اسوقت کوئی نہ آپ کی ذات مقدس کو واجب الوجود سمجھتا ہے یہ مستحق عبادت
اور زکوٰۃ کسی صفت قدیمہ واجب تعالیٰ کو ثابت کرتا ہے ذات بنوی صلی اللہ علیہ وسلم
کے واسطے اسواسطے کہ یہ قول قائل کہ اسوقت خاص میں ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
وصحبہ وسلم کو بسبب کثرت درود و سلام حاضر یا ناظر سمجھتے ہیں نہ دیگر اوقات میں صراحت
دلالت حدوث پر کرتا ہے اور صفات حادثہ بندہ کو ثابت کرنا کیسے نزدیک شرک نہیں۔ صاپس
درینصورت بلا تحقیق لفظ شرک زبان پر لا کر اکثر مسلمین و مؤمنین خاصہ علماء و حرمین
کو کہ انکا یہ عقیدہ ہونا ثابت ہے بموجب فتویٰ محمد بن یحییٰ مفتی الحنابلہ فی المکتہ المعظمہ
کہ عنقریب انشاء اللہ نقل کیا جاوے گا مشرک و کافر ٹھہرا کر مور و اس حدیث صحیحہ و صحیح مسلم
کا بننا ہے۔

جس نے کہا اپنے بھائی مسلمان کو اس
کافر و دونوں میں سے اس کفر کے ساتھ ایک
ضرور ٹھکانا پڑے گا اگر فی الواقع جسکو کافر کہا

مَنْ قَالَ لَا خَيْرَ الْمُسْلِمِ يَكَا فِرْ فَقَدْ
بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا إِنْ كَانَ كَا فَا كَمَا قَالَ وَالْأَ
رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔

ہے وہ کافر ہے جب تو وہ ورنہ کہنے والا۔

صاحب کا بیان ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

باتمک بوقت قیام ہذا توجہ خاص فرمانا آپکا بجانب قائمین مصلین محفل ہذا ایسی توجہ کہ موجب کشف احوال مصلین قائمین ہو بسبب کثرت درود و سلام کے ثابت ہے بموجب احادیث صحیحہ اور اجازتِ قویہ کے مثل توجہ خاص دیگر اوقات درود خوانی اور سلام سانی کے۔

شفا میں ہے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو میرے اوپر درود بھیجے مگر اُسکے درود و فرشتہ میرے سامنے لا کر پیش کرتا ہے اور نام لیکر کہتا ہے کہ فلاں فلاں کا بیٹا آپ پر اس طرح درود بھیجتا ہے اور تفسیر آ کر میرے صلی اللہ علیہ وسلم کو آتی ہے۔

كَهَافِي الشَّفَاءِ لِقَاعِي حِيَاضِ بْنِ شَهَابٍ
قَالَ بَلَّغْنَاكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَزُّوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ
وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا أَحْمَلَهَا
مَلَائِكَتِي يُؤَدِّيْهَا إِلَيَّ وَيُسَمِّيْهِ حَتَّى
أَنَّهُ يَقُولُ أَنَا فُلَانٌ يَقُولُ كَذَا أَفَكَذَا
وَفِي الدَّرَجَاتِ الْمُنْتَوِيَّةِ لِلَّيْسُ وَطَىٰ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ
حَتَّىٰ تَخْرُجَ تَعَالَىٰ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا۔

در منثور میں ہے بسند صحیح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے اوپر درود بہترین صیغوں کے ساتھ بھیجا کرو اس واسطے کہ تمہارے درود میرے اوپر مع تمہارے ناموں اور جسم اور صورتوں کے پیش کئے جاتے ہیں۔

اور نیز بدین عنوان کہ فلان ابن فلان مثل کترین ہندکان ابو محمد سید احمد المعروف بہ دیدار علی بن سید نجف علیٰ تسلیم علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک پہنچانا مالک نے کا درود کو حضور اقدس میں ثابت ہے بموجب روایت ہذا۔ جذب القلوب مذکورہ باب فضائل و آداب صلوٰۃ بر سرور کائنات کے کہ از اتم و اعظم رفائے صلوٰۃ علی اسم مصلی است در حضور فاضل النور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔

مشوہہ باوئے دل کہ تیرا ذکر اور وہ جناب پاک
کجروی سے پاک ہو جا اور خودی سے صاف پاک

لك البشارة فاعلم ما عليك لقد
ذكرت فخر على ما فيك من عوج

بیت۔ جاں میدہم در آرزو اقامہ خرابازگو
در مجلس آن نازنین حرفے گز ما میرود
و تبلیغ ملائکہ سیاحین صلوة او بحضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم باین عنوان کہ
فلان بن فلان مثل کترین بندگان عبد الحق بن سیف الدین یسلم علیک یا رسول اللہ
انتہی مختصر بقدر الحاجة۔ اور نیز بموجب ان اعاذت کے۔

چنانچہ دہلی اور شفاء قاضی عیاض میں ہے
بند مرفوع حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
دروو بھیجو تم اوپر میرے پس اچھے لفظوں سے
دروو بھیجو اس واسطے کہ تم نہیں جانتے کہ وہ میری
اور پیش کیا جاتی ہے۔ لہذا اس طرح کہا کرو۔
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِيْ وَبَيْعَاتِيْ عَلَى سَبِيْلِ
الرّٰسُوْلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اور
سیرۃ احمدیہ طریقہ محمدیہ میں ہے ابن ماجہ سے
ساتھ سند حمید کے حضرت ابو الدرداء فرماتے
ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم
جمعہ کے دن بہت کثرت سے میرے اوپر
دروو بھیجی کرو اس واسطے کہ جمعہ وہ دن ہے
کہ جس میں خاص ملائکہ مقربین حاضر ہوتے
ہیں اور بیشک کوئی میرے اوپر دروو نہیں
بھیجتا مگر جتنا کہ وہ دروو سے فارغ ہو پھر
اسکی دروو پیش ہوتی رہتی ہے حضرت ابو
الدرداء فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ
حضور بعد وفات کے دروو پیش ہو چکی کیا

اُخْرِجَ الدَّيْلِيَّ وَالْقَاضِيَّ عِيَاضَ رَحْمَتًا
اللّٰهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
مَرْفُوعًا اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَاَحْسِنُوْا
الصَّلٰوةَ فَاَنْتُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَٰلِكَ
نُحْرَضُ عَلَيَّ اِلَّا فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اجْعَلْ
صَلَاتِكَ وَبَيْعَاتِكَ عَلَى سَبِيْلِ
الرّٰسُوْلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ۔ وَفِي سِيَرَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ رَوَى
ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْكَثْرَ وَابْنُ الصَّلٰوةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاِنَّ يَوْمَ مَشْهُودٌ شَهَدَةُ الْمَلَائِكَةِ
وَإِنَّ أَحَدًا لَّنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْأَمْرِ ضَمَّتْ
عَلَى صَلَوتِهِ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ
وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى
الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ
قَالَ ابْنُ مَاجَةَ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَتَّى يَرْزُقَ
فِي قَبْرِهِ۔ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِلْفَظٍ
لَيْسَ مِنْ عَبْدِ يُصَلِّيَ عَلَى الْإِبْلِغِيِّ وَنُتِ

حَيْثُ كَانَ وَرَجَاهُمَا ثَقَاتٌ لَكِنَّهُ مُنْقَطِعٌ
وَفِي مَقْدَمِ الشَّيْخِ الْمَشْكُورِ الْمُرْسَلِ
الْمُنْقَطِعِ بِمَعْنَى وَعِنْدَ الْيَقِينَةِ وَمَالِكٍ
الْمُرْسَلِ مَقْبُولٍ مُطْلَقًا اَنْتَهَى مُخْتَصَرًا
وَفِي ذِكْرِ كِتَابِ التَّحْيِيزِ اَنَّ وَقِيلَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ
صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ مَنْ غَابَ
عَنْكَ وَمَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مَا حَاثُهَا
عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمِعْ صَلَاةَ اَهْلِ
مُحَبَّتِي وَاعْرِضْهُمْ وَتَعْرِضْ عَلَى صَلَاةٍ
غَيْرِهِمْ عَرَضًا

صورت ہوگی فرمایا بیشک اللہ نے حرام کر دیا
زمین پر یہ کہ پیغمبروں کے جموں کو کھائے
بعد نقل حدیث ابن ماجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں
کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ
ہیں اپنی قبر میں رزق دئے جاتے ہیں اور
طہرائی کے لفظوں کے یہ معنی ہیں کہ کوئی زندہ
میرے اوپر درود نہیں بھیجتا مگر اسکی آواز
مجھ تک پہنچ جاتی ہے جہاں کہیں بھی ہو
راوی ان دونوں حدیثوں کے ثقہ ہیں مگر منقطع
ہے اور مقدمہ شیخ میں ہے کہ منقطع جسکے مرسل
بھی کہتے ہیں نزدیک امام مالک اور امام ابو

حنیفہ رحمہما اللہ کے مطلقاً مقبول ہے۔ اور دیکھا چہ دلایل الخیرات میں ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ خبر دیجئے ان درود پڑھنے والوں کے درود
سے جو آپ سے غائب ہیں اور انکے درود سے جو آپ کے بعد پیدا ہونگے انکے درود کا آپ
حضور میں کیا حال ہے اور ہوگا۔ فرمایا میں اہل محبت کے درود کو خوشنما ہوں اور سننا پڑھنا
اور انکو پہچانتا ہوں انکے علاوہ دوسروں کے درود میرے اوپر پیش کئے جاتے ہیں اور
پیش ہوتے رہینگے۔

اگر کوئی کہے کہ ان احادیث مذکورہ سے اثبات توجہ خاص محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کا پنج صبیح اوقات درود خوانی کے ہے پھر قیام بحیث توجہ احمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام
وقت درود خوانی ذکر ولادت شریف ہی مخصوص رکھنا حکم ہے۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ
مقصود ہمارا نقل روایات ہذا سے تو فقط اتنا ہی تھا کہ اسوقت خاص میں بھی آپکو بوجہ کثرت
صلوٰۃ والسلام بجانب حاضرین بزم شریف چونکہ ایک پنج کی توجہ خاص ہوتی ہے اگر معذرت
وجوہات مذکورہ مؤیدہ تخصیص قیام بوقت خاص درود خوانی ذکر ولادت سید الانام بوجہ

توجہ فرمائی سب الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب محفل ہذا بھی قیام کیا جاوے تو
 بھی کچھ حرج نہیں بلکہ بھرتی استجاب سلف بدین نیت نیز مستحب ہے نہ یہ کہ فقط بوجہ نفس
 توجہ شریف ہی کے قیام کیا جاتا ہے بلکہ جو بات قیام تو علاوہ بریں سابق ازین تفصیل تمام
 مذکور ہو چکی ہیں حالانکہ فقط بوجہ نفس توجہ شریف بھی اگر قیام نہا بدین نیت کیا جاوے
 کہ بعد حصول توجہ خاص چونکہ بوجہ کشف ایجا تشریف لانا لازم ہوا میں ثابت ہے لہذا انقطاع
 کھڑے ہوتے ہیں جب بھی کیا ہرج ہے۔ دیکھو فتوے محمد بن یحییٰ مفتی حنابلہ میں ہے
 ہاں مستحب ہے قیام وقت ذکر ولادت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے
 کہ مستحسن رکھا اسکو بہت سے علماء دین
 اور پیشوایان اسلام نے وہ فرماتے ہیں
 وقت ذکر ولادت آپ کی روح مبارک
 رونق افروز مجلس ہوتی رہتی ہے۔

لَعَنَ نِسْحَتَ الْقِيَامِ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَحْسَنَهُ
 الْعُلَمَاءُ الْأَعْلَامُ وَقَدْ وَفَّاهُ الَّذِينَ وَالَاهُم
 فَذَكَرُوا عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْضَعُونَ رُوحَانِيَّةً صَلَّاهُ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انقضى۔

اور نیز بوجہ بیان کرامت ترجمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روایاتے صادق
 مومنین میں۔

رسالہ ترویج ایمان مولانا عبدالحی مرحوم میں
 کتاب البقیۃ سے کہ ایک آدمی نعت
 خوان تھا اور حقہ بھی پیتا تھا۔ اس نے
 خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں کہ جب تم مولد شریف پڑو
 ہو تو تم رونق افراے مجلس ہوتے
 ہیں۔ مگر جب حقہ آجاتا ہے تو ہم
 فوراً مجلس سے واپس
 ہو جاتے ہیں۔

كَمَا فِي رِسَالَةِ الْمُسَمَّى بِتَرْوِيجِ الْجَنَابِ
 يَتَشَرَّفُ فِي حُكْمِ شَرِّبِ الدُّخَانِ لِمَوْلَانَا
 عَبْدَ الْحَيِّ صَاحِبِ نَقْلٍ عَنْ صَاحِبِ
 السِّبْطَةِ حَكَمَى أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَدَّحًا
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ وَكَانَ
 يَتَرَبَّ الدُّخَانِ فَرَأَى فِيهَا يَرَى النَّبِيَّ
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِنَّكَ إِذَا قَرَأْتَ التَّوَكَّدَ أَحْضَرُ الْجَلِيسِ
 وَإِذَا أَجَاءَ الدُّخَانُ فِيهِ أَتْرُكُهُ وَأَذْهَبَ

دلیل سادس قول فرزند ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بوقت ذکر ولادت تشریف ہر اس محل
ذکر ولادت تشریف میں کہ بموجب کثرت محبت جینا صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ نشانی
ہے ایمان کی متعقد کیمجاوے مظنون ہے۔

کَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ
حَتَّى أَلُوهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ دَالِيهِ وَوَلَدِهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے
اُس ذات پاک کی جسکے ہاتھوں میں میری
جان ہے کسی تم میں سے کوئی مومن کل
انہیں ہو سکتا جتنا کہ اُسکو تجھے محبت

ماں باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو۔ یہ حدیث بخاری کی ہے۔

لہذا برکے استقبال بانتظاری تشریف آوری حضور
صلی علیہ رب العفور بحسب امکان معدا شتمال نیت تعظیم قدم سمیت لزوم قیام مذاکرۃ
ہیں تو ہی زہار قالی استجاب سے نہ ہوگا بکثرت صحت ظن نہ کورا اور پااحت نیت مسطور
اس واسطے کہ اس قسم کا قیام برائے استقبال تعظیم سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام
جب آپ جہاد سے تشریف لاتے تھے اور نیز برائے تعظیم قدم بانتظار تشریف
آوری سید الانبیاء باوصف مظنون ہونے تشریف آوری حضور کے صحابہ کرام کھڑے تھے
اور ورتک صحابہ کا بانتظار رسول اکرم بیرون حد مدینہ منورہ جابجا کروائیں پھر پھر آنا صاف

وال بریں مدعا ہے اور ثابت ہے صحابہ کرام سے معد تقریر رسول علیہ الصلوۃ والسلام
بحسب اشارة النص کہ وقطعی الدلالت ہے بحجاب حکم میں مثل عبارة النص
نور الانوار میں ہے کہ لاشک عبارت اور اشارة
ثبات مدعا میں قطع الدلالت ہوتی ہے واسطے

کَمَا فِي نَوْرِ الْأَنْوَارِ أَنَّ كُلَّ مَنِ الْعِبَارَةِ
وَالْإِشَارَةِ قَطْعِيًّا لَدَلَّةً عَلَى الْمُرَادِ هِيَ
لِهَا إِخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي بَابِ اسْتِقْبَالِ
الْعَزَاةِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَابِقُ
ابْنُ يَزِيدٍ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبِيَّانِ

باب استقبال العزاة بخاری تشریف میں
زہری فرماتے ہیں حضرت سائب بن یزید
فرماتے تھے کہ وقت تشریف آوری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر سے

إِلَى ثَنِيَةِ الْوُدَاعِ وَآخِرَ الْخَارِجِ فِي مَعْرَةِ
كُوَيْلٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ يُخْرَجُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
مَكَّةَ فَكَانُوا يَنْتَظِرُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى
الْحَجَرِ فَيَنْتَظِرُونَ لَهُ حَتَّى يَرَوْهُمُ حَمَلًا
الْعُطْبِيِّرَةَ فَإِنْ قَلَبُوا أَيُّ مَآبِعِدٍ مَا طَالُوا
إِنْ يَنْتَظَرُ رَهْمًا فَأَوْقَالِي بِيَوْمِهِمْ إِذَا فِي
رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى أَطْرِمٍ مِنْ أَطْرِمٍ
يَنْتَظِرُ إِلَيْهِ فَبَصَرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبِيعَيْنَ يَزُولُ
بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمَّا بَلَغَ الْيَهُودِي
أَنَّ قَالَ يَا أَعْلَى مَوَدِّهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ
هَذَا أَبِي كَرِهُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ لَهُ
فَتَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَاحِ فَتَلَقَوْا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِظُهُرِ الْحَجَرِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ
حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِئِ بْنِ عَوْفٍ
وَذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَشْيِ مِنَ السَّمَاءِ رَسْمُ
الْأَوَّلِ - انتهى

ہم تمام لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک
مدینہ طیبہ سے حضور کے استقبال کو
جایا کرتے تھے۔ اور ایک حدیث طویل
بخاری شریف میں ہے کہ جب مدینہ طیبہ کے
مسلمانوں کو مکہ معظمہ سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی طرف ہجرت کی
خبر پہنچی اور انہوں نے سنا کہ آپ مکہ
مکرمہ سے روانہ ہو چکے روز علی الصبح
تمام مسلمان مقام حوۃ تک پہنچ کر اکیٹھا
کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ وقت غاب
آنے دوپہر کی گرمی کے واپس لوٹتے چنانچہ
ایک دن واپس لوٹ کر اپنے گھروں میں
پہنچ گئے تھے کہ ناگاہ ایک یہودی اپنے
ٹیلوں سے ایک ٹیلہ پر آ کر آپ کو دیکھنے لگا
کہ اسکی نگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر پڑی کہ آپ نہایت سفید کپڑے پہنے
ہوئے ہیں پھر بلند آواز سے بے اختیار
پکارا کہ اے اہل عرب یہ تمہارے مقتضو ہیں
جتنی تمکو انتظار تھی یہ سنتے ہی تمام مسلمان
سج ہو کر مقام ظہر الحوہ میں آپ سے جملے حضور سجے وہی طرف ہو کر بنی عمر بن عوف
میں ماہ ربیع الاول کے پیر کے دن جہارونق افزہ ہوئے۔

اور محض گمان آمد آمد پر جب استقبال کو ملنا بجارۃ النفس ثابت تو محض گمان آمد پر
قیام کرنا بغرض تعظیم پر جب کشف و دریا صامحین دلالت النفس سے ثابت ہے یہاں قیام

اگر کوئی صاحب یہ خیال کریں کہ یہ تقریر تہاری موردِ چند شکوک ہے کہ ارتقاء انکشاف
ہے۔ اول یہ کہ قیام صحابہ کرام برائے تعظیم و استقبال بظن تشریف آوری حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام بسبب سننے جو رونق افروزی آپ کی کے زبانی مردمان آئندہ
مدینہ منورہ کے تھا اور رونق افروزی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفل ہذا میں مطلقاً
باستماع رویائے مومنین اور الہام علماء ربانی و قدوہ فضلاء حقانی کے کہ وہ شرع
تشریف میں قابل اعتماد نہیں۔

چنانچہ ملا علی قاری رسالہ مقدمۃ السلام
میں تحریر فرماتے ہیں کہ سوائے پیغمبروں کے
خواب کے کسی کے خواب پر اعتماد نہیں کیا
مثلاً اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کسی امر کے کرنا
یا نہ کرنے کو مخالف قواعد اسلام فرماتے
ہیں تو باجماع علماء اسکو اس پر عمل کرنا
جائز نہیں۔ اور حرز الشیخین میں ہے
کہ خواب کے حکم اور کشفی باتوں پر شرعی
احکام میں اعتبار نہیں کیا جاتا۔

كَمَا قَالَ مَلَأْنِي رَحْمَةً لِّلَّهِ فِي رَسَالَةِ الْمُسْتَنَى
بِمَقْدَمَةِ السَّلَامَةِ فِي خَوْفِ الْخَلْقَةِ لَا يُعْتَمَدُ
عَلَى دَوَائِرِ الْمَنَامِ فِي حَقِّ غَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ
فَلَوْ فُرِضَ أَنَّ أَحَدًا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِفِعْلٍ شَيْءٍ
أَوْ يَنْتَهِزَ لَهُ عَلَى خِلَافِ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ
فَلَيْسَ لَهُ الْقِيَامُ بِذَلِكَ الْأَمْرِ بِإِجْمَاعِ
الْعُلَمَاءِ الْأَعْلَامِ وَفِي حَرْزِ الشَّيْخَيْنِ أَنَّ
الْأَحْكَامَ الْمُنَابِتَةَ وَالْأَحْكَامَ الْكَشَفِيَّةَ لَا
يُعْتَبَرُ لَهَا فِي الْأُمُورِ الشَّرْعِيَّةِ النَّهْيُ۔

شک دوم۔ یہ کہ قیام نہ احباب احادیث مذکورہ ثابت ہے بدلالة النص
یا اقتضاء النص اور خروج برائے استقبال ثابت ہے بعبارة النص۔ پھر اسکی کیا وجہ
کہ امر ثابت بدلالة یا اقتضاء النص کو عمل میں لاتے ہو اور امر ثابت بعبارة النص پر
کہ وہ خروج برائے استقبال ہے عمل نہیں کرتے۔ شک سوم۔ یہ کہ قیام صحابی
صحابہ بعزم استقبال عین حیات السرد علیہ افضل الصلوٰۃ میں تھا کہ آنکھوں سے دیکھ کر
تعظیم بخضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام قرین قیاس تھی اور بغیر آنکھوں سے
دیکھنے کے کسی شخص معظم کی تعظیم شرع میں نہیں آئی اور نہ قرین قیاس۔ شک چہاں

یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو باوصف آنکھوں سے دیکھنے کے بھی کھڑے ہوئے کو برائے تعظیم کہ جو قرین قیاس ہے منع فرما دیا تھا اور بسبب مکروہ جاننے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیام تعظیمی کو کوئی برائے تعظیم نہیں کھڑا ہوتا تھا۔

كَمَا أَخْرَجَ الْبُؤْدَاقُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى عَصَى فَقُمْنَا لَهُ
فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعْرَاجُ
لِيُعْظِمَ بَعْضُهَا بَعْضًا إِنَّهُي - وَأَخْرَجَ
الْبُرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا
شَخْصَ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا
إِذَا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ لَمَا يَعْلَمُونَ
مِنْ كَرَاهَتِهِ لَدَى اللَّهِ - إِنَّهُي -

چنانچہ ابو داؤد میں ہے حضرت ابو امامہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک بار عصائے مبارک پر تکیہ لگائے
ہوئے باہر تشریف لائے ہم آپ کے
واسطے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا ایسے
مت کھڑے رہو جیسے عجمی کھڑے ہوتے
ہیں اور انکا بعض بعض کی تعظیم کرتا ہے
اور ترمذی شریف میں ہے حضرت انس
فرماتے ہیں کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے زیادہ صحابہ کرام کو سارا

نہ تھا۔ مگر باوجود اسکے جب آپ کو دیکھتے کھڑے ہوتے کس واسطے کہ جانتے تھے کہ
آپ کو اس طرح کھڑے ہونے سے کراہیت ہے۔

لشک پنجم۔ یہ کہ چونکہ قیام نہایدوں دیکھنے شخص معظم کے دست بستہ وقوف
میں آتا ہے لاریب مشابہ ہے ساتھ قیام مخصوصہ نماز کے کہ وہ مخصوص
عبادۃ ہے لہذا بدیں جہت بیشک موہم شرک ہے۔ لشک ششم
یہ کہ قیام نہایطن رونق افزہ روزی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ایک بزم ذکر و لاوت
شریف میں ہوتا ہے اور رونق افزہ روزی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ایک بزم ذکر و لاوت
شریف میں منوع ہے بحجت منعقد ہونے لاکھوں محافل متبرکہ ذکر و لاوت شریف
کے یک وقت خاص میں کہ یکذات مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وقت
خاص میں درمیان جملہ محافل نہاد کے رونق افزہ ہونا ہی محال ہے عند العقل والنقل

بائیکہ اطراف زمین سے یک جگہ بھی سیر کرنا افعال مخصوصہ حیات ہیں چہ جائیکہ
لاکھوں جگہ لہذا بلاشبہ قیام نہا بھی ممنوع۔ اور ہفتم یہ کہ اتنے بول بعید سے
آپ کو ہر ایک محفل کی خبر ہونا محال ہے کہ لَا یَعْلَمُ الْغِیْبُ إِلَّا اللّٰهُ پھر بغیر حصول
خبر آپ رونق افروز ہر ایک محفل کیونکر ہو سکتے ہیں۔ تو امید کہ اجوبہ جملہ شکوک
بنظر انصاف بغیر تمام ملاحظہ فرما کر سرگز انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں تعصب کو کام
نہراویں کہ اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ اور وہ یہ ہیں۔

جواب شک اول۔ بیشک الہام اولیاء اللہ اور امہ انحضرت پیدا الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم میاں روایات سے صالحہ مؤمنین اثبات کسی حکم میں احکام حلت و حرمت سے اگر وہ
حکم مخالف ہو ساتھ قوا حد اسلام کے زہار زہار قابل اعتبار نہیں چنانچہ قول مذکورہ
ملا علی قاری رحمہ اللہ جو اثبات شک اول میں ذکر کیا گیا ہے صاف وال بریں مدعا
ہے۔ لیکن الہام اولیاء اللہ اور امہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میاں روایات سے
علما و مسلما اگر موافق شرع شریف ہو تو بیشک سزاوار ہے ہر عمل کرنا اسپر اور جا
ہے اخذ کرنا ساتھ اسکے۔

چنانچہ نور الانوار میں ہے الہام اولیاء اللہ
کا اگر شریعت کے موافق ہوا سکے حق میں
حجت ہے اور دوسرے نکلوا سپر عمل کرنا واجب
نہیں ہوتا۔ لیکن بطریق ادب دوسرے
اسپر عمل کریں تو کوئی حرج نہیں اور عارف
ابن حجر اندلسی بحجۃ النفوس شرح مختصر
بخاری میں فرماتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت شکل میں

کَمَا فِي نَوْرِ الْكَوْكَبِ شَرِّحَ الْمَنَارِ - وَ
الْهَامُ لَا قَلِيلَ حُجَّةٍ فِي حَقِّ الْفَضِيلِ
إِنْ وَفَّقَ الشَّرِّحَةَ وَلَمْ يَخْذِلْ إِلَى
غَيْرِهِمْ إِذَا اخْتَلَفْنَا فِقْهًا لِيَمَّ
بِطَرِيقِ الدَّبِّ - وَقَالَ الْعَارِفُ
ابْنُ جَمْرَةَ الْأَنْدَلُسِيُّ فِي حُجَّةِ النَّفُوسِ
مُخْتَصَرِ الْفَخَّارِيِّ مِنْ رَأْيِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صُورَةِ

۱۔ نہیں جانتا غیب کی باتوں کو سوا اللہ کے کوئی۔

۲۔ دین خیر خواہی کرنا ہے ہر ایک مرد اور عورت مومن کی۔

الْحَسَنَةُ فَذَلِكَ حُسْنٌ فِي دِينِ الرَّأْيِ
وَإِنْ كَانَ فِي جَوَازِهِ شَيْئٌ أَوْ
نَقْصٌ فَذَلِكَ خَلَلٌ فِي
الرَّأْيِ مِنْ جِهَةِ الدِّينِ وَكَذَلِكَ
يُقَالُ فِي كَلَامِهِ فِي التَّوْحِيدِ أَنَّهُ يَعْرِضُ
عَلَى سُنَّتِهِ فَمَا وَافَقَهَا فَهُوَ حَقٌّ
وَمَا خَالَفَهَا فَخَلَلٌ فِي سَمْعِ الرَّأْيِ
فَرُودِيَا الذَّاتِ الْكَرِيمَةِ حَقٌّ وَانْخَلَلٌ
إِنَّمَا هُوَ فِي سَمْعِ الرَّأْيِ وَبَصِيرَةٍ وَهَذَا
خَيْرٌ مِمَّا سَمِعْتُهُ فِي ذَلِكَ - انتهى -
وَفِي نَسِيمِ الرِّيَاضِ شَرْحُ الشُّفَا وَلَقَدْ
عَيَّيْتُ لِلشَّهَابِ أَحْمَدَ الْخَفَّارِ حَقَّ
الْخَفِيِّ سَيْلَ التَّوْحِيدِ عَنْ رَأْيٍ فِي
مَنَاقِبِهِ يَأْمُرُهُ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَانْجَازِ
يَأْنَهُ إِنْ لَمْ يَخَالَفِ الشَّرْعَ وَكَانَ خَافِئَةً
فِي نَفْسِهِ يَنْبَغِي الْعَمَلُ بِهِ وَإِنَّمَا لَمْ يَجِبِ
لِأَنَّ التَّائِبَ لَا يَضْبُطُ مَا قِيلَ لَهُ
وَرَبَّمَا لَهُمْ الْفِتْنَةُ أَوْ يَكُونُ اسْتِزَارَةً
تُخَاجِرُ إِلَى التَّائِبِ - انتهى -

زیارت کرے وہ دلیل اسکے دین کی خوبی کی
ہے۔ اور اگر آپ کے کسی اعضا میں
عیب یا نقصان پاوے تو وہ دلیل ہے
اسکے دین کے نقصان کی ایسے ہی اگر خواب
میں آپ کچھ فرماویں اسکو آپ کی سنت
پر پیش کر کے دیکھنا چاہئے پھر اگر وہ حق
سنت ہے تو حق ہے اور اگر مخالف
سنت تو رد کیجئے وائے کی سماعت کا
قصور ہے اور حضور کی زیارت بلا تشہ
حق ہے۔ بعدہ حضرت عارف فرماتے ہیں
کہ جو کچھ میں نے آپ کی زیارت کے متعلق
سنا ان سب قولوں میں بہتر یہی قول ہے۔
اور نسیم الریاض شرح شفا میں ہے
کہ حضرت امام نووی سے جب سوال کیا
گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں
جو کچھ حکم فرماویں اسکی اطاعت واجب
ہے کہ نہیں۔ جواب دیا کہ اگر مخالف
شریعت کے نہ ہو اور اپنے دل میں اسکا
اثر پاوے تو ضرور اسپر عمل کرے اور

واجب العمل اسواسطے نہیں کہا جاتا کہ سونو اے کو پوری بات یاد نہیں
رہتی۔ اور کبھی خواب میں اشارہ قابل تاویل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات
مضمون خواب یاد نہیں رہتا۔

خاصۃ الہام اولیاء اللہ اور امر شریف سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم علی اللہم یدی

باتکد اطراف زمین سے یک جگہ بھی سیر کرنا افعال مخصوصہ حیات ہیں چہ جائیکہ
لاکھوں جگہ لہذا بلاشبہ قیام نہا بھی ممنوع۔ اور ہفتم یہ کہ اتنے بول بعید سے
آپ کو ہر ایک محفل کی خبر ہونا محال ہے کہ لَا یَعْلَمُ الْغِیْبُ إِلَّا اللّٰهُ پھر بغیر حصول
خبر آپ رونق افروز ہر ایک محفل کیونکر ہو سکتے ہیں۔ تو امید کہ اجوبہ جملہ شکوک
بنظر انصاف بنور تمام ملاحظہ فرما کر سرگز انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں تعصب کو کام
نفر ماویں کہ اَلَّذِیْنَ لَیْسَیْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ اور وہ یہ ہیں۔

جواب شک اول۔ بیشک الہام اولیا اللہ اور امرا حضرت پیدا الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم میمان رویائے صالحہ مؤمنین اثبات کسی حکم میں احکام حلت و حرمت سے اگر وہ
حکم مخالف ہو ساتھ قواعد اسلام کے نہ ہا ز نہ ہا قابل اعتبار نہیں چنانچہ قول مذکورہ
ملا علی قاری رحمہ اللہ جو اثبات شک اول میں ذکر کیا گیا ہے صاف دال بریں مدعا
ہے۔ لیکن الہام اولیا اللہ اور امرا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میمان رویائے
علما و صدقا اگر موافق شرع شریف ہو تو بیشک سزاوار ہے ہکو عمل کرنا اس پر اور جہا
ہے اخذ کرنا ساتھ آسکے۔

چنانچہ نور الانوار میں ہے الہام اولیا اللہ
کا اگر شریعت کے موافق ہوا سکے حق میں
حجت ہے اور دوسرے کو اس پر عمل کرنا واجب
نہیں ہوتا۔ لیکن بطریق ادب دوسرے
اس پر عمل کریں تو کوئی حرج نہیں اور عا
ابن جریر اندلسی بھیہ النفوس شرح مختصر
بخاری میں فرماتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت شکل میں

کَمَافِیْ نُوْرِ الْاَنْوَارِ شَرَحَ الْمَنَارِ - وَ
الْهَامُ الْاَوْلِیَا حُجَّةً فِیْ مَنِ الْفِیْہِم
اِنْ وَفَّقَ الْمَشْرِیْعَةَ وَلَمْ یَتَّخِذْ اِلَیْ
غَیْرِہِہُ اِلَّا اِذَا اَخَذَ نَافِقُوْہِم
بِطَرِیْقِ الدَّیْبِ - وَقَالَ الْعَرَفُ
ابْنُ جَمْرَةَ اَلَا تَلْسِیْ فِیْ حُجَّةِ النَّفُوْسِ
مُتَخَصِّرِ الْمُتَخَذِیْ مِنْ رَاۃِ صَلٰی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْ صُوْرَتِہٖ

میں۔ نہیں جہا غیب کی باتوں کو سوا اللہ کے کوئی۔

میں۔ دین غیر خواہی کرنا ہے ہر ایک مرد اور عورت مومن کی۔

الْحَسَنَةُ فَذَلِكَ حَسَنٌ فِي دِينِ الرَّأْيِ
وَأِنْ كَانَ فِي جَوَاحِرِهِ شَيْئٌ أَوْ
لَفْظٌ فَذَلِكَ خَلَلٌ فِي
الرَّأْيِ مِنْ جِهَةِ الدِّينِ وَكَذَلِكَ
يُقَالُ فِي كَلَامِهِ فِي الْمُؤْمِنِ أَنْ يَعْرِضَ
عَلَى سُنَّتِهِ فَمَا وَافَقَهَا فَهُوَ حَقٌّ
وَمَا خَالَفَهَا فَخَلَلٌ فِي سَمْعِ الرَّأْيِ
فَرُؤْيَا الذَّاتِ الْكَرِيمَةِ حَقٌّ وَخَلَلٌ
إِنَّمَا هُوَ فِي سَمْعِ الرَّأْيِ وَبَصَرِهِ وَهَذَا
خَبِيرٌ مَا سَمِعْتُهُ فِي ذَلِكَ - انتهى -
وَفِي نَسِيمِ الرِّيَاضِ شَرْحُ الشُّفَا وَلَقَدْ
عَيَّاضُ لِلشَّهَابِ أَحْمَدِ الْخَفَّارِ حَنِ
الْحَنَفِيِّ سَبَّلَ التَّوَوُّيَّ عَمَّنْ رَأَاهُ فِي
مَنَامِهِ يَا مَرْءَةً هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَانْجَا
بِأَنَّهُ إِنْ لَمْ يَخَالَفِ الشَّرْعَ وَكَانَ حَاضِرًا
فِي نَفْسِهِ يَنْبَغِي الْعَمَلُ بِهِ وَإِنَّمَا لَمْ يَجِبْ
لِأَنَّ النَّاسَ لَا يَضْبِطُ مَا قِيلَ لَهُ
وَرَبْعًا لَهُمْ لِيَقْنَعُوا أَوْ يَكُونُ اسْتِدَارَةٌ
مُتَّجِهَةً إِلَى التَّوَوُّلِ - انتهى -

زیارت کرے وہ دلیل اسکے دین کی خوبی کی
ہے۔ اور اگر آپ کے کسی اعضاء میں
عیب یا نقصان پاوے تو وہ دلیل ہے
اسکے دین کے نقصان کی ایسے ہی اگر خواب
میں آپ کے فرماویں اسکو آپ کی سنت
پر پیش کر کے دیکھنا چاہئے پھر اگر وہ حق
سنت ہے تو حق ہے اور اگر مخالف
سنت تو دیکھنے والے کی سماعت کا
قصور ہے اور حضور کی زیارت بلا شبہ
حق ہے۔ بعدہ حضرت عارف فرماتے ہیں
کہ جو کچھ میں نے آپ کی زیارت کے متعلق
سنا ان سب قولوں میں بہتر ہی قول ہے۔
اور نسیم الریاض شرح شفا میں ہے
کہ حضرت امام نووی سے جب سوال کیا
گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں
جو کچھ حکم فرمادیں اسکی اطاعت واجب
ہے کہ نہیں۔ جواب دیا کہ اگر مخالف
شریعت کے نہ ہو اور اپنے دل میں اسکا
اثر پاوے تو ضرور اسپر عمل کرے اور

واجب العمل اسواسطے نہیں کہا جاتا کہ سو نیوالے کو پورسی بات یاد نہیں
رہتی۔ اور کبھی خواب میں اشارہ قابل تاویل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات
مضمون خواب یاد نہیں رہتا۔

خاصۃ الہام اولیاء اللہ اور امیر شریف سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الہندی

درمیان رویائے صلحا اور بارہ کسی ایسی چیز کے کہ وہ بھی مطابق ہو ساتھ روایات مقبرہ علماء
دین اور مضامین احادیث رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ المہدیین کے اور
عمل کرنا موافق اسکے کوئی عمل مستحب کہ وہ نہ مستلزم حلت نہ مستوجب حرمت
حلال بیشک قابل الاعتقاد اور واجب الیقین ہوگا اور عمل کرنا موافق اسکے کوئی عمل
مستحب لاریب موجب اجر عظیم اور رضائے رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
اس واسطے کہ واجب الیقین اور حق ہونا زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب
میں اور نہ متمثل ہونا شیطان کا ساتھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تاکہ رجحوت
بول سکے مشابہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو کر کہ موجب غواہیت اہل اسلام ہو
نماہیت ہے ساتھ روایات قویہ اور احادیث صحیحہ کے تاکہ غیر معتد ہونا امور روایا
زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات احکام حلت اور حرمت میں بھی بھت
احتمال بھول چوک خواب و بیکہنے والے کے ہے اس واسطے کہ احادیث خواب اکثر کم یاد
رہتی ہیں اور کبھی امور خواب اشارات محتاجہ الی التاویل ہوتی ہیں نہ کہ بہت عدم
حقیقت زیارت کے خواب میں چنانچہ روایات بھتہ النفوس ونسیم الریاض مصرح
مدعا ہذا گذر رہی چکیں اور احادیث صحیحہ اور روایات قویہ والہ حقیقت خواب زیارت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم تکذیب شیطان کے زبان حق ترجمان صلی علیہ
الرحمن پر یہ ہیں -

اَخْرَجَ الْمُسْلِمُ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقْدَ رَأَى
الْحَقَّ وَكَذَلِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَخْرَجَ
الْمُسْلِمُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقْدَ رَأَى

بخاری و مسلم شریف میں ہے حضرت ابو
قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے توایمیں
مجھ کو دیکھا بلاشبہ سچ ہی دیکھا۔ اور فقط
مسلم میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرما
ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بلاشبہ سچ ہی دیکھا

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثِلُ بِي وَآخِرُ الْبَخَارِ
عَنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى
فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
لَا يَخْتَلِ بِي وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جَزْءٌ مِنْ
سُنَّةٍ وَآرِيعِينَ جُزْءٍ مِنَ النَّبُوءَةِ
وَفِي النَّبُوءَةِ شَرْحٌ لِلسُّلَمِ اخْتَلَفَ
الْعُلَمَاءُ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَى فَقَالَ ابْنُ
الْبَاقِلَانِ مَعْنَاهُ أَنَّ رُؤْيَا الصَّحِيحَةِ
لَيْسَتْ بِأَصْنَافٍ وَلَا مِنْ تَشْبِيهِ
الشَّيْطَانِ وَيُؤَيِّدُهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ أَيْ
الرُّؤْيَا الصَّحِيحَةَ قَالَ وَقَدْ يَرَاهُ
الرَّائِي خِلَافَ صِفَةِ الْمَعْرِوْفَةِ
كَمَنْ رَأَى أَبْيَضَ الْحِمَةِ وَقَدْ يَرَاهُ
شَخْصَانِ فِي زَمَنٍ وَاحِدٍ أَحَدُهُمَا
فِي الْمَشْرِقِ وَالْآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ وَبِهِمَا
كُلُّ مَهْمَا فِي مَكَانِهِ وَحُكِيَ الْمَاكِرِيُّ
هَذَا عَنْ ابْنِ الْبَاقِلَانِ ثُمَّ قَالَ وَ
قَالَ آخَرُونَ بَلْ لَمْ يَخْبُرْ نَبِيٌّ عَلَى ظَاهِرِهِ
وَأَمَّا دَانَ مَنْ رَأَى فَقَدْ أَدْرَكَهُ وَلَا
مَانَهُ يَمِينُ مِنَ ذَلِكَ وَالْعَقْلُ الْأَعْيَلُ

اسوا سطرے کہ شیطان خواب میں بھی میری
شکل بنا کر نہیں دکھا سکتا اور بخاری
شریف میں ہے حضرت انس فرماتے
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا بلا شبہ
مجھ کو ہی دیکھا اسوا سطرے کہ شیطان
میری شکل میں وہم و خیال میں بھی نہیں
آسکتا اور مومن کی خواب ایک جزو
ہے چھالیس جزوں نبوت کی سے۔
اور نووی شرح مسلم میں ہے کہ فَقَدْ
رَأَى کے معنی میں علماء کا اختلاف
علامہ باقلانی فرماتے ہیں کہ معنی یہ ہیں
کہ مجھ کو خواب میں دیکھنا صحیح ہوتا ہے
نہ کہ شیطانی خیال۔ اور اسی کی تائید کرتی
ہے وہ حدیث مذکور جس فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ
کا لفظ ہے۔ اور کبھی دیکھنے والا آپ کی
زیارت مختلف جلیہ میں کرتا ہے
اور کبھی دو شخص ایک آن میں مختلف
جگہ مشرق اور مغرب میں حضور کی
زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔
باوجودیکہ ہر شخص اپنے مکان ہی پر
موجود ہوتا ہے۔ اور مازوی رحمہ اللہ
باقلانی سے قول مذکور نقل کر کے

حَتَّى يَصْطَرَّ إِلَى صَرْفِهِ عَنْ ظَاهِرِهِ
فَمَا قَوْلُهُ يَا نَهْ قَدْ يَرَى عَلَى خِلَافٍ
صِفَتِهِ أَوْ فِي مَكَانَيْنِ مَعًا فَإِنَّ ذَلِكَ
عَلَطٌ فِي صِفَاتِهِ وَتَحْيِيلٌ لَهَا عَلَى خِلَافٍ
مَا هِيَ عَلَيْهِ وَقَدْ يُظَنُّ الظَّانُّ بَعْدَ
الْحِكَايَاتِ مَرِيئَاتٍ لِكَوْنِ مَا يَتَحَيَّلُ
مَرِيئًا مِمَّا يَرَى فِي الْعَادَةِ فَيَكُونُ
ذَاتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرِيئَةً
وَصِفَاتُهُ مُتَحَيِّلَةً غَيْرَ مَرِيئَةٍ وَلَا ذَرَكًا
لَا يَشْتَرَطُ فِيهِ تَحْدِيدُ الْبَصَارِ
وَلَا قَرَبُ الْمَسَافَةِ وَلَا كَوْنُ الْمَرِيئِ
مَذْفُونًا فِي الْأَرْضِ وَلَا ظَاهِرًا عَلَيْهَا
وَأَمَّا يَشْتَرَطُ كَوْنَهُ مَوْجُودًا وَلَمْ يَفْتَر
دَلِيلٌ عَلَى فَنَاءِ جَسْمِهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ بَلْ جَاءَ فِي الْأَحَادِيثِ
مَا يَقْتَضِي بَقَاءَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَلَوْ لَا يَا مَرْيُوتُ مَنْ يَحْيِي مَرْ
قَتْلَهُ كَانَ هَذَا مِنَ الصِّفَاتِ الْمُتَحَيِّلَةِ
لَا لِمَرِيئَةٍ هَذَا كَلَامُ الْمَاذُونِ
قَالَ الْقَاضِي وَتَحْيِيلٌ أَنْ يَكُونَتْ
قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَدْ رَأَى أَوْ فَقَدْ رَأَى الْحَقُّ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ لَا يُمَثِّلُ فِي صُورَتِي الْمَرْدِ

بعد میں فرماتے ہیں کہ بعض اہل حدیث
ظاہر معنی حدیث پر عمل کر کے فرماتے ہیں
کہ مراد آپ کو صحیح طور پر دیکھنے کی یہ ہے
کہ فی الواقع ذات مقدس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہی ملاقات ہوتی ہے
نہ کہ صورت مثالی سے اور یہ امر مخالف
عقل نہیں تاکہ ظاہر معنی سے پھیر کر
اور صورت مثالی مراد لیں اور بعض اہل
ذات مقدس کی زیارت فی الواقع ہوتی
ہے۔ اور صفات میں تغیر دیکھنے والے
کے خیالات فتنہ سے ہو جاتا ہے
اور خواب میں نہ ان آنکھوں کے سامنے
ہونا ضروری ہوتا ہے نہ باعتبار مسافت
نزدیک ہونا اور نہ اس امر کی ضرورت
کہ جسکی زیارت ہو وہ مدفون زمین میں
ہو یا نہ ہو بلکہ جسکو خواب میں دیکھے اسکا
موجود فی الواقع ہونا ضروری ہے اور آپکا
جسم مبارک فنا ہو لے پر تو کوئی دلیل باقی
ہی نہیں باقی البتہ باقی رہنے جسم مطہر
پر بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔ اور
قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جو لکھا ہے
کہ اگر زیارت علیہ کے مطابق ہو تو بعینہ
آپ ہی کی زیارت ہے ورنہ وہ خیالی ہی ہے

إِذَا رَأَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَلَى صِفَةِ الْمَعْرُوفَةِ لَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ فَإِنَّ رَأَاهُ
عَلَى خِلَافِهَا كَانَتْ رُؤْيَا تَأْوِيلُ لَا
رُؤْيَا حَقِيقَةٍ وَهَذَا الَّذِي قَالَ الْقَائِلُ
ضَعِيفٌ بَلِ الصَّحِيحُ أَنَّهُ إِذَا رَأَاهُ حَقِيقَةً
سَوَاءٌ كَانَ عَلَى صِفَةِ الْمَعْرُوفَةِ أَوْ غَيْرَهَا
لِحَاذِكِرَةِ الْمَاذِيَّةِ -

یہ قول نہایت ضعیف ہے۔ قول صحیح
یہی ہے کہ دو لوں صورتوں میں بموجب
تحقیق مذکورہ ماضی رحمہ اللہ حقیقت
حضور ہی کی زیارت ہوتی ہے۔

صفت معروفہ مشہورہ پر ہوں
یا کسی اور صورت پر۔

اور مدارج النبوة میں شیخ عبدالحق
محدث دہلوی قدس اللہ سرہ فرماتے

میں۔ تنبیہ۔ اگرچہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در خواب حق و ثابت
است بیشک و شبہہ ولیکن گفتہ اند کہ آنچہ را می بینند از احکام عمل بآل کلمند
نہ از برای شک و در رویت بلکہ از برای آنکہ از راس ضبط مفقود است
در حالت نوم کہذا قالوا۔ و ما از آن احکام شرعیہ کہ ان قرار دادین است والا حصہ
علوم کہ نہ ازین قبیل باشد و قبول آن و عمل بدان خلافی نخواہد بود بسیار سے از
محدثین تصحیح احادیث کہ مروی است از حضرت سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ
و عرض کردہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلان ابن حدیث از حضرت تو روایت
کرده است پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعم۔ والا در رویت کہ در یقظہ
است بعض مشائخ نیز بچنین استفادہ علوم نمودہ اند۔ واللہ اعلم۔ اور علی بن ابراہیم
الہام اولیاء اللہ اور نیز جناب صالح پرنالہق ہے قرآن اور روایات علماء حق
تبیان۔

چنانچہ بیضاوی میں ہے کہ آیہ گمیدہ
لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
میں بشارت سے مراد نیک خواب ہیں
جنگو مو من کیجئے رہتے ہیں اور کاشف الغم

كَأَنَّ الْبُشْرَى فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهِيَ
مَا يَرَوْنَهَا فِي الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ وَيَسْمَعُونَ
لَهُمُ مِنَ الْمَكَاشِفَاتِ انْتَقِلِ حَتَّى

وَفِي قَمَرِ الْقَمَارِ وَقَدْ لَيْسَتْ لَعَلِيَّةٌ
بِأَنَّ الْإِلَهَامَ لَيْسَ إِلَّا الْإِلْقَاءُ فِي الْقَلْبِ
وَهَذَا مِنْ أَخْيَارِ فَلَا عَمَدَ أَدَ
وَهَذَا الْإِسْتِدْلَالُ وَإِيَّاكَ الْهَامَ
الْوَلِيَّ لَيْسَ كَخَطِّ تَنَابُلِ الْهَامَةِ
أَنْ يَقَعَ فِي قَلْبِهِ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
مَعَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَوَلَّى الْقَطْعِيَّ بِأَنَّهُ
مَجَّةً بِلَادِي كَذَا قَبْلَ انْقِلَابِ -

اور قمر الاقمار میں ہے یہ جو بعض نے
کہا ہے کہ الہام دل کے خیالات کا
نام ہے جو قابل اعتبار نہیں ہوتا یہ
قول بالکل لغو ہے اس واسطے کہ
الہام ولی کو مثل ہمارے خطروں
اور خیالوں کے نہیں ہوتا بلکہ ان کے قلب
پر من جانب الہی بات ڈالی جاتی ہے
جسکی حقانیت کا انکو بالبدہت یقین ہوتا ہے

اور جبکہ حقیقت خبر سید البشر کی میان رویاے صلحا اور نیز حقیقت الہام اولیا
ثابت ہو چکی تو بیشک عمل کرنا موافق اسکے کوئی عمل خاصہ وہ عمل کہ جو مستحب ہو
فی نفسہ بیشک موجب اجر عظیم ہوگا اور چونکہ الہام اور خواب مذکور بھی کہ جو ولادت
کر نیوالا ہے رونق افروزی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر محفل ذکر ولادت
شرف میں خبر ہے اور حق جانتا اسکا نہ موجب حلت حرام ہے اور نہ مستوجب
حرمت حلال بیشک قابل اللیقین اور واجب التصدیق ہوگا اس واسطے کہ الہام اور
خواب مذکورہ موافق ہیں ساتھ روایات قویہ علماء معتبرہ کے یہی نتیجہ کہ خواب اور
الہام مذکور والی ہے سیر کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اطراف زمین میں
اور وہ ثابت ہے ساتھ اقوال علماء معتبرین دین متین کے چنانچہ شیخ الامام حلال اللہ
سیوطی مصنف تفسیر جلالین رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ انتباه الاذکیا فی حیۃ الانبیاء
میں بول تحریر فرماتے ہیں کہ نظر کرنا اعمال امت میں اور امت کی برائیوں کے واسطے
استغفار کرنا اور بلیات دور ہونے کی دعا کرنا اور اطراف زمین میں آمد و رفت کرنا
برکت کے ساتھ اور جو کوئی نیک بندہ امتی مر جاوے اسکے جنازہ پر آنا یہ حضرت
کے بعض شغل میں عالم برنخ میں منجملہ اور اشتغال کے چنانچہ اسمیں حدیثیں اور
آثار وارد ہوئے ہیں۔ اور اسی میں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندہ ہیں اور خوش ہوتے ہیں امت کی عبادات سے اور غمگین ہوتے ہیں انکی
 نافرمانیوں سے۔ اور انبیاء کامر جانا صرف اتنا ہی ہے کہ وہ ہماری نظر سے چھپ گئے
 اور واقع میں زندہ موجود ہیں مثل فرشتوں کی مگر جس ولی اللہ کو بطور کرامت خداوند کریم
 دکھلا دے وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انتہی۔ چنانچہ مدارج النبوة مصنفہ شیخ الشیوخ شیخ عبدالحق
 محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والعز ان میں ہے۔ وعلماؤہ اور رؤیت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم در یقظہ بعد از موت خلاف است و صاحب مواہب لدنیہ از شیخ خود نقل
 کردہ است کہ گفت نرسیدہ است بما ازین از پیچ کیے از صحابہ ومن بعدہم تحقیق سخت
 شد اندوہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بر فوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا مردے
 رضی اللہ عنہا باندہ نہانی بعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہشش ماہ بقول صحیح
 و خانہ دے ہمسایہ قبر شریف بود و نقل کردہ شدہ از دے رؤیت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم دریں مدت فراق لیکن از بعضے صالحین حکایت از نفس خود منقولست
 چنانکہ در توثیق عبری الایمان مازری و ہجۃ النفوس ابن ابی حمیرہ وروض الیاسین
 عفیف یافعی و دیگر تصنیفات ولایت شیخ صفی الدین بن منصور در رسالہ خود وہم در مواہب
 عبارت ابن حمیرہ را نقل کردہ است کہ گفت تحقیق ذکر کردہ است از سلف و خلف
 از جماعہ کہ تصدیق کردہ اند بانبیاء بیت یعنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام
 فسیدانی فی یقظۃ کہ دیدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در منام پس اذال دیدند در
 یقظہ و رسیدند از حضرت دے صلی اللہ علیہ وسلم از اشیا کہ مشغولش بودند پس خبر دادو آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ایشانرا بکتاب و حکیم و طلقیہ ہمارا کہ ازاں کشادہ حاصل شد و ہمچنین آمد
 بحدیث و نقصان و گفت کہ منکر اما تصدیق دارو بکرامات اولیایانہ اگر ندارد و یا دے
 بحث نتواند کرد بہر چہ اثبات کنند دے تملذیب خوابہ کردو اگر تصدیق دارو باید گفت
 ایس از انجملہ است زیرا کہ کشف کردہ میشود و اولیاء را بخرق عادت از اشیاہ عدید
 و غریب بر عالم علوی و سفلی کہ سائر ناس باہاں ماہ نیست وہم صاحب مواہب گفت
 کہ شیخ ابو منصور در رسالہ خود گفتہ کہ سیکو میند کہ شیخ ابو العباس قسطلانی در آمد یکبارے

بر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرا اور آخدا اللہ
 سید تیک یا آخدا م سگیری فرمائی اللہ نے تیری اسے احمد و از شیخ ابی السحو و اور
 کہ گفت زیارت سیکر دم شیخ مرا کہ ابو العباس است و مثل شیخ دیگر از صلوات عصر پس مشغول
 شدم و منقطع گشتم از پیوند و فتح کردہ شد بر من پس نبود مرا شیخ مگر حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
 و السلام و مصافحہ سیکر دم آنحضرت بعد از ہر کار و امام حجتہ الاسلام و کتاب خود المنتقد
 من الضلال میگوید کہ اباب قلوب متشابہہ میکنند در بیداری ملائکہ را و ارواح انبیاء
 و معنی شوند از ایشان آوازها و اقتباس میکنند از ایشان انوار و استفادہ میکنند فوائد
 و بدانکہ صاحب موابہب بعد از نقل اقوال مشائخ و روایت شریف آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم در نقطہ بر قاعدہ علم و اقوال علماء رفتہ از شیخ بدر الدین حسن بن الاہل نقل
 کردہ کہ وقوع روایت شریف در نقطہ مرا و امتواتر شدہ بدان اخبار و حاصل بکل علم
 قوی است و متقی است از ال شک و شبہہ انتہی مختصر۔

اور در الثمین فی بشرات سید الامین مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ میں ہے

خبر دمی مجھ کو میرے والد ماجد نے فرماتے
 تھے کہ میرے شیخ سید عبدالقدار قاری فرماتے
 تھے کہ میں نے قاری زاہد سے جو جمل
 میں رہا کرتے تھے قرآن حفظ کیا ایک دن
 ہم اُستاد بنا کر دو قرآن مجید کا دور کر رہے
 تھے کہ ناگاہ ایک جماعت عرب کی آئی
 جنکے آگے آگے اُنکے سردار تھے انہوں نے
 ہمارا قرآن سنا کر فرمایا اللہ تمکو قرآن میں
 برکت دیکھو تم نے قرآن کا حق ادا کر دیا
 یہ فرما کر وہ روانہ ہو گئے اُنکے بعد ایک
 اور شخص جو ہر شب عالم مکاشفہ میں بیٹھتا

أَخْبَرَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ خَبَرَنِي
 شَيْخِي السَّيِّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ حَفَظْتُ
 الْقُرْآنَ عَلَى قَادِرٍ الزَّاهِدِ كَانَ يَتَكَلَّمُ
 فِي الْبَرِّيَّةِ فَيَسْأَلُنِي نَتَدَارِسُ
 الْقُرْآنَ إِذَا جَاءَ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْدَمُ
 سَيِّدُهُمْ فَاسْتَمِعَ قِرَاءَةَ الْقَادِرِ
 وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ أَدَيْتَ حَقَّ الْقُرْآنِ
 تَتَرَجَّمُ وَجَادِرُ جُلِّ أَحْرَبُ إِلَاكَ
 الرَّبِّي فَأَخْبَرَانِ لَنَسِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ الْبَارِحَةُ أَنَّهُ سَيِّدُهُ
 إِلَى الْبَرِّيَّةِ الْفَكَرِيَّةِ لَا يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ الْقَادِرِ

هَذَا فَعَلِمْنَا أَنَّ السَّيِّدَ الَّذِي كَانَ
يَقْدُمُهُمْ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْرًا يَتَّبِعُهُ يَحْيَىٰ هَا بَيْنَ
وَاللَّهُ أَحْكَمُ انْتَهَى۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
تھے (نمودار ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ
آج رات کو آپ نے فرمایا تھا کہ کل فلاں
جنگل میں فلاں قاری قرآن سے ہم جاویں گے

جب ہم کو معلوم ہوا کہ پہلے جماعت عرب کی جو آئی تھی انکے سردار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی تھے۔ یہ واقعہ بیان کر کے سید عبد اللہ فرمانے لگے کہ میں نے اپنی ان
دونوں آنکھوں سے زیارت کی۔

اور نیز قول اور خواب مذکور مطابق ہے ساتھ مضمون احادیث صحیحہ کے۔
بدیہیت کہ چلنا پھرنا آپکا اطراف زمیں میں کہ تحقیقی ہے اسکو خواب نہ کہ بڑا ہتہ تو اس
زندگی اور عادات زندگی سے ہے اور آپکا زندہ رہنا مثل زندگی دنیا کے بلکہ بقا
حیات۔ حیات دنیوی سے موثر ترتیب بعض احکام حیات مثل عدم حوازی نکاح بہ
ازواج مطہرات اور عدم تقسیم وراثہ ثابت ہے ساتھ احادیث قویہ اور روایات
واضحہ کے چنانچہ جذب القلوب میں ہے۔

اور ابو یعلیٰ بنقل ثقات از انس بن مالک
ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام
پیغمبر زندہ ہیں اپنی اپنی قبروں میں۔

وَابُو يَعْلَىٰ يَنْقُلُ ثِقَاتٍ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَرَفَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءُ
أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ۔

نماز پڑھتے ہیں۔ اور نیز جذب القلوب میں ہے۔

اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے
میرے علم کی حالت زندگی میں ہے
وہی ہی بعد وفات باقی رہیگی روایت

وَفَرَمُوهُ اسْتَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ
بَعْدَ وَفَاتِي كَعَلَمِي فِي حَيَاتِي زَوَاكِرَ الْخَفَا
الْمُنْذَرِي وَابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ۔

کیا اسکو حافظ منذری نے اور ابن عدی نے کامل میں۔

اور یہی اسی میں ہے وہی مرقی در کتاب الاعتقاد میگوید کہ ارواح انبیاء علیہم السلام

بعد از قبض باز فرستاده میشود بر ایشان و ایشان زنده اند پیش خدا مثل شهیدان زیرا که پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الرضیٰ با جماعتی از ایشان در شب معراج اجتماع نمود و ملاقات کرد
صاحب مخفی از شافیہ گفتہ است مالی کہ از آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماندہ است
ہم بر ملک و سے صلی اللہ علیہ وسلم باقی است چنانکہ در حالت حیات بود و انتقال
نمیکند بملک و رتہ چنانکہ اموات را باشد و سبیل او آنست کہ بر اہل و عیال او
انفاق نمودہ شود بے اعتبار قسمت کہ میراث را کنند و این را از خصائص آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شمرده و امام الحنفیین این قول را تصحیح نمود و فرمودہ کہ موافق
سیرت صدیق است رضی اللہ تعالیٰ عنہ و آنچه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از اموال
گذاشتہ بود انتہی - و کلام این ائمہ اعلام اقتضائے اثبات در احکام دنیائے مسکینہ
پس حیات ایشان علیہم السلام اخص و اکمل و اتم از حیات شہدایان باشد چنانکہ سبب ثبات
و منصور است و ظاہر کلام پیغمبر و بعضی مواضع ناظر در آن است کہ آن حیات مثل حیات
شہدایان است بلکہ او سے تشبیہ است در اصل حیات و رفع استبعاد و در جمیع خصوصیات
پس وارد نشود آنچه بعضی علماء و ریخا نزاع کرده و گفتہ اند کہ اگر مراد باین حیات آمثال
است کہ حق سبحانہ تعالیٰ شہدایان را اثبات نمودہ است بَلْ اَحْيَاہُمْ عِنْدَ رَبِّہُمْ یَوْمَ الْقِيَامَةِ
صحیح است و لیکن خلاف نیست ذرا آنکہ بر شہدای احکام موت از انقطاع ملک و غیرہ جاری
و گفتہ کہ عجب است از امام کہ خود میگوید مَا تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَذَابٍ سَوِّفَ وَمَاتَ وَهُوَ مِنْ الْعَشِيرَةِ نَسَبِ مَوْتِ بَاخْفَرْتِ صَلي اللہ علیہ
وسلم میکنند باز اثبات حیات چگونه باشد و زکشی میگوید کہ هیچ محل تعجب نیست
مَا تَرَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى جَلَّ جَلَالُهُ وَ عَزَّ ذِکْرُہُ چنانچہ سابق ازین کتاب ہدای
اس باب میں حدیث بھی گندہ چکی ہے اور وہ یہ ہے۔

و ابو یعلیٰ بنقل ثقات از انس بن مالک
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ -
اور ابو یعلیٰ بقدر اولیوں سے روایت کرتے ہیں کہ
انس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمام پیغمبر زنده ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں

و ابو یعلیٰ بنقل ثقات از انس بن مالک
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ -

یہی روایت انس سے آتی ہے کہ
 الْأَنْبِيَاءُ لَا يَمُوتُونَ فِي قُبُورِهِمْ بَعْدَ
 أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَلَكِنَّهُمْ يَصْلُونَ بَيْنَ
 يَدَيِ اللَّهِ حَتَّى يَفْعَلَ فِي الصُّورِ
 یہاں تک کہ صور چھوٹا جاوے۔

تمام انبیاء چالیس روز کے بعد اپنی قبور
 میں ہیں چھوڑے جاتے مگر وہ نماز
 پڑھتے رہتے ہیں اللہ کے حضور میں

یہی گوید کہ اگر بصحت رسد کہ لفظ حدیث میں است مراد آں ہو کہ حیات

ایشان در قبر دائم و مستمر است و لیکن در مدت اربعین مجال نماز و عبادت ظاہر نمود

اور سیرۃ محمدیہ میں علامہ شیخ عقیق الدین

یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام پیغمبر اپنی

قبروں میں زندہ ہیں ایسی حالت میں کہ

تمام حالات آسمانوں اور زمینوں کے

دیکھتے رہتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تمام عالم کو اپنی قبر مبارک سے

دیکھتے رہتے ہیں اور یہ ثابت ہو چکا کہ

جو امور بطریق معجزہ کے پیغمبروں سے

ممکن ہیں بطریق کرامت اولیاء اللہ سے

اشکا ظہور ممکن بغیر دعوی نبوت کے اور

اسکا انکار بخیر جاہل کے کوئی نہیں کر سکتا

اور زندگی انبیاء علیہم السلام میں بہت

علماء کے اقوال مزین موجود ہیں اور

سیرۃ محمدیہ میں ہے قرطبی تذکرہ میں اپنے

شیخ سے نقل فرماتے ہیں کہ موت عدم محض

کو نہیں کہتے بلکہ وہ حالت کے بدلنے کا نام

وَفِي سِيرَةِ مُحَمَّدٍ يَزِيدُ قَالَ الشَّيْخُ

عَقِيقُ الدِّينِ الْيَرْبُوعِيُّ الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ

غَيْرُ أَمْوَاتٍ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَحْوَالُ

الشَّاهِدُونَ فِيهَا أَحْوَالُ مَلَكُوتِ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَنْظُرُونَ كَمَا

يَنْظُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي قَبْرِهِ قَالَ وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّ مَا جَازَ

لِلْأَنْبِيَاءِ مُعْجَزَةٌ جَازَ لِلْأَوْلِيَاءِ كَرَامَةٌ

بَشَرِيَّةٌ عَدَمُ التَّعَدُّدِ وَلَا يَكُونُ إِلَّا

الْأَجَاهِلُ وَنُصُوصُ الْعُلَمَاءِ فِي

حَيَوَاتِ الْأَنْبِيَاءِ كَثِيرَةٌ وَأَيْضًا فِي

سِيرَةِ مُحَمَّدٍ يَزِيدُ قَالَ الْفَرَجِيُّ فِي

التَّنْزِيلِ نَقْلًا عَنْ شَيْخِهِ الْمَوْتُ

لَيْسَ بِعَدَمٍ مُحْضٍ وَأَمَّا هُوَ فَقَالَ

مَنْ حَالٌ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَنَّ الشَّهَادَةَ

بَعْدَ قَتْلِهِمْ وَمَوْتِهِمْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ

يُرْزَقُونَ فَرَجَيْنَ مُسْتَبْشِرِينَ
وَهَذِهِ صِفَةُ الْآخِيَاءِ فِي الدُّنْيَا
وَإِذَا كَانَ هَذَا فِي السَّحَابِ وَالْأَنْبِيَاءِ
أَحَقُّ بِذَلِكَ وَأَوَّلَى وَقَدْ صَحَّ
أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ
الْأَنْبِيَاءِ وَأَنَّهٗ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ بِالْأَنْبِيَاءِ لَيْلَةَ أُسْرَى
بِهِ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَفِي السَّمَاءِ
وَرَأَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمًا
يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَأَخْبَرَهُهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ يُرَدُّ السَّلَامُ عَلَى
كُلِّ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ
فَمَا يَحْضُلُ مِنْ جَمَلَةِ الرِّزَايَاتِ
الْقَطْعُ بِأَنَّ مَوْتَ الْأَنْبِيَاءِ أَمَّا هُوَ
وَأَجْمَعُ إِلَى أَنَّ عَيَّوْنَا عَنَّا حَيْثُ
لَا يُدْرِكُهُمْ وَأَنَّ كَانُوا مُوَجَّهِينَ
أَحْيَاءُ وَذَلِكَ كَمَا تَحَالُ فِي الْمَلَائِكَةِ
فَالْقَدْرُ مُوَجَّهُونَ أَحْيَاءُ وَلَا يَدْرِكُهُمْ
أَحَدٌ مِنْ كَوْنِنَا إِلَّا مِنْ حَصَّةِ اللَّهِ
يَكْرَاهِيهِ مِنْ أَوْلِيَانِهِ -

اور دلیل اس امر کی یہ ہے کہ شہید بعد
قتل اور موت کے نزدیک اللہ کے زندہ
رہتے ہیں رزق دئے جاتے ہیں خوش
ہوتے ہیں خوشخبریاں سنتے ہیں اور یہ
صفتیں زندگی دنیا کی ہیں جب شہید
کی یہ حالت ہو تو انبیاء علیہم السلام تو
اُن سے بہت کچھ اعلیٰ و بالا ہیں اور یہ حد
صحت کو پہنچ چکی ہے کہ پیغمبروں کے
جسموں کو زمین نہیں کھاتی تا اور حراج
کی رات بیت المقدس میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام پیغمبروں سے
ملاقات کی اور ان کی امامت کی اور پھر
آسمانوں پر اکثر پیغمبروں سے کلام اور
سلام ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کو تو آپ
اپنی قبر مبارک میں نہاڑ پڑھتا بھی کیا
اور آپ نے یہ بھی خبر دی کہ جو کوئی مومن
علیہ السلام پر سلام کرتا ہے مومن
علیہ السلام اس کا جواب بھی دیتے
ہیں۔ ان ساری روایتوں سے یہ امر
یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ موت پیغمبروں

کی نقطہ اتنی ہے کہ ہم انکو نہیں دیکھ سکتے مگر فی الواقعہ وہ زندہ موجود ہیں جیسے
فرشتے فی الواقعہ زندہ موجود ہیں۔ اور بنی نوع انسان سے انکو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ مگر
جسکو اللہ اپنے کرم کے ساتھ انکے دیکھنے کی خصوصیت عطا فرمائے۔

اور تفسیر قاضی ثناء الدہلوی پتی علیہ الرحمۃ میں بھی تحت تفسیر قولہ تَعَالٰی
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ میں بوجھٹوری عبارت کے ہے۔

ایک جماعت علماء کی اس طرف گئی ہے کہ
ایسی زندگی جس میں رزق بھی دئے جائیں
اور خوش بھی ہوں۔ اور خوشخبری اور بشارت
بھی سنتے رہیں فقط شہیدوں کے ساتھ
خاص ہے۔ مگر میرے نزدیک حق یہ
ہے کہ انکی زندگی سے پیغمبروں کی زندگی
زیادہ قوی ہے یہاں تک کہ پیغمبروں
کی زندگی کے آثار و نیاں بھی ظاہر ہیں
چنانچہ انکی بیویوں سے بعد وفات پیغمبروں
کے کسی کو کھاج جائز نہیں ہوتا۔ اور

صدیق بھی درجے میں شہیدوں سے
افضل ہوتے ہیں اور اولیاءِ اہل بیت کے
ہم پایہ۔ چنانچہ اس آیت کی ترتیب سے
یہ امر نہایت ظاہر ہے۔ پارہ پنجم
میں اہل بیتانہ فرماتا ہے ”اور جو لوگ
تا بعد ارمی کریں اور اہل بیت کے رسول
کی وہ ہوں گے ان لوگوں کے ساتھ جبریل
اللہ نے انعام کیا ہے کہ وہ نبی ہیں اور
صدیق اور شہید اور نیکو کار اسوۃ
صوفیاء کرام قرابین کہ ہادی ہیں ہمارے جسم کا
کام دیتی ہیں اور جسم ہمارے روح کا

فَذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ إِلَىٰ اَنَّ
هٰذَا الْحَقُّ مُخْتَصٌّ بِالشَّهَدَاءِ وَ
الْحَقُّ عِنْدِي عَلٰمٌ اَخْتَصَّ بِهَا
يُحْيِي بِلْ حَيَاةِ الْاَنْبِيَاءِ اَقْوٰى مِنْهُمْ
وَاَسَدٌ ظَهَرَ اَآثَارُهَا فِي الْخَارِجِ
حَتّٰى لَا يَخُوْرُ النِّكَاحُ بِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بَعْدَ وِفَاتِهِ بِخِلَافِ الشَّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِ
اَيْضًا اَعْلٰى دَرَجَةٍ مِّنَ الشَّهَدَاءِ وَ
الصَّالِحِيْنَ بَعْنِ الْاَوْلِيَاءِ مُلْحَقُوْنَ بِهِمْ
كَمَآ يَدُلُّ عَلَيْهِ التَّرْتِيبُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَالشَّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِيْنَ وَلِذٰلِكَ قَالَتِ الصُّوفِيَّةُ
الْعَلِيَّةُ اَرَدُوْا حُنَا اَجْسَادِنَا اَجْسَادِنَا
اَرَدُوْا حُنَا وَقَدْ نَوَازَعَن كَثِيْرٌ مِّنَ
الْاَوْلِيَاءِ اَهْمُوْا نَيْصِرُوْنَ اَوْلِيَاءَهُمْ
وَيَدِ مَرُوْنَ اَعْلَا هُمْ وَيَهْدُوْنَ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنِ يَتَّبَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَقَدْ ذَكَرَ الْمَجْدُ دَرَجَةَ اللّٰهِ اَنَّ
اَرْبَابَ كَمَالِ النَّبُوِّ بِالْوَرَاثَةِ
وَقُلْتُ وَهْمُ الصِّدِّيقِيْنَ الْقَرَابَةُ

فِي لِسَانِ الشَّرْعِ فَيُعْطَى لَهُمُ اللَّهُ وَجُودًا
مَوْهُوبًا وَيُدَلُّ عَلَى هَذَا أَنَّ أَجْسَادَ
الْأَنْبِيَاءِ وَالشَّهَدَاءِ وَبَعْضُ الصُّلَحَاءِ
رَحِمَهُمُ اللَّهُ لَا يَأْكُلُهَا الْأَرْضُ مَا
أَخْرَجَهُ الْأَحْكَامُ وَأَبُودَا وَدَعْنُ أَوْسُ
بْنُ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى
الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ هـ - وَأَخْرَجَ
ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَخْرُوجًا

اور بہت سے اولیاء اللہ سے یہ خبر تو
کو پہنچ چکی ہے کہ وہ اپنے دوستوں کی مدد
کرتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک اور جسکو اللہ
چاہے اسکی راہنمائی فرماتے ہیں۔ انہی
کی شان میں مجد والہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ بیشک یہ لوگ بوسطے پیری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب
کمالات نبوة ہوتے ہیں انہی کو اصطلاح
شریعت میں صدیق اور مقرب کہتے ہیں۔

اور اللہ انکو وجود خاص بخش فرماتا ہے اور دلیل اس امر پر یہ ہے کہ انبیاء اللہ
اور شہداء اور بعض صالحین کے جسم کو زمین نہیں کھاتی۔ چنانچہ صحیح حاکم اور سنن
ابوداؤد میں ہے حضرت اوس بن اوس فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے حرام کر دیا زمین پر پیغمبروں کے جسموں کو اور ان
میں حضرت ابوالدرداء سے مثل ایسی کے مروی ہے۔

اور نیز منجملہ احادیث والہ سے حیات صحابہ پر یہ حدیث ہے

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي أَبْوَابِ فُضَائِلِ
الْقُرَّانِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى قَبْرِ
وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّ قَبْرًا فَادَّافِنِيهِ
قَبْرَ النَّاسِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ
حَتَّى يَخْتَمَهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اور ابواب فضائل قرآن ترمذی شریف میں
ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ناواقفی سے
ایک مقام پر جھگڑ میں اپنا خیمہ قائم
کر لیا۔ حالانکہ فی الواقع وہاں زمین و در
ایک قبر تھی ناگاہ اس قبر سے سورۃ تبارک
الذی پڑھنے کی آواز آنے لگی صحابہ کرام

ضَرَبْتُ خِمَائِي عَلَى قَبْرِ وَاثِلَا حَسِبُ
أَنَّهُ قَبْرُ فَادَا فِيهِ النِّسَاءُ يَقْرَأُ سُورَةُ
الْمُلَافِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّاجِيَةُ مِنْ نَجْمٍ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

واپس اگر حجاب یہ واقعہ حضور کی خدمت
میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا یہ سورۃ
عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والی ہے
اور جو بتلائے عذاب ہو اسکو نجات
دلو گے والی ہے عذاب قبر سے۔

جواب شک ثانی۔ ولات النفس یا اقتضاء النفس احادیث مذکورہ پر عمل کر
اعترض جب واقعہ ہو جائے ولات یا اقتضاء پر عمل کرنے سے مخالفت عبارت النفس لازم
آتی اور ماخوذ فیہ میں نو بصورت استقبال عبارت النفس احادیث مذکورہ پر جو تعظیماً استقبالیہ
کو بیرون شہر تک جانا ہے عمل ہی جب ہو سکتا ہے جب اول تعظیماً قیام کیا جاوے جو
ولات النفس حدیث سے ثابت ہے اس واسطے کہ علت استقبال کی اظہار تعظیم ہے
تمام افراد تعظیم کے ساتھ جن افراد سے ایک فرد قیام تعظیمی ہی ہے اور اسکو ولات
النفس کہتے ہیں یا یوں کہو کہ استقبال بغیر قیام کے ہو نہیں سکتا۔ لہذا احادیث مذکورہ
سے قیام تعظیمی یا اقتضاء النفس ثابت ہوتا ہے اور استقبال جو عبارت النفس ثابت ہے
اُس پر عمل اسوجہ سے نہیں کیا جاتا کہ مجلس میلاد میں تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جو منظون ہے بعد وفات اُس عالم کے زندوں کے واسطے آمد و رفت کی
کوئی جہت معین نہیں ہوتی جیسے انصار کے لئے جہت تشریف آوری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جانب حرہ اور ثنیۃ الوداع سے معین تھی۔

جواب شک ثالث۔ اگرچہ کلام ہمارا مورد اس شک کا مطلقاً نہیں
کسو واسطے کہ قیام مذکورہ مثبتہ باحادیث مسطورہ وہ قیام نہیں ہے کہ کسی کو اہل فضل و
کمال سے دیکھ کر تعظیماً قیام کیا کرتے ہیں اور غالباً وجہ ایراد شک شک کو شاید یہ
ہی ہو کہ ہو بلکہ قیام مذکورہ مثبتہ باحادیث مسطورہ وہ قیام ہے کہ بجز استعمال خبر
آمد آمد کیے اہل فضل و کمال سے بارادہ استقبال اور اظہار تعظیم آنیوالے معظم کے
کھڑے ہو جایا کرتے ہیں اور بعدہ واسطے اپنے کے بیرون شہر تک جایا کرتے ہیں

اور یہ قیام لاریب بدوں آنکھوں سے دیکھنے کے شخص معظم کے ہوتا ہے مگر تاہم دفع کرنا شک شک کنندہ کا چوکہ وہ مخالف ہے ساتھ شرع شریف کے ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ دعویٰ شک کنندہ کا عدم ثبوت تعظیم شخص معظم میں بدوں آنکھوں سے دیکھنے کے گو وہ سامنے ہی موجود ہو لاریب ممنوع اس واسطے کہ بدوں آنکھوں سے دیکھنے کے تعظیم شخص معظم کی اگر وہ وہاں موجود ہو ثابت ہے عقلاً جیسے نابینا اہل بصر کے ساتھ تعظیماً بغیر آنکھوں سے دیکھنے کے کمرے ہو جاتے ہیں۔ اور نیز باحوادث صحیحہ

ترمذی ابو داؤد وابن ماجہ میں ہے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ لیجا رہے تھے آپ نے جنازے کے ہمراہ چند آدمیوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا تم نہیں شرماتے اس امر سے کہ تم سوار ہو اور اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں ایسا ہی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن عمر سے منقول ہے۔ لمحات میں ہے اس حدیث سے جنازے کے ساتھ تعظیم فرشتوں کے لحاظ سے سوار ہو کر چلنا مکروہ معلوم ہوتا ہے اور مراقہ میں ہے اسی حدیث کی تخریج میں ازہار کے حوالے سے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ فرشتے جنازے کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے جنازے میں شان رحمت کے ساتھ اور کافروں کے جنازے کے ہمراہ ساتھ لعنت

اُخْرِجَ التَّرمِذِيَّ وَابُو داؤد وَابْنُ مَاجَةٍ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَجَنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكِبًا فَقَالَ لَا اسْتَحْيُونَ أَنْ مَلَائِكَةُ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْغُبَيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْمَعَارِفِ فَقَالَ الْأَسْتَحْيُونَ يَفْهَمُونَ مِنْ كَرَاهَةِ الرُّكُوبِ هَذَا الْحَدِيثُ يُدَلُّ عَلَى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْضُرُ الْجَنَازَةَ وَالظَّاهِرُ أَنَّ ذَلِكَ عَامٌّ مَعَ السَّالِمِينَ بِالرَّحْمَةِ وَمَعَ الْكُفَّارِ بِاللَّعْنَةِ قَالَ النَّسَائِيُّ مَرَّتْ جَنَازَةُ بَرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَيَقُولُ أَهْهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ انْتَهَى - وَفِيهِ إِيمَاءٌ

إِلَى نَدْبِ الْقِيَامِ لِتَعْظِيمِ الْفَضْلِ
وَالْكَرَامَةِ - انتهى عبارة المرقاة -
أَقُولُ وَفِي مُشْكُوَةِ الْمُصَابِيحِ عَنْ
أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ
جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَقَوْمُوا لَهَا
فَلَكُمْ لَهَا تَقْوَمُونَ إِنَّمَا تَقْوَمُونَ
لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ -

چنانچہ سنائی میں ہے حضرت انس رضی اللہ
فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ
تشریف فرما تھے کہ ایک جنازے کو دیکھ کر
آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا یہ تو یہودی
کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا ہم تو ان فرشتوں
کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں جو اس جنازے
کے ہمراہ ہیں۔ اس حدیث میں اس طرف بھی

اشارہ ہے کہ کھڑے ہو جانا واسطے تعظیم اہل فضل و کمال کے مستحب ہے۔ انتہی عبارتہ
المرقاة میں کہتا ہوں کہ تعظیم ملائکہ کی نسبت جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں امر
بھی وارد ہوا ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے قریب سے جنازہ یہودی
یا نصرانی کا نکلے تو تم اس کے واسطے کھڑے ہو جایا کرو۔ اس واسطے کہ تم اس جنازے کے واسطے
نہیں کھڑے ہو لے بلکہ ان فرشتوں کے واسطے کھڑے ہوتے ہو جو جنازے کے
ساتھ ہیں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اپنی سند میں نقل فرماتے ہیں مگر چنانچہ جینت میں
جواب شدک چھارم۔ چونکہ جواب شدک سوم دفع شدک کر دیا گیا کہ
مراد قیام مذکورہ سے وہ قیام نہیں ہے کہ کسیک اہل فضل و کمال سے دیکھ کر تعظیم کھڑے
ہو جایا کرتے ہیں لہذا کلام مذکور مورد شدک نہ ابھی مطلقاً نہیں رہا مگر چونکہ یہ شدک
بھی مخالف تھا ساتھ اہا ویت صحیحہ اور روایات قویہ فقہیہ کے اور دونوں حدیثیں مذکورہ
شدک قابل حجت نہیں ہیں اس واسطے کہ اول تو انہیں سے حدیث مرویہ ابو داؤد۔

روایت ہے ابی بکر بن ابی شیبہ سے
کہا حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن نیر
نے مسعر سے انہوں نے ابی اللہ سے

عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ أَبِي
الْأَيْبِسِ عَنْ أَبِي الْعَدَنِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ

عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ خَرَجَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى
عَصَا الْحَقِيقِ وَأَوْضَعَ السِّنْدَ بَعْضُ جُلَّانٍ
ہوئے تھے عصا پر۔

انہوں نے ابی العدیس سے انہوں نے
ابی مرزوق سے انہوں نے ابی غالب سے
انہوں نے ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا
کہ نکلے ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم در آنا لیکہ آپ تکیہ لگائے

كَمَا فِي مَرْقَاةِ الصَّعُودِ قَالَ لَطَبْرَانِي
هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ مُضْطَرَبٌ
السَّنَدُ فِيهِ مَنْ لَا يُعْرَفُ - انتهى -

چنانچہ مرقاة الصعود میں ہے کہا طبرانی نے کہ
یہ حدیث ضعیف مضطرب السند ہے
اسکی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

كَمَا فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ أَبُو الْعَدِّيسِ
كُوْنِي مَجْهُولٌ مِنَ السَّادِسَةِ وَأَبُو
مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَيْنٌ مِنَ السَّادِسَةِ
وَلَا يُعْرَفُ اسْمُهُ وَأَبُو غَالِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبُ أَبِي أَمَامَةَ بَصْرِي
نَزَلَ أَصْبَهَانَ قِيلَ اسْمُهُ خُرُورٌ
قِيلَ سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ وَدُرُوقِيلُ نَافِعٌ
مَدُوقٌ يَحْطِي مِنَ الْخَامِسَةِ - انتهى -
بہت خطا کرتے ہیں۔

چنانچہ تقریب التہذیب میں ہے کہ
ابو العدیس کو فی مجہول الحال ہے
اور ابو مرزوق جو ابی غالب سے رقا
کرتا ہے اور وہ ابی امامہ سے لین الحديث
ہے اور اسکا نام تک معلوم نہیں
اور ابو غالب صاحب ابی امامہ سی
نے کہا کہ وہ بصرہ میں رہا۔ اسکا نام خروڑ
اور کسی نے سعید بن الحرور بتایا اور کسی نے
کہا نافع اگرچہ سچے ہیں مگر بیان حدیث میں

علاوہ بریں معنی اسکے اور ہیں نہ وہ معنی جو معتز بن نے سمجھے ہیں اور وہ یہ ہیں
کہ قیام نہی عند مذکورہ حدیث ہذا وہ قیام نہیں ہے کہ کسی کو اہل فضل و کمال سے
دیکھ کر تعظیماً و محبتہ کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ قیام تو مخصوص اہل عجم تھا

بلکہ اہل عرب میں بھی مروج و معمول تھا چنانچہ احادیث ثبوتیہ قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بعض صحابہ کرام کے اور قیام صحابہ کرام کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز احادیث منضمہ امر کرامت اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اس قسم کے قیام کے جو انشاء اللہ عنقریب نقل کیا دینگے صاف دال ہیں بدعا بلکہ قیام نہیں عنہ بحديث هذا بدلت لا تفقوا مواكفا تفقوا الا عاجز کے وہ قیام ہے کہ شخص معظم اگر بیٹھ جائے اور تعظیم کنندگان دست بستہ کھڑے رہیں اسواسطے کہ قیام مخصوص اہل عجم یہی قیام تھا کہ بعض انکا تعظیم کرتا تھا بعض کی ہمیں بھیج یعنی بعض لوگ جو مرتبہ میں چھوٹے ہوتے تھے تعظیم کرتے تھے اُن لوگوں کی جو مرتبہ میں بڑے ہوتے تھے اور چھوٹے بڑوں کے سامنے ہرگز نہیں بیٹھتے تھے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بقرینہ مال قصد صحابہ کا بمقتضائے کثرت شوق اُنکے کے مبالغہ تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ وہ ظاہر و باہر ہے حدیث مذکورہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بعد قیام تعظیم کے اس قسم کے کھڑے رہنے کی طرف دیکھا فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تم جیسے کہ عجمی کھڑے ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس حدیث مذکورہ ابو داؤد کی شرح میں صاحب مرقاة تحریر فرماتے ہیں کہ غالباً اس حدیث کی عمدہ توجیہ یہ ہے کہ وہ لوگ کھڑے ہو کر کھڑے رہ گئے ہونگے لہذا حضور نے فرمایا کہ عجمیوں کی طرح سے مت کھڑے رہو نہ یہ معنی کہ مطلقاً تعظیم کو نہ کھڑے ہو ایسا ہی مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ حجۃ اللہ البالیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس میں فی الحقیقت کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جن معانی سے کام لیا جائے

كَمَا فِي الْمِرْقَاةِ وَلَعَلَّ الْأَوْجَهَ أَنَّ يُقَالُ إِنَّهُمْ قَامُوا مُتَمَثِّلِينَ فَمَّا هُوَ عَنْ ذَلِكَ وَعَبَّرَ عَنْهُ بِمُطْلَقِ الْقِيَامِ لِلْمَبَالِغَةِ فِي الْمَرَامِ وَالْمُرَادُ بِالْقِيَامِ الْوُقُوفُ لَا تَقِي. وَقَالَ الشَّيْخُ مَوْلَى اللَّهِ الْمُحَدِّثُ الدِّهْلَوِيُّ فِي حُجَّةِ اللَّهِ الْبَالِيَةِ وَعَيْنِي لَا اخْلَا فِيهَا فِي الْحَقِيقَةِ فَإِنَّ الْمَعَانِيَ الَّتِي يَدُلُّ عَلَيْهَا الْأَمْرُ الَّتِي تُخْتَلَفُ فَإِنَّ الْجَمْعَ كَانَ بَيْنَ أَمْرِهِمَا أَنْ يَقِفُوا أَلَا تَأْتِي

آتے ہوئے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

كَانَ فِي الْوُدِّ وَشَرَّهٖ أَبُودَاؤُدُ وَقَوْلُهُ
وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمُوتَ الْمَوْتِ أَحَبَّ
أَنْ يَقُومَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَلَى رَأْسِهِ
أَحَدٌ لِلْعَظِيمِ وَقِيلَ أَنْ يَقُومَ
بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ جَانِبِهِ كَمَا يَفْعَلُ
بِالْأَمْرَافِيِّ تَجَالِيسُهُمْ وَهُوَ رَئِىُّ
الْأَحَابِجِمْ تَكْبَرُ أَوْ ذَلَالُ النَّاسِ وَ
عَلَى هَذَا أَفْعَلُ مَعَاوِيَةَ كَرِهَ الْقِيَامَ
لَهُ خَوْفًا مِنَ السُّنْبُورِ بِهِ هَذَا الْقِيَامُ
الْمَنْحِيُّ عَنْهُ وَكَذَلِكَ ابْنُ الْمِرْقَاطِ الصُّغُورِ
شَرَّهٖ أَبُودَاؤُدُ قَالَ الطَّبْرِيُّ هَذَا
الْخَبَرُ ثَمَّ فِيهِ نَحْوُ عَنْ أَنْ يَقَامَ كَرِهَ
مِنَ السُّرُورِ بِذَلِكَ لِأَمِنْ أَنْ يَقُولَ
لَا أَلَا مَا وَقَالَ ابْنُ قَتِيبَةَ مَعْنَاهُ
مَنْ أَرَادَ أَنْ يَقُومَ الرِّجَالُ عَلَى
رَأْسِهِ كَمَا يَقُومُ بَيْنَ أَيْدِي الْمُلُوكِ
الْأَعَاجِمِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهِ تَحْيُ الرِّجُلِ
عَنِ الْقِيَامِ لِأَجْنَبِهِ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ
وَرَجَّحَ النَّزْوَى مَقَالَ الطَّبْرِيِّ
فَقَالَ لَا مَعْنَى الْأَوَّلَى بَلَى الَّذِي
لَا حَاجَةَ إِلَى مَا سَوَاهُ أَنْ مَعْنَاهُ رَجَّحَ
وَكَفَّ عَنْ مُحَبَّتِهِ قِيَامَ النَّاسِ إِلَيْهِ

چنانچہ فتح الوود و شرح الوود میں ہے فرمان
رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمُوتَ الْمَوْتِ
یہ مراد ہے کہ جو شخص دوست رکھے اس بات کو کوئی
اُس کے سامنے یا اُس کے پیچھے تعظیماً کھڑا رہے اور بعض
فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ جو دوست کھڑے اُسکی دونوں طرف
یا اُسکے سامنے لوگ کھڑے رہیں جیسا کہ امرایہ کھڑے
مروج ہے بطریق کبر کے دو سر لوگوں کو دلیل کچھ اور غالباً
یہی تھی کچھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قیام حضرت
زبیر و سفوان سے کہ بہت ظاہر فرمائی و ذکر غت حاصل
کرنے سے اُس قیام کے ساتھ جو شر قائم منع ہے
اور ایسا ہی مرقات الصعود و شرح الوود میں ہے
علامہ طبری فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نہیں اس امر
ہے کہ لوگوں کے قیام شخص معظم اُپرا مسرت کرے
نہ اس سے کہ لوگ تعظیماً اُسکے واسطے کھڑے ہوں
اور ابن قتیبہ فرماتے ہیں معنی حدیث کے یہ ہیں
کہ سختی و عید و شخص ہے جو اس امر کا خواہشمند ہو
کہ میرے حضور لوگ کھڑے رہیں جیسے شاہان
عجم کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اُس قیام کی
نہی نہیں ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی
تعظیم کو کھڑا ہو جاوے جب وہ اسلام علیہ کے
اور علامہ طبری ہی کے قول کو علامہ نووی نے ترجیح دی
ہے اور فرمایا ہے کہ اسے سوا اور معنی کی حاجت نہیں بیشک

قَالَ وَلَيْسَ فِيهِ تَعْرِيفٌ لِلْقِيَامِ بِشَيْءٍ
لِغَيْرِهِ وَهَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمَنْعِيُّ عَنْهُ
مُحِبَّةُ الْقِيَامِ فَلَوْلَا عَيْطُ بِيَالِهِ فَقَامُوا
فَلَا لَوْ أَنَّ عَلَيْهِ وَلَانَ أَحَبَّ أَنْ تَكْبَرَ
الْعَرَبُ سِوَا قَامُوا لَمْ يَقُومُوا
اور حدیث ثانی مذکورہ شک مروی مذی
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِقًا
نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ النَّسِ قَالَ لَمْ
يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا دَاوَهُ
لَمْ يَقُومُوا مِنْ كَرَاهَتِهِ لَدَا إِلَهُ -

رہنے سے آپ کرامت کرتے ہیں۔ علاوہ ہر آنکہ بعض روایہ اسکے بھی فی الجملہ مسلم نہیں
کَمَا فِي تَقْرِيبِ التَّحْقِيقِ عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَاهِلِيِّ أَبُو عَمَّانٍ
الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ ثَبَتَ وَرَبَّمَا
وَهُوَ قَالَ ابْنُ مُعِينٍ أُنْكَرَ نَاهُ فِي
صَفْرِ سَنَةِ ثَمَنَ عَشْرَةَ وَمَاتَ
بَعْدَ هَاجِرٍ بِسَبْعِينَ مِنْ كِبَارِ الْعَاثِرَةِ
وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ دِيَّارُ الْبَصْرِيِّ
أَبُو سَلَمَةَ ثِقَةٌ عَارِدٌ ثَبَتَ النَّاسُ
وَكَثَرَتْ قَدْرُ تَغْيِيرِ حِفْظِهِ بِأَخِيرَةٍ
مِنْ كِبَارِ الثَّامِنَةِ انقضى -

اسکے معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو تعظیمی قیام سے بطریق کبریا
گیا ہے اور وہاں ہے اور حدیث میں قیام تعظیمی سے مطلقاً
نہی نہیں اور یقین علیہ البتہ ہی اس امر کی ہے کہ وہ
سے قیام تعظیمی کی خواہش کی جائے اور بلا وہ نہیں اگر لوگوں
ہوں کوئی عمل ملامت نہیں اور اگر وہاں قیام ہے
بلاشبہ ترک فعل حرام ہے خواہ کوئی کلمہ بویا ہو۔
حضرت عبداللہ عفاں سے اور عفان حماد اور
حماد حضرت انس سے روایت فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارہ کیا
کرام کو کوئی بیمار نہ تھا۔ مگر جب آپ کو دیکھتے
تو کھڑے ہوتے جانتے تھے کہ ایسے کھڑے

چنانچہ تقریب میں ہے عفان بن مسلم
اگرچہ ثقہ ہیں مگر وہی ہیں۔ اور
ابن معین فرماتے ہیں کہ ماہ صفر سنہ
بوجود ہم ہم نے اس سے حدیث سنا چھوڑ
دیا۔ ایسے ہی حماد بن سلمہ ثقہ اور عابد
ہیں مگر اخیر میں انکا حافظہ بگڑ گیا
تھا۔ یہ مخصوص ہے ساتھ ان صحابہ
کے کہ جو ہر وقت حاضر خدمت والا
رہتے تھے مثل انس رضی اللہ عنہ
روایہ حدیث ہذا کے بموجب قواعد

اصول۔ اس واسطے کہ تفسیر جمع غائب لفظ الیہم مذکورہ حدیث ہذا الفاظ کنایہ سے ہے

اور معنی مراد بہا الفاظ کنایہ سے نہیں مفہوم ہوتے مگر بقرنیہ۔

کَمَا فِي الْمَنَارِ صُنْنَ نَوَ الْأَنْوَارِ أَمَا الْكِنَايَةُ
فَمَا اسْتَتَرَ الْمُرَادُ بِهِ وَلَا يُفْهَمُ إِلَّا بِقُرْنِهِ
حَقِيقَةً كَانَ أَوْ فُجَارًا مِثْلَ الْفَاطِ الْضَمِيرِ
خَاصَّةً۔

چنانچہ منار میں ہے کہ کنایہ اسکو کہتے
ہیں کہ جو بغیر قرنیہ کے مراد متکلم کو
نہ سمجھا سکے۔ مثل الفاظ ضمیر کے
خاصہ۔ جس وقت کہ مرجع بھی ضمیر

کا نہ مذکور ہو جیسا کہ یہاں ہے۔ لہذا بقرنیہ حال راوی حدیث ہذا معنی النس رضی
اللہ عنہ کے مرجع الیہم کا بجز ان اصحاب کے کہ جو ہر وقت ملازم خدمت شریف رہتے
تھے مثل راوی حدیث ہذا کی کہ دس برس تک یہاں تک ملازم خدمت والا ہے
کہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور ہو گئے۔

کَمَا فِي تَقْرِيبِ التَّقْرِيبِ النَّسَبِ
مَا لَكَ خَادِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَدَمَهُ عَشْرَ
سِنِينَ صَحَابِيٍّ مَشْهُورٍ۔

چنانچہ تقریب التہذیب میں ہے کہ
حضرت النس بن مالک معنی اللہ عنہ مشہور
صحابی ہیں جو دس برس تک حضور
کی خدمت میں رہے۔ جملہ صحابہ

اور عائشہ مومنین نہیں ہو سکتے بد لالت و دیگر احادیث آئندہ مثبتہ قیام۔ اور یا
مخصوص ہے ساتھ ان اوقات کے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز
محفل صحابہ ہو کر حدیث فرماتے۔ اگر کسی حاجت ضروری کے واسطے اٹھتے تو صحابہ
بہر بار نہیں کھڑے ہوتے تھے چنانچہ مشیر ہے طرف اس معنی کے مضمون حدیث
و دیگر مرویہ مشکوٰۃ۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ قَارَأَ
الرُّجُومَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضُ مَا يَكُونُ
عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَحْبَابُهُ فَيَتَبَيَّنُونَ

مشکوٰۃ میں ہے حضرت ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور
بیٹھ جاتے تو ہم سب آپ کے گرد بیٹھ جاتے
پھر جب آپ لوٹنے کے ارادہ سے اٹھتے

یا کسی اور کام کو اٹھتے اور اپنی تعلیم مبارک یا اور کوئی چیز چھوڑ دیتے جس سے صحابہ کرام جان لیتے کہ آپ واپس تشریف لاوینگے اپنی حالت پر بدستور بیٹھ رہتے اور کھڑے نہ ہوتے۔

ورنہ بوقت قیام تو ثابت ہے قیام صحابہ کا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعظیماً و محبتاً۔ اور نیز قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے بعض صحابہ کے محبت و اجلالاً بموجب احادیث صحیحہ صحاح کے۔

ابوداؤد میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بات چیت اور طر انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ تر مشابہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی آدمی کو نہیں دیکھا۔ جب آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضور کھڑے ہو جاتے اور حضرت خاتون جنت کا ہاتھ پکڑ کر پیشانی پر بوسہ دیکر بیعت کیا۔ محبت اپنی جگہ بھلا لیتے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خاتون جنت کے اہل تشریف لاتے بعض تعلیم حضرت خاتون جنت کھڑی ہو جاتیں اور اچھا دست مبارک پکڑ کر حضور کی پیشانی کو بوسہ دیکر آپ کو اپنی جگہ پر بھلا لیتیں۔ اور ترمذی شریف میں ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب زید بن رثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے

کما اخرج ابوداؤد عن عائشة رضي الله عنها قالت ما رأيت رجلاً كان أحب حديثاً وكلاماً رسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت إذا دخلت عليه قام ليلها فاحد يديها فقبلها وأجلسها في مجلسه وكان إذا دخل عليها قامت إليه فأخذت يديها فقبلته وأجلسته في مجلسها. وأخرج الترمذي عن عائشة رضي الله عنها قالت قالهم زيد ابن حارثة الذي يمينه رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي ففرع الباب فقام إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمره ثمانون سنة قال يا رسول الله ما رأيتك عراً يا فاطمة فأعقبته وقبلته وفي المشكوة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كان

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يَحْدِثُنَا وَإِذَا
قَامَ فَمِنَّا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ
بَعْضُ بَيُوتِ أَزْوَاجِهِ -

جواب رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم سوقت
میرے گھر میں تھے حضرت زید رضی اللہ
نے جب دروازہ کھٹکھٹایا آپ مقتضائے
محبت چادر کھینچتے ہوئے ہر منہ کھڑے

ہو گئے قسم ہے اللہ کی اس سے پہلے میں نے آپ کو ایسا ہر منہ کسی نہیں دیکھا تھا۔
اور حضور حضرت زید سے بغلیں سرے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور مشکوٰۃ تشریف
میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
ساتھ مسجد میں بیٹھا نصیحت امیر بانیں فرماتے رہتے جب آپ تشریف بری کے ارادہ
کھڑے ہوتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اسوقت تک کھڑے رہتے جب آپ کو
دیکھ لیتے کہ بعض ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہو گئے۔

اگر کوئی کہے کہ حدیث ہذا سے تو قیام صحابہ برائے تعظیم نہیں پایا جاتا بلکہ حدیث ہذا
بیان حال وقتی ہے کہ جب آپ بارادۂ تشریف بری کھڑے ہوتے کہ وہ پہچان لیا جاتا
تھا وقت نہ رکھنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی چیز بقام جلوں بوقت قیام
چنانچہ مضمون ہذا حدیث گذشتہ مرویہ مشکوٰۃ سے واضح و لاخ ہے ہم بھی کھڑے ہو جاتے
تھے تو جواب اسکا یہ ہے کہ عبارت حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بَيُوتِ أَزْوَاجِهِ
مراحتہ وال ہے قیام صحابہ پر برائے تعظیم اسوا سطرے کہ اگر قیام صحابہ بلا ارادۂ تعظیم ہوتا
تو صحابہ کو کھڑے رہنے کی کیا تنک کہ آپ داخل بیوت ازواج مطہرات ہو جاویں۔
اور نظر نہ آویں کچھ حاجت نہ تھی پس بدیہت کھڑا رہنا صحابہ کادت نہ کو تک مراحتہ
وال ہے قیام ہذا پر برائے تعظیم۔ اور نیز اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت
بسنہ قومی کہ کھڑے ہوئے ہم واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا ہم
آپ کے ہاتھ کو چنانچہ روایت ہذا قسطلانی شرح بخاری کی جلد تاسع مطبوعہ مصر
میں موجود ہے۔

وَفِي الشَّهَادَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّائِبِ | اور شہاد میں ہے حضرت عمر بن الشائب سے فرماتے ہیں

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ جَالِسًا يَوْمًا فَأَقْبَلَ الْبُؤَةَ مِنْ
الرِّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا بَعْضَ تَوْبِهِ
فَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ
لَهَا تَوْبَهُ مِنْ جَانِبِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ أَقْبَلَ
أَخُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عَلَامَةُ الْخَفَاجِي
فِي تَرْجَمَةِ الشُّفَا وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ
يَجُوزُ الْقِيَامُ تَعْظِيمًا لِمَنْ يَسْتَحْيِي الشُّعْبَةَ
أَنَّهُمْ

کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے رضاعی باپ
تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنا کپڑا انکے
واسطے بچھا دیا۔ پھر آپ کی رضاعی والدہ
تشریف لائیں آپ نے انکے ساتھ بھی یہی
برتاؤ کیا پھر جب آپ کے رضاعی بھائی
آئے آپ انکے واسطے کھڑے ہو گئے اور
انکو اپنے سامنے بٹھالیا۔ علامہ خفاجی
شراح شفا فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں
دلیل ہے اس امر پر کہ جو مستحق تعظیم ہو

اور نیز ثابت ہے حکم فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا برائے قیام واسطے تعظیم
قدوم اہل فضل و کمال کے بوقت قدوم باحادیث صحیحہ صحیحین۔

بخاری شریف میں ہے حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنو قریظہ
حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر
حضور کی خدمت میں آکر حاضر ہو گئے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
سعد رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا جب حضرت
سعد تشریف لائے آپ نے بنو قریظہ کو فرمایا
کہ اپنے سردار کی طرف تعظیماً کھڑے ہو جاؤ
اور مسلم شریف میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار جب مسجد سے قریب
ہوئے آپ نے انصار کو فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔

كَمَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حَكْمِ
سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فُجَاءَهُ فَقَالَ قَوْمِي إِلَى
سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ وَفِي الْمُسْلِمِ
فَاتَا مَحَلِّي حَمَارٍ فَلَمَّا دَفَنِي قَرِيبًا مَنَ
الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلُ وَسَلَّمَ قَوْمِي إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ

چنانچہ بموجب انہی احادیث مذکورہ کے مستحب رکھا ہے جمہور علماء سلف و خلف نے قیام نہ رکھا۔

كَمَا قَالَ النَّوَوِي فِي شَرْحِهِ الْمُسْلِمِ
نَحْتُ هَذَا الْحَدِيثَ قَوْلُهُ قَوْمًا إِلَى
سَيِّدِكُمْ فِيهِ الْإِمَامُ أَهْلُ الْفَضْلِ
وَيُلْقِيهِمْ بِالْقِيَامِ لَكُمْ رَأَى أَقْبَلُوا هَذَا
إِحْتِجَ بِهِ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ لِاسْتِحْبَابِ
الْقِيَامِ قَالَ الْقَاضِي وَلَيْسَ هَذَا
مِنَ الْقِيَامِ الْمَنْحِيِّ عَنْهُ وَإِنَّمَا ذَلِكَ
بِمَنْ يَقُومُوا عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقِيلَ
قِيَامًا طَوَّلَ جُلُوسِهِ قُلْتُ الْقِيَامُ الْقَائِمُ
مِنْ أَهْلِ الْفَضْلِ مُسْتَحَبٌّ وَقَدْ جَاءَ فِيهِ
أَحَادِيثٌ وَلَمْ يَصِحَّ فِي النَّهْيِ عَنْهُ شَيْءٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ جُمِعَتْ كُلُّ ذَلِكَ مَعَ
كَلَامِ الْعُلَمَاءِ عَلَيْهِ فِي جُزْءٍ وَأَجَبْتُ
فِيهِ عَمَّا تَوَقَّعْتُ النَّهْيَ عَنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِالنَّهْيِ كَلَامُ النَّوَوِيِّ وَفِي دَرِّ الْمُخْتَارِ
وَفِي الْوَهْبَانِيَةِ يَجُوزُ بَلْ يَنْدُبُ الْقِيَامَ
تَعْظِيمًا لِلْقِيَامِ كَمَا يَجُوزُ الْقِيَامُ تَوَلُّفًا
بَيْنَ يَدَيِ الْعَالِمِ وَفِي دَرِّ الْمُخْتَارِ قَوْلُهُ
يَجُوزُ بَلْ يَنْدُبُ الْقِيَامَ تَعْظِيمًا لِلْقِيَامِ
أَيْ إِنَّ كَانَ يَنْحَقُّ التَّعْظِيمُ قَالَ
فِي الْقِتْنَةِ قِيَامُ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ

شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ
علیہ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے
ہیں کہ اس حدیث میں سند ہے اہل فضل
اور کمال کی تعظیم کرنے پر اور جب وہ آدمی
کھڑے ہو کر انکی تعظیم کرنے اور ملاقات
کرنے پر اسطرح حجت پکڑی ہے ساتھ
اس حدیث کے جمہور علماء نے ادھر
مستحب ہونے قیام تعظیم کے۔ قاضی عیاض
رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وہ قیام
جس سے حضور نے منع فرمایا ہے وہ یہ
قیام تعظیمی نہیں ہے بلکہ جس سے منع فرمایا
ہے وہ وہ قیام ہے کہ صاحب فضل
یا دشاہ وغیرہ اگر بیٹھ جاوے اور جب
تک وہ بیٹھا ہے کوئی بیٹھنے نہ پاوے
بلکہ سب کھڑے رہیں۔ میں کہتا ہوں کہ
قیام تعظیمی علماء اور فضلاء کے واسطے
مستحب ہے اور اسکے استحباب میں بہت
سی حدیثیں آئی ہیں اور ممانعت میں اس
قیام سے کوئی حدیث صریح صحت کو
نہیں پہنچی راہ میں نے اس بحث میں
ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس میں مانعین کے

لِمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ قِيَامٌ قَارِي
 الْقُرْآنِ لِمَنْ يَحْيَىٰ أَقْبَطًا لَا يَكْرَهُ إِذَا
 كَانَ مِنْ بَسْتَقَى الْعَظِيمِ فِي مُشْكِلِ
 الْأَثَارِ الْقِيَامُ لَعْنَةٍ لَيْسَ بِمَكْرُوهٍ
 لِعَيْنِيهِ إِنَّمَا الْمَكْرُوهُ مُحَبَّةُ الْقِيَامِ لِمَنْ
 قِيَامٌ لَهُ فَإِنْ قَامَ مِنْ لَيْقَامٍ لَهُ لَا يَكْرَهُ
 قَالَ ابْنُ وَهْبَانَ أَخُوهُ فِي عَصْرِنَا
 يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَحَبَّ ذَلِكَ أَيْ الْقِيَامُ
 لِمَا يُؤْتِي تَذَكُّهُ مِنَ الْحَقِّ وَالْبُخْلِ
 وَالْعَدَاوَةِ لَا سِيمَا إِذَا كَانَ فِي مَكَانٍ
 أُحْتَدِ فِيهِ الْقِيَامُ وَمَا وَدَّ مِنَ التَّوَعُّدِ
 عَلَيْهِ فِي حَقِّ مَنْ يُحِبُّ الْقِيَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ
 كَمَا يُفَعِّلُهُ التُّرْكُ وَالْإِعَاجُ مَا قُلْتُ
 يَدَّ يَدَهُ مَا فِي الْغَنَاءِ وَعَبِيرُهَا
 عَنِ الشَّيْخِ الْحَكِيمِ أَيْ الْقَاسِمِ كَانَ
 إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ غَنَى يَوْمٍ لَهُ وَيُعْطِلُهُ
 وَلَا يَقُومُ الْفُقَرَاءُ وَطَلَبَةُ الْعِلْمِ فَيُقْبَلُ لَهُ
 فِي ذَلِكَ فَقَالَ الْغَنَى يَتَوَقَّعُ مِنْهُ الْعَظِيمُ
 فَلَوْ تَرَكْتَهُ لَيْسَ تَقَرَّرَ وَالْفُقَرَاءُ وَالطَّلَبَةُ
 الْعِلْمُ إِنَّمَا يُطْعَمُونَ جَوَابُ السَّلَامِ
 وَالْكَلَامُ مَعَهُمْ فِي الْعِلْمِ وَتَمَامُ ذَلِكَ
 فِي رِسَالَةِ الشَّرِّ سَلَا فِي اتِّخَاذِ عِبَارَةٍ
 رَدِّ الْمُتَحَارِّ الْمُشْهُورِ بِالشَّامِيِّ وَهَكَذَا

وہم کا پورا جواب دیا ہے۔ اور علماء متبتین
 کے اقوال جمع کئے ہیں۔ اتنی کلام لڑوی۔
 اور درختار میں ہے وہابیہ سے جائز ہے
 بلکہ سب سے قیام تعظیماً آئیوا لے اہل
 فضل و کمال کے لئے جیسے جائز ہے علماء
 کے سامنے وقت پڑھنے کے کھڑا رہنا۔
 رد المحتار میں ہے کہ بیشک سب سے
 اگر آئیوا الاستحقاق تعظیماً ہو۔ قنینہ میں ہے
 کہ اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہے۔ یا
 قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے اور
 کوئی عالم صاحب فضل و کمال آجائے
 اور وہ اس کے واسطے کھڑا ہو جاوے تو مکروہ
 نہیں ہے۔ اور مشکل الآثار میں ہے
 کہ کھڑا ہونا کسی کے واسطے بالذات مکروہ
 نہیں ہے۔ مکروہ اس امر کی محبت ہے
 کہ دوسروں سے دوست رکھے کہ وہ
 میرے واسطے قیام کریں۔ پھر اگر غیر متحق
 کے واسطے بھی کھڑا ہو جاوے تو مکروہ نہیں
 ابن وہبان فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ
 میں آئیوا لے کے واسطے مطلقاً قیام کرنا
 مستحب ہے خصوصاً جہاں عادت ہو اس واسطے
 کہ اس کے ترک کرنے میں بعض اور عداوت
 باہمی پیدا ہوتا ہے جو حرام ہے۔ اور

فِي الْجَنَّةِ الثَّانِي مِنْ أَحْيَاءِ الْعُلُومِ لِلْفَرَّالِي
عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ -

اور جو قیام ناجائز ہے وہ وہ ہے کہ شخص
معظم اس امر کو دوست رکھے کہ لوگ اسکے

آگے کھڑے رہیں بیٹھنے نہ پاویں جیسے ترک اور عجمی کرتے ہیں۔ اور اسکی تائید کرتی ہے
وہ روایت جو غنایہ وغیرہ میں ہے شیخ حکیم ابوالفاسم رحمہ سے کہ آپ کی خدمت میں
جب دولتمند حاضر ہوتے انکے واسطے کھڑے ہو جاتے اور انکی تعظیم و تکریم کرتے اور
فقرار اور طالب علموں کے واسطے بطریق تعظیم قیام نہ فرماتے جب ان سے اس
امر کی وجہ دریافت کی گئی۔ فرمایا دولتمند امیدوار تعظیم کے رہتے ہیں اور اگر انکی تعظیم
نہ کی جائے تو ان سے ایذا رسانی کا خوف ہوتا ہے اور فقرار اور طالب علم۔ علم کی باتوں
کے خواہشمند اور فقط جواب سلام کے حاجتمند رہتے ہیں۔ اور اس امر کی پوری بحث
رسالہ شریانی میں ہے۔ یہاں تک عبارت شامی کی ختم ہوئی۔ اور اسی قسم کا مفصل
جلد ثانی احیاء العلوم میں ہے۔

اور جلد خامس فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وَعَنْ عَلَامَةِ الْأُمَّةِ الْحَضَائِي قَالَ
مَسَاخُنَا الْأَبُ يُقَدِّمُ عَلَى الْأُمِّ فِي
الْاحْتِرَامِ وَالْأُمُّ فِي الْخِدْمَةِ حَتَّى إِذَا
دَخَلَ عَلَيْكَ فِي الْبَيْتِ يَقُومُ لِلْأَبِ
انتهی۔

اور علامہ امت حضائی فرماتے ہیں کہ
ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ باعتبار
تعظیم کے باپ کا مرتبہ ماں سے مقدم
ہے اور باعتبار خدمت کے ماں کا مرتبہ
مقدم ہے یہاں تک کہ اگر ماں باپ

دونوں گھر میں آویں باپ کی تعظیم کی نیت سے کھڑا ہونا چاہیے۔

اور اسی کے اٹھائیسویں باب میں ہے۔

تَجَوَّزَ الْخِدْمَةَ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْفِعْلِ
وَاحْذَرُوا الْيَدَيْنِ وَالْإِثْمَاءَ وَلَا تَجَوَّزُوا
السُّجُودَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى كَذَا فِي الْخَلَّابِ
انتهی۔ وَفِيهِ قَوْلٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنَ الْمَضْمُونِ

غیر اللہ کی خدمت قیام اور دست بوسی
اور جھکنے کے ساتھ جائز ہے نہ سجدہ کے
ساتھ جو مخصوص ذات باری ہے۔ یہاں
فتاویٰ غرائب میں ہے۔ اور اسی میں ایک

أَوْ يَفْرَأَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فَبَدَّ خَلَّ عَلَيْهِ
وَاحِدٌ مِّنَ الْأَجَلَةِ وَالْأَشْرَافِ
فَقَامَ الْفَارِئُ لِأَجَلِهِ قَالُوا إِن
دَخَلَ عَالِمٌ أَوْ أَبَوُهُ أَوْ أَسْتَاذُهُ
الَّذِي عَلَّمَهُ الْعِلْمَ جَارًا نَّ يَقُومَ
لِلْأَجَلِ - انتهى - وَقَالَ الْبَغَوِيُّ
وَالْخَطَّابِيُّ أَنَّ قِيَامَ الْمَرْءِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ
الْفَاضِلِ وَالْوَالِي الْعَادِلِ وَقِيَامُ
الْمُتَعَلِّمِ لِلْعَالِمِ مُسْتَحَبٌّ غَيْرُ مَكْرُوهٍ
عَمَّا هَذَا الْحَدِيثُ - انتهى - وَقَالَ
الْكُرْمَانِيُّ فِي تَرْجُومَةِ الْبُخَارِيِّ الْمُسَمَّى
بِالْكُوكَبِ الدَّرَارِيِّ - وَفِيهِ أَتَى
قَوْلُهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا
إِلَى سَيِّدٍ كَرَّمَ اسْتِجَابَ الْقِيَامِ
عِنْدَ دُخُولِ الْأَفْضَلِ وَهُوَ غَيْرُ
الْقِيَامِ الْمَنْهِيِّ لِأَنَّ ذَلِكَ بِمَعْنَى
الْوُقُوفِ وَهَذَا بِمَعْنَى الْهُوَاضِ
- انتهى -

جماعت قرآن مجید و دیگر پڑھ رہی تھی
یا تنہا کوئی پڑھ رہا تھا۔ اس حالت میں
اگر کوئی بزرگ مثلاً اسکا باپ یا ماں یا
استاد علوم دینی آجاوے تو انکو انکی
تعظیم کے واسطے کھڑا ہونا جائز ہے
علامہ بخوی اور علامہ خطابی رحمہما اللہ
فرماتے ہیں کہ قیام تعظیمی رعیت کو
اور شاگردوں کو بادشاہ عالم اور حاکم
عادل یا استاد علوم دینی کے واسطے
تعظیم اور تکریم مستحب ہے نہ کہ مکروہ
بوجہ حدیث سعد رضی اللہ عنہ کے
علامہ کرمانی شرح بخاری شریف میں
تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث قوموا الی
سیدکم سے بزرگوں اور اہل فضل و
کمال کے واسطے تعظیم کھڑا ہونا مستحب
ثابت ہوتا ہے اور یہ قیام تعظیمی وہ
قیام نہیں ہے جسکی مخالفت احادیث
صحیحہ سے ثابت ہے اسواسطے کہ وہ

قیام بمعنی وقوف ہے جسکے معنی کھڑے رہنے کے ہیں جب تک کوئی صاحب
فضل و کمال یا بادشاہ وغیرہ بیٹھا رہے۔

اور قول تو ریشتی کہ معنی قوموا الی سیدکم کے یہ ہیں کہ کھڑے ہونم مدد کر نیکی
اور اتارنے کو اپنے سردار کے نہ کہ واسطے تعظیم کے۔ مردود ہے بقول طیبی۔

کما قال أبو محمد بن أحمد في تَرْجُومَةِ الْبُخَارِيِّ
علامہ عینی شرح بخاری شریف میں تحریر فرماتے

الْمُسْتَحْيِ بِعِدَّةِ الْقَارِي الْمَعْرُوفِ بِعَيْنِي
قَالَ التَّوْرِيْشِيُّ فِي شَرْحِ الْمَصَابِيْهِ
مَعْنَاهُ قَوْمُوا إِلَى إِعَانَتِهِ وَانْزَالِهِ
مِنْ دَابَّةٍ وَلَوْ كَانَ الْمَرَدُّ التَّعْظِيْمُ
لَقَالَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَاعْتَرَضَ
عَلَيْهِ الطَّبِيْبِيُّ بِأَنَّهُ لَا يَلِيزُ مِنْ كَوْنِهِ
لِلْإِنْزَالِ أَنْ لَا يَكُونَ لِلْإِكْرَامِ وَمَا عَمِلَ
بِهِ مِنَ الصَّرْفِ بَيْنَ الْإِلَى وَاللَّامِ صَبِيحًا
لِأَنَّ الْإِلَى فِي هَذَا الْمَقَامِ أَفْخَرُ مِنَ اللَّامِ
كَأَنَّهُ قِيلَ قَوْمُوا أَوْ امْتَشُوا إِلَيْهِ تَلَقِيًّا
وَإِكْرَامًا وَهَذَا مَا خُودٌ مِنْ تَرْتِيبِ الْحُكْمِ
عَلَى الْوَصْفِ الْمُنَاسِبِ الْمُسْتَحْجَرِ بِأَلْفِ
لُحْيَةٍ فَإِنَّ قَوْلَهُ سَيِّدٌ كَرُوحَةٌ
لِلْفِيْقَامِ لَهُ وَذَلِكَ لِكَوْنِهِ ذَوِي الْقُدْرَةِ
وَالْمَرَاتِبِ - انتهى -

کہ تورپشتی کا یہ قول شرح مصابیح میں کہ
حدیث قوموا الی سیدکم میں حکم قیام تعظیمی
کے واسطے نہ تھا بلکہ انکو بوجہ رخصی ہونیکے
سواری سے اتار نیکے واسطے حضور نے
فرمایا تھا کہ کھڑے ہو جاؤ اگر تعظیما کھڑے
ہونے کو ارشاد ہوتا تو یوں فرماتے
قوموا سیدکم۔ علامہ طیبی جواب قول
مذکورہ تورپشتی میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ
مان بھی لیا جائے کہ اتارنے ہی کو فرمایا
تھا تو اس سے نفی تعظیما کھڑے ہونے کی
لازم نہیں آتی اس واسطے کہ جو لام اور الی
کا تورپشتی نے فرق بیان کیا ہے وہ ضعیف
بلکہ بہ نسبت لام کے اس مقام پر الی سے
زیادہ ظہور تعظیم کا ہے اس واسطے کہ ہوت
یہ معنی ہوں گے کہ کھڑے ہو جاؤ روزنہا

تعظیم کے ساتھ انکو جا کر اتارو۔ اس واسطے کہ وہ تمہارے سردار ہیں اور سردار کا واجب تعظیم
ہونا ظاہر ہے۔

چنانچہ صاحبِ تعظیم المرتبہ ہونا حضرت سعد کا ان احادیث صحیحہ صحاح سے ظاہر ہے
چنانچہ بخاری شریف میں ہے حضرت جابر
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنائے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے حضرت
سعد کی موت سے اللہ کا روضہ ہل گیا۔

كَمَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ تَزَعَرَتْ رَحْمَتُ الرَّحْمَنِ
لَوْ كُنْتُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

اور نیز مجمع البحار میں بھی شرح حدیث ہذا میں یہی مضمون مرقوم ہے۔

حَيْثُ قَالَ: احْبَبْ إِلَى الْجَاهِلِ الْأَكْرَامَ هَلْ
الْفَضْلُ بِالْقِيَامِ إِذَا أَقْبَلُوا وَأَمَّا الْقِيَامُ
الْمَنْبِيُّ عَنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ فَمَنْ يَقُومُوا عَلَيْهِ
وَهُوَ جَالِسٌ وَيَتَلَوْنَ قِيَامًا مَطْلُوعًا
انتهی مختصراً۔

چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ جمہور علماء نے
اس حدیث کے ساتھ قیام تعظیفی کو مستحب
سمجھا ہے البتہ وہ قیام جسکی ممانعت ہے
وہ وہ قیام ہے کہ مخدوم اگر بیٹھ جائے
اور خادم کھڑے ہی رہیں اور بیٹھے نہ پائیں۔

جواب شک پنجم۔ قول قائل ہذا کہ قیام نہ ابجہت مشابہت کے
ساتھ قیام نماز محمود شرک ہے محض غلط ہے اور نامناسب اس واسطے کہ قیام برک تعظیم بدو
رویت شخص معظم بوجہ اس ثابت ہے بموجب شرع شریف کے چنانچہ علماء دین نے
آداب زیارت سید المرسلین خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ رب العالمین میں لکھا ہے
کما فی جذب القلوب الی دیار المحبوب للشیخ عبدالحق محدث دہلوی ”وہ وقت سلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقوف اور انجناب با عظمت دست راست را بر دست
چپ بھد چنانکہ در حالت نماز کنند۔“

اور ایسا ہی کرمانی میں ہے کہ وقت کھڑے
ہونے کے حضور کے بواجہ میں دینے
باتھ کو بائیں پر مثل حالت نماز کی رکھ کر
دور و پڑ ہے ایسا ہی ہذا علی قاری نے
در المصنہ میں لکھا ہے اور ایسا ہی فتاویٰ

وَهَكَذَا إِذَا كَرَّمَا نِي أَنَّهُ يَصْعَقُ بِمِينَةٍ
عَلَى شِمَالِهِ كَالصَّلَاةِ وَلَكِنَّ الشَّ
قَالَ مُلَّا عَلَى الْقَارِي فِي دَرِّ الْمَضِيَّةِ
وَفِي فِتَاوَى الْعَالِمِ الْكَبِيرَةِ وَيَقِفُ كَمَا
يَقِفُ فِي الصَّلَاةِ۔
عالمگیر میں ہے۔

اور نیز یہ ہونا اس قیام کا عبادت سے بموجب روایات فقہیہ ثابت ہے۔
باب تحقیق فرضیت قیام کبیری میں ہے
کہ بلاشبہ قیام وسیلہ ہے سجدہ میں
جانے کا اور اصل مقصود سجدہ ہے
اس واسطے کہ شرعاً سجدہ عبادت ہے

كَمَا فِي الْكَبِيرَةِ شَرْحُ وَنَيْتَةِ الْمُصَلِّي
فِي بَابِ تَحْقِيقِ فَرْضِ الْقِيَامِ لِلصَّلَاةِ
أَنَّ الْقِيَامَ وَسِيلَةً إِلَى السُّجُودِ وَالْخُرُوجِ
وَالسُّجُودِ أَمْرٌ بِدَلِيلِ أَنَّ السُّجُودَ شَرْعًا

عِبَادَةٌ يَدُونِ الْقِيَامِ كَمَا فِي سَجْدَةِ التَّلَاوةِ
وَالْقِيَامِ لَمْ يَشْرَحْ عِبَادَةٌ وَحْدًا وَلَكِ
لَاِنَّ السُّجُودَ غَايَةَ الْخُضُوعِ حَتَّى لَوْ سَجَدَ
لِغَيْرِ اللَّهِ يَكْفُرُ بِخِلَافِ الْقِيَامِ - انتهى -

نہ کہ قیام جیسا کہ سجدہ تلاوت میں مقصود
سجدہ ہوتا ہے اگرچہ کھڑے ہو کر کرے
اور تنہا قیام کسی کے نزدیک شرعاً عبادت
نہیں۔ اس واسطے کہ سجدہ عبادت میں

بے حد عجز و نیاز کا ظہور ہوتا ہے اس واسطے اللہ کے سوا غیر کو سجدہ کرنا کفر ہے بخلاف قیام
جواب شش ششم۔ جملہ اہل بصیرت پر واضح ہو گا کہ کلام کو رقیق
حقیر ہر پانچویں موروثی شک و شبہ کہ ایک وقت میں ہزار جگہ محفل مولد شریف
منعقد ہوتی ہے پھر ایک ذات مقدس سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰات
والتسلیمات کا ہزار جگہ موجود ہونا محال ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ کلام
مذکور متضمن اثبات اس امر کا ہے کہ رونق افروزی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد
حصول توجہ خاص نہجہت کثرت صلوٰۃ و سلام حاضرین محبت اساس کے ہر ایک
محفل مولد شریف میں منظور ہے لہذا جملہ حاضرین محفل ہر ایک ہرگز سعادۃ
نظم میں بننا سبب قیام ملائکہ باسید حصول اسی سعادت عظمیٰ اور کرامت کبریٰ کے
بصورت عشاق شیدا بہ نیت استقبال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر نہیں معلوم کہ اس
سعادت عظمیٰ سے کون سے سعیدان ازل کونسی محفل میں مشرف ہوں اور دریں صورت
لازم نہیں ہے کہ آپ ہر ایک محفل میں بلاریب رونق افروز ہوتے ہی ہیں بلکہ ہرگز
میں رونق افرا ہونا منظور ہے۔ ہاں البتہ اگر یوں کہا جائے کہ رونق افروز ہونا آپ کا ہر ایک
محفل میں متیقن ہے تو بلاریب دریں صورت یہ بات لازم آتی کہ ایک ذات مقدس کا
ہزار جگہ موجود ہونا محال ہے۔ مگر بعض معترضین حقیقین مولیٰ التعلیل صاحب یا غرض
بہت بعید معلوم ہوتا ہے بلکہ ان سے تو اولیاء آیت مرحومہ کا ہی ایک انہیں ہزار جگہ
حاضر ہو کر افعال غریبہ ظہور میں لانے کو ہی محال جانتا محال معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ
رونق افروزی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکتفا متقدّم اور کمالات معدودہ میں محال
جانتا اس واسطے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جنگو ساتویں طبقہ میں مولیٰ سائرین

اینا پیر طریقت تسلیم کرتے ہیں اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں
 ہر گاہ کہ جتنا نرا بقدر یاد سجدائیں قدرت بود کہ مشکل با مشکل گشتہ اعمال غریبہ
 بوقوع آرند اور اوج کمال اگر اس قدرت عطا فرمائید چہ محل تجب است و چہ احتیاج
 ببدن و بکرازیں قبیل است آنچه از بعضی اولیاء اللہ نقل میکنند کہ دیک آن در امکان
 متعدد و حاضر میکردند و افعال متبائنہ بوقوع مے آرند اینچنانکہ لطائف ایشان متجسد
 باجساد مختلف و مشکل با مشکل متبائنہ میشدند و بچہیں عزیز یکے مثلاً در ہندوستان
 توطن دار و ازاں دیار نہ برآمدہ است جمعے از حضرت مکہ معظمہ مے آئند و میگوند
 کہ آں عزیز را در حرم کعبہ دیدہ ایم و چہیں در میان ما و عزیز گذشتہ است و جمعے دیگر
 نقل میکنند کہ ما اورا در روم دیدہ ایم و جمعے دیگر در بغداد دیدہ اند اینہمہ شکل لطائف
 آن عزیز است با مشکل مختلفہ و گاہ ہست کہ آں عزیز را از تشکلات اطلاع بنویسند
 در جواب آں جماعت گاہ میگوند کہ من از خانہ نہ برآمدہ ام و حرم کعبہ را ندیدہ ام -
 و روم و بغداد را نمے شناسم و نمیدانم کہ شما چہ کسانید و بچہیں ارباب حاجات از
 اعزہ اعیان و اموات در آن محاذوف و مہالک مدو با طلب بینائید و مے بیند کہ
 آں صور اعزہ حاضر شدہ و دفع بلبیہ اینہا نمودہ اند ما گاہ ہست کہ آں اعزہ را از
 دفع آں بلبیہ اطلاع بود و گاہ نبود - از ما و شما بہانہ ہر ساختہ اند - این نیز تشکلات لطائف
 آں اعزہ ہست این شکل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم مثال چنانچہ در یک شب
 ہزار کس آں سرور را علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیم بصور مختلفہ در خواب مے بینند
 و استفادہ مے نمایند اینہمہ شکل صفات و لطائف اوست علیہ و علی آلہ الصلوٰت
 و التسلیم بصورت ہائے مثالی و بچہیں مریدان از صور مثالی پیران استفادہ مے نمایند
 و حل مشکلات میفرمایند - انتہی -

و ہمیں پنج تحریر فرماتے ہیں جناب مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی
 کتاب مدارج النبوة میں - و بالجملہ ویدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از موت مثال
 است چنانکہ در نوم مرئی میشود و در نقطہ نیز بیناید و آں شخص شریف کہ در مدینہ منورہ

در قبر شریف آسودہ است یہاں متمثل میگردد و در یک آن بصورت متعددہ عوام ہمارے سامہ
میں مایہ و خواص را در لفظہ انتہی۔

جواب شک ہفتم۔ اگرچہ حسب احادیث صحیحہ مطلع ہونا مختص

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محفل ہذا سے خاصہ بوقت ذکر و تلاوت کثرت صلوٰۃ
وسلام حاضرین محفل شریف سابق ازین بلوچ احسن استفادہ کر دے و دفع شک شک کو کافی
ہو بیان ہو چکا۔ لیکن اب بوجہ اقوال بعض علماء بھی دفع شک شک کیا جاتا
اور وہ یہ ہے کہ مولوی محمد ہمایل صاحب دہلوی بھی جو دہلیہ کے بڑے نقدا
ہیں اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ سارو ارج مقدس حضرت غوث
الغنی اور خواجہ بہاؤ الدین قدس اللہ سرہا کی سید احمد صاحب پر ظاہر ہوئی۔
اور ایک بہر تک سید احمد صاحب کو دونوں اماموں نے توجہ قوی دی۔ انتہی۔
محفل النفا ہے کہ سید احمد صاحب دہلی میں تھے اور کس قدر راستہ

دور و دراز سے یعنی بخارا و بغداد سے پاک رو حیں آئیں اور توجہ قوی دی انکو
کسطح خبر ہو گئی کہ وہی میں فلاں شخص سید احمد نام مرد صالح ہے آؤ وہاں چلکر
انکو اپنے فیض سے مشرف کریں جب بقول علما مذکور انکو باوجود استعداد و دوری
کے خبر ہونا ثابت ہے تو پھر معتقدین مولانا مذکور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مطلع ہو جانے میں محفل مولد شریف سے تا مل کرنا نہایت تعجب ہے اور مولانا
و مقتدا واقف رموز شریعت و طریقت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ تفسیر
عزیزی میں مانت آیتہ ان الابرار کفی علیین یوں تحریر فرماتے ہیں۔ اور انکو
کی ارواح وہاں (مقام علیین میں) پہنچتی ہیں اور مقربین یعنی اولیاء اللہ کی
وہیں رہتی ہیں اور عوام صلی را کو بعد اسم نویسی کے اور اعمال ناموں کے پہنچنے کے
موافق مرتبے کے سیکو آسمان وینا میں اور سیکو زمین اور آسمان کے درمیان
اور سیکو چاہ زمزم میں رکھتے ہیں اور ان ارواح کو ایک علاقہ اپنی قبر سے بھی
ہوتا ہے اس سبب سے زیارت کر نیوالوں اور قریا اور دوستوں کے احوال سے

مطلع ہوتی ہیں۔ کیونکہ روح کو قرب و بعد مکانی اس دریافت کو مانع نہیں ہوتا۔
مثال اسکی انسان کے وجود میں روح بصر ہے کہ ساتوں آسمان کے ستاروں کو
کوشش کے اندر سے دیکھ سکتی ہے۔ اور اسی تفسیر میں ماتحت آیت وَالْقِلَادِ الْاَشَقِ
بدیہ طور ارقام فرماتے ہیں۔ اور بعض خاص اولیاء اللہ جنکو اللہ نے محض بندوں کی ہدایت
و ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہے انکو اس حالت میں بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا
ہے اور اس طرف متوجہ ہونے سے انکے استغراق میں خلل واقع نہیں ہوتا ہے اور انکی
وسعت کے سبب سے وہ استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہیں کرتا
اور ایسی لوگ باطنی کمالوں کو انہی سے حاصل کرتے ہیں اور حاجتمند اور غرض
والے اپنے اڑے کاموں کی کشادگی کا سبب ان سے پوچھتے ہیں اور انکے کہنے
پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہیں اور انکا حال اسوقت اس مصرعہ کے مضمون
پر گواہی دیتا ہے۔ ”من آیم بجاں گر تو آئی بہن“

اور بعینہ یہی مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب یانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں
تخیر فرماتے ہیں۔ ان دونوں جہازوں سے مطلع ہونا عوام مؤمنین کا احوال
نہ وار اور خویش واقربا سے اور نہ مانع ہونا روح کو اطلاع امور سے قرب و بعد
مکانی کا اظہار من الشمس اور ابنین من الامس ہے۔ پھر نہیں معلوم کہ شک کنندگان
کو مطلع ہونے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں احوال بزم میلاد سے خاصہ
بجہت کثرت صلوٰۃ و سلام کے کیا تاقل ہے۔ اور کونسا امر موجب رد و
کہ اور استفادہ تشویش کا ہے۔

مواہیر علمائے ہندوستان

(امپورہ برائیوں۔ انور گلشن آباد (عرف ناسک) دھلی۔ پاک پتہ۔ بمبئی وغیرہ بلا ہند)
استعان مجلس شریفہ ذکر ولادت باسعادت اور جمع حالات شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میں بشرط الخلق منکرات الشرعیہ کے کوئی تردد نہیں پس بلاشبہ مقصود مؤلف رسالہ صحیح اور اہل
لہ روایات مذکورہ رسالہ مطابق کتاب و آراء صاحبہ اہل حق ہیں۔ فلیس کما ذہرہ۔ فقط
العبد محمد ارشاد حسین رامپوری۔

هذا هو الحق الصراح والصدق القراح۔ العبد محمد گوہر علی عفی عنہ۔

الحبيب مصيب ولله درة۔ بندہ عاصم الہی بخش

تحقیقات مؤلف بہرہ بجا و درست است۔ شکر اللہ سبک۔ العبد محمد ولی النبی رامپوری
من قال سواي ذاك قد قال محالا۔ کتبہ ابو الخلیل محمد صدیق حسن پاکپتنی۔

لله در المؤلف کہ شخص ہونا مجلس ذکر و تلاوت و دیگر حالات مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا بشرط خالی ہونے منکرات شرعیہ سے اور وہ شرع شریف ثابت کیا ہے
اور مسئلہ قیام اگرچہ مختلف فیہ علماء ہر زمانہ رہا ہے مگر اہل محبت کو تعظیم و تحسن
اور مناسب تر ہے۔ اور لازم۔ کتبہ محمد عبدالکریم عفی عنہ مفتی ریاست

بیشک ذکر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بمقتضائے حدیث شریف من أحب
شيئا فأكثر ذكره إلہ و حدیث المرء من أحب إلہ و حدیث لا يكون الصائم مؤمنا
حتى اکون أحب إلہ من والدہ و ولدہ و دیگر احادیث و آیات علامت نشانی ایمان
کی ہے اور بناء ایمان کی اور پر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علیٰ ہذا القیاس قیام
و دیگر امور کہ جن میں تعظیم و محبت پائی جاتی ہے اور منکر ان امور کا عناد او تعصبا و محبت
بے بہرہ اور مؤمنین غلبین سے خارج۔ جیسا کہ تفصیل اس اجمال کی مؤلف رسالہ ہذا

باحسن و جہہ کی ہے ولله در مؤلفہ حیث اتی ببیانات موثقة بالآیات و
الاحادیث و اقوال العلماء والصلحاء والحمل لله رب العالمین العبد محمد عبد النصار عفی
رامپوری رأیت هذه الرسالة فوجدت فيها ما عليه اهل السنة والجماعة من علماء المحققين
والفضلاء المدققين والحق احق ان يتبع وان كره المعاندان حرره ابو حنیفہ محمد علی سلطان
لقد قرأ المؤلف العالم علی من ألهمه الكتاب فوجدته مطابقا للبراءة القد ما راہ الامین
عبد البکر علی احمد محمود اللہ شاہ الحنفی البکریونی کان اللہ تعالیٰ لہ۔

رأيت وسمعت هذه الرسالة فوجدتها موافقة لمذهب السنة والجماعة فاتباعه جدير
وحقيق - محمد احمد عفی عنہ

هذا بالاتباع حقيق قلتم التحقيق - ہر مہتمم مدرسہ سلفیہ مصلی
هذا هو الحق الصراح واتباع النجاشی والفلانیہ یہ علم شدہ و فیض قاسم قسمت عبد الحکیم
آپچہ درست اتفاق اہل حق بروست

كله حق وبالاتباع احق - محمد عمر دہوی الحبيب علی الحق - فادوم شرع شریف وزیر الدین علیہ السلام
مجلس مولود شریف جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیئت متعارفہ مع القیام
علمائے علی ممر الاغصان ستم جانا ہے اور محبان علماء حجت شرعیہ ہے بدلیل حدیث مآثرہ
المسلمون حسنًا فهو عند الله حسنٌ یس مستحسن ہونا مجلس شریف ثابت ہے اور عادت
اہل حرمین کو صاحب ہدایہ نے دلیل استحباب گردانا ہے اور اہل حرمین شریفین اور دیگر بلاد
کے علماء بھی عادت مجلس موصوف کی رکھتے ہیں پس استحباب مجلس موصوف میں
تردد نہیں ہے - محمد نذیر - تحقیقات مؤلف کی صحیح ہے - محمد عمر -

جملہ تحقیقات مؤلف صحیح ہے - محمد نذیر احمد خان ولایتی مدرسہ احمد آباد -
هذا سيف الله المسلول على اعناق المعاندين الوهابيين المنكوبين لاحاديث الرسول
فقط - الفقير محمد حسين شاه - ولایتی عفی عنہ - ساکن بیروں پورہ جہر کا

بسم الله الرحمن الرحيم - الخلائق جعل الانسان اشرف المخلوقات والصلوة
والسلام على سيد الخلق المبعوث الى كافة المخلوقات من الانس والجنات وعلى
آله وصحبه الذين هم نجوم الاهتداء وتعليم المضيئات - اما بعد فلما كان وجود
النبي صلى الله عليه وسلم من اعظم النعم واجل الآلاء في العالم فذكره ايضا
مستحسن شرعاً وطبيب عقلاً كيف لا وقد قال الله سبحانه واما بركة ربك فقد
كما صرح المؤلف الحبر القمام والبحر الفخام واجل علماء العالم في هذه الرسالة
من الادلة الباهرة الراسدة على الحق والصواب والحجج الساطعة الظاهرة
من عقائد اهل السنة السنية والشرعية البهيمة عيناً معنياً على الثواب

سید امام الدین احمد گلشن آبادی
عرف قاسم عفی اللہ عنہ وعن
سائر المسلمین

سید امام الدین گلشن آبادی
(المعروف ناسک) خدا اُس سے اور
تمام مسلمانوں سے درگزر فرماوے۔

ذالک کذا - محمد حبیب الرحمن بریلوی

حامداً ومصلياً ومسلماً - محفل میلاد آنحضرت سرور کائنات علیہ الوفاء الصلوٰۃ
والتسلیمات جو تفسیر النول عن خیرات وحنات ہے بشرط عدم حضور منکرات بیشک تحسن
مستحب اور باعث حصول فیوض وبرکات ہے اور یہ استخوان نزویک علماء منصفین کے
از قبیل اوضح واضحات ہے اور انکار منکرین معانیدین قابل توجہ والتفات نہیں اور اس
باب میں استدلال مؤلف بدلائل قویہ صحیحہ مستنبطہ احادیث و آیات صحیحہ اور واجب التسلیم
ہے اور یہ تالیف منیف واسطرح خدشات منکرین اور قلع و قمع اصول معانیدین کے
ایک اصل عظیم ہے جعل اللہ سعی مولانا المؤلف مشکوراً وجزااً عناداً وعن سائر
المسلمین جزاءً موفوراً - حررہ واملأه العبد المضطرالی مولانا عبید اللہ جبل الدنیا
خیر امن اولادہ - تاسع عشر محرم الحرام ۱۳۷۷ھ بمبئی صابنا اللہ عن شر کل غبی غوی لبیبا
مقیم بمبئی صدر مدرس جامع مسجد بمبئی - محمد فلیل الرحمن لدھیانوی ثم البیبا وی - سید
مرتضیٰ مشہدی احمد آبادی - سید عواد الدین کوکنی شافعی - هذا الدلائل کلها
مثبتة للمد عابا لکتاب والسنة لاشک فیہن فمن انکر فقد ضل ودغی
کتبہ القاضی محمد عثمان المدراسی وطننا والحفی ندیباً کان الدلہ ولا سلفہ واخلافہ -
ذالک الدلائل کلها کافیه لاثبات المدعای الارب فیہن - کتبہ الفقیر الراجی الی
رحمة المدفوع العیال السید اکرام اللہ عفی اللہ عنہ - متوطن بلدہ بریلوی پور۔

قد اتی القاضی المتبحر الموفق من اللہ الوهاب بما هو عین الحق والصواب
واقام البرهان بالکتاب والسنة تاماً علی وفق سلك المیزان کما هو ظاهر لمن له
ادنی حدس فی ذالک والامعان - کتبہ خدیوم العلماء سید محمد سعادت میر بریلوی عفی عنہ
النجیب مصیب قد جد لیلادہ - محمد جی - قد جعل الدلائل کلها العبد محمد حسن عفی عنہ وی

لله در الجیب حیث اثبت امور المستعجلة فی مجلس المیلاد مع القیام عند کفریہ صلی اللہ علیہ وسلم
تقظیمہ واجلا لا بالدلائل القویة بالکتاب والسنة واجماع اهل السنة
والجماعة اصول الدین وجميع الدلائل صحیحة لا ریب فیها ومثبت
للمعدعی بشیون الامر وطحا۔ کتبہ محمد عبدالحی بن مولانا عبدالحی رضی اللہ عنہ۔

ایں جملہ دلائل کہ فاضل جلیل برائے اثبات قیام در محفل میلاد خیر الانام علیہ افضل الصلوات
والسلام از کتاب البدو و سنت رسول اللہ آورده ہے ریب و شک صحیح است و کفریہ ہذا
البیت لہ ثلاثے آئیں کہ بقرآن خبر زور ہی + آئیںست جو ابش کہ جو ابش نہ ہی +
کتبہ عبد الائم غلام محی پشاور سی۔

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوة والسلام علی
رسوله الذی بعث هاد بالهدى والجنان وعلی آلہ واصحابہ المأدین الی
حل یق الحق والایقان۔ اما بعد میں نے اس کتاب کو مختلف مقامات سے دیکھا ہے
مسئلہ نہایت تحقیق سے لکھا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ احقاق حق اور ابطال باطل کما حقہ
کیا ہے۔ گر وہ ناحق پڑوہ و بایہ تجدیہ کے عقائد فاسدہ کے خرمن پر بگلیاں ہیں۔ اور
اہل حق کے چمنستان قلوب کی شادابی کے لئے ابر کرم و باران رحمت ہے۔ حق تعالیٰ
مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ خدیویم الطالبہ ابوالاصفیاء محمد عبدالواحد مجددی رامپوری عماد الدین ونبیہ المعنوی الصوری۔
الحمد لله سبحانه وتعالى۔ والصلوة والسلام علی من لم یزل شرعہ تیلاد الصلوة والسلام
یمان اصحابا و آلہ۔ اما بعد۔ فقد اطلعت علی هذا الرسالة فوجدتها مشحونة
بمحجج ظاهرة زاهرة۔ و محقویة علی ادلة باهرة قاهرة۔ قامعة لا باطل کل ضال
تجدی جاحد۔ قاصمة لظہر کل مبطل ملحد و معاند۔ فجزای اللہ سبحانہ و تعالیٰ
مولانا المؤلف خیر الجزاء و خصہ من فضله العیم بادی الاجزاء حیث اتی بما اجتمعت
علیہ ائمة امة خیر الوری و اتفقت بہ عصابتہ اهل السنة السنية والشریعة
الهنیئة البیضاء۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام

علیٰ بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔

قالہ بفر و رقمہ قبلہ محمد المدعو بنو الحسین کان اشدہ وجعلہ قریب العینین فی الدارین
وهو مالک الکونین ابن العلامة المرحوم شمس العلماء مولانا محمد ظہور الحسین
قدس اللہ سرہ وافاض علیہا من بركاتہ فی الدارین۔

الحمد لله الذي اوجب علينا تعظيم حبيبہ سيد المرسلین حياة وماتاً وجعل
ذکرہ للمحبین قریب العینین وراحة وسباتاً والهمناً فی کل محبة ابلغ حجة نقصاً
واثباتاً. والصلوة والسلام علی اولادہ وعلی الہ وصحبہ المکرمین۔
عند الله جميعاً اشتاتاً. اما بعد۔ فقد وقفت علی هذه الرسالة السنیة
والصحيفة البهیئة ماذا هی لدلائل الحقیق جامعة ولمقالات المبتدعین باعة
دامعة شہرہ مہمنا۔ در مولانا المولف ثم لله درہ ونقبل جہلاً وشکر سعیدہ و
احسن فی الدارین رعینہ بجاہ حبیبہ الامین والہ الميامین وصحبہ المسامین۔
نمقہ محمد احمد المدعو بسراج الحسین بن العلامة المرحوم شمس العلماء مولانا محمد ظہور الحسین النقشبندی
الجدوی الرامقوری قدس سرہ وافاض علیہا من بركاتہ فی الدارین۔ آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واضح ہو کہ نسلہ مجری میں جب میں اس رسالہ کو مرتب کر رہا تھا۔ علاوہ ان بشارتوں
کے جنکے ساتھ خاکسار جناب سید البرار علی المد علیہ وسلم سے مشرف ہوا جنکا ذکر موجب
طوالت ہے ایک اس بشارت کو جو معرفت میرے ایک شاگرد کے جو کچھ گلابی سے وہابی
تھے مجھ کو ملی۔ اور اللہ نے انکو ہدایت فرمائی اسکا درج کرنا بہت مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ
حاجی رحیم بخش صاحب سنی حنفی اور مرزا مبارک بیگ صاحب گلابی وہابی بمقام ریاست
الورد (وطن جنلی خاکسار) مجھ سے اخلاق جلالی پڑھتے تھے۔ ان دونوں میں باہم قیام میلاد
شریف کے متعلق ہمیشہ گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ ایک دن غلاف عادت جب میں گھر سے
نماز صبح کو نکلا۔ میں نے دیکھا کہ مرزا صاحب دروازہ پر بحالت پریشانی کھڑے ہیں۔

میں نے کہا کیا خبر ہے آج اس وقت خلافِ عادت کیسے آئے؟ کہنے لگے میں نے آج
 ایسا خواب دیکھا ہے کہ جسے بیان کرنے سے ڈر لگتا ہے۔ اس واسطے کہ خالقِ اکبر کو جو
 شکل و صورت سے پاک ہے میں نے بصورتِ رسول اللہ دیکھا۔ اس طرح کہ ایک سیدان
 بہت صاف و شفاف ہے جس پر بہت نفیس فرش سجھا ہوا ہے اور اس پر ایک طر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسری جانب مجھ کو یقین ہے کہ اللہ جل شانہ بیٹھتا ہو
 بشکلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں مگر اس طرف دیکھا نہیں جاتا لہذا میں دوسری
 جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے چونکہ آپ سے
 وعظ میں بار بار سنا تھا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا پیشاب جو کسی عذر سے
 پیالے میں رکھا ہوا تھا خوشبو دار پانی سمجھ کر پی لیا تھا اس کی برکت سے انکی سائست تک
 وہ خوشبو انکی اولاد کے سینوں سے مہکتی رہی۔ اس خیال سے میں نے عرض کیا کہ حضرت انس
 رضی اللہ عنہ کو پیشاب عطا ہوا تھا مجھ کو حضور کا کچھ پاخانہ ہی عطا ہو جاوے میرا عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حاضر میں مجلس سے ارشاد فرمایا کہ سائل کو کچھ دیدو انہوں نے
 کچھ گڑ کے پکے ہوئے میٹھے چانول مجھ کو ڈال کے نیم خشک پتے پر رکھ کر دیدیئے میں نے اسی گڑ
 کھڑے کھڑے کھا لیا اور پھر حضور میں عرض کیا کہ اس پتے کو میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا جو قال
 قیام ہو اس پتے کی تعظیم کرے تو کہیں بھی پھینکے۔ یہ سنکر میں نہایت شرمندہ ہوا۔
 اور ایک بہت اونچی دیوار مجھ کو سامنے سے نمودار ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ میرا ہاتھ اتنا
 لمبا ہو گیا کہ میں نے وہاں ہی کھڑے کھڑے اس پتے کو اس دیوار پر رکھ دیا اور اسی وقت
 آنکھ کھل گئی۔ لہذا میں اس واسطے پریشان ہوں کہ یہ خواب ہے یا اضغاثِ احلام
 یعنی پریشان خیال۔ اس وجہ سے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دنیا میں دیکھنا محال اور پھر وہ بھی
 بشکلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کہا بھائی تم بڑے قسمت والے ہو۔ شکرِ خدا بجالاؤ
 کہ اللہ نے تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ اور قیامِ قطیفی کے
 استعجاب اور محبوبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر خدا رسول دونوں کی شہادت مل گئی۔ حدیث
 صحیح میں وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ رَأَى رَأْفِي فَقَدْ رَأَى خَلْقَهُ

لَا يَمْتَلِكُ رِيَّ الشَّيْطَانُ يَعْنِي جِسْنِ نَجْوَى دِيكَو دِيكَو بيشك مجکو ہی دیکھا اس واسطے کہ شیطان میرے ساتھ تمشل نہیں ہو سکتا۔

دوسری حدیث میں ہے مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ يَعْنِي جِسْنِ نَجْوَى دِيكَو دیکھا اس بلا شبہ حق ہی کو دیکھا۔ بناءً علیہ علماء محققین فرماتے ہیں کہ علیہ کے مطابق زیارت ہو خواہ مخالف حلیہ کے وہ زیارت حضور ہی کی ہے مگر بصورت مخالفت حلیہ یہ سمجھنا چاہئے کہ حضور کے آئینہ صورت میں مجکو اپنے اعمال کی شکل دکھائی گئی ہے اس واسطے کہ جب حضور اس عالم دنیا میں ظاہر موجود تھے جب بھی آپ کو ہر شخص اپنے مرتبہ کے موافق دیکھتا تھا۔ یعنی آپ کی آئینہ صورت میں اپنی علی صورت کے موافق نہ کہ حضور کی صورت محبوبی۔ چنانچہ دفتر اول صفحہ ۱۱ متنوی شریف مطبوعہ اسلام آباد لاہور بیان جنید بن کس از انجاست کہ ولست اکر میں ہے۔ اشعار۔

دیکھ کر بوجہل نے شہ کو کہا
کیا بنی ہاشم سے ہیں یہ بد نما
شہ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا
تو ہے سچا گو ہے تو بے حد بُرا
دیکھ کر صدیق نے شہ کو کہا
شرقی و غربی ہمیں نور آپ کا
ماہ و خورشید سے نور ہے شہ کا سوا
شہ نے فرمایا کہ یہ بھی ہے بجا
عرض کی سب نے کہ اے خیر الوری
دو نوحہ ہو سکتی ہیں کیسے بجا
شہ نے فرمایا کہ میں ہوں آئینہ
جیسا جو ہے مجھ میں ہے وہ دیکھتا
آئینہ جس شخص کے ہو روبرو
بیک و بد اپنا وہ دیکھے و و بدو

وید احمد را ابو جہل و گفت
زشت نقشے کو بنی ہاشم شکفت
گفت احمد مرو را کہ راستی
راست گفتی گر چہ کار از راستی
وید صدیقش گفت اے آفتاب
نے ز شرقی نے ز غربی خوش بتاب
گفت احمد راست گفتی اے عزیز
کہ رہیدہ تو ز دنیا پنجیز
حاضر ال گفتند کہ صدرا لوری
راست گفتی تو دو ضد ہا را چرا
گفت من آئینہ ام مصقول و مست
ترک و ہند و در من آن بیند کہ پوست
ہر گرا آئینہ باشد پیش او
زشت و خوب خویش را بیند درو

اور زیادہ تحقیق اس امر کی میرے اس رسالہ رسول الکلام میں ہے۔ رہا اللہ جل شانہ کا شکل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنا اس امر کی تسلی آپ کو رسالہ موضوعات الملی قاری رحمہ اللہ
بوجہ امن ہو سکتی ہے۔ مگر اب بھی صحبت و مابیتہ اگر چھوڑی تو دین و دنیا میں پریشان ہی
رہو گے۔ دیکھو رسالہ المصنوع ملا علی قاری رحمہ اللہ میں ہے۔ حدیث -
رَأَيْتُ رُبِّي يَوْمَ الْفَرَجِ عَلَى جَبَلٍ أَرَقَّ عَلَيْهِ جَبَّةٌ صَوِّفَ مَوْضِعَ هُوَ أَوْ بَعْدَ هُوَ
مگر کتاب اللالی میں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکھا میں نے اپنے آپ کو
تین صورت جملان امر کے کہ جس کے بال
کافوں کی لوت تک تھے حضرت ابن مسعود
حضرت ابوذر عوف نقاد حدیث برادری ہیں
وہ فرماتے تھے یہ حدیث صحیح ہے بجز
معترضی کے کوئی اسکا انکار نہیں کر سکتا
پھر اگر یوں کہا جاوے کہ یہ واقعہ خواب کا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ
رَأَيْتُ رُبِّي فِي صُورَةٍ شَابَ لَهُ وَفَرَّةٌ
وَرَوَى فِي صُورَةٍ شَابَ أَمْرُوهُ -
قَالَ ابْنُ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي ذَرَّةَ
حَدَّثْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ لَا يَنْكُرُهُ إِلَّا
مُعْتَرِضٌ - وَكَانَ حَدِيثُ ابْنِ حُمَلٍ
عَلَى رُؤْيَا الْمَنَامِ فَلَا اشْكَالَ وَإِنْ جُمِلَ
عَلَى الْيَقْظَةِ فَاجَابَ الْحَقِيقُ ابْنُ
هَكَّامٍ بِأَنَّ هَذَا احْجَابُ الصُّورَةِ -

ہے تو کوئی اشکال نہیں (چنانچہ امام اعظم رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ آپ نے
شودفعہ اللہ جل شانہ کو خواب میں دیکھا اس واسطے کہ خواب میں قابل تاویل باتیں ہوتی
ہیں اور اسے رؤیت تجلی صفات کہتے ہیں) اور اگر حضور نے بیداری میں دیکھا تھا
تو اسکے یہ معنی ہیں کہ حجاب صورت میں تجلی ذات تھی نہ کہ نفس ذات بمشیل ولی بہا
یہ سنکر مرزا صاحب نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ اب سے آپ کے جلسہ ذکر سیلا میں
حضور حاضر ہو کر اس کے چند روز بعد مخدوم و مکرم مولانا سلامت اللہ صاحب مرحوم رامپوری
میرے استاد بھائی شاگرد حضرت قطب الارشاد مولانا واستافنا مولوی ارشاد حسین صاحب
مجتہد کی عتبدی قدس سرہ بطریق سیاحت منگلور بہر پانپور و بیہی وغیرہ جاتے ہوئے مع مولانا

عبد الحق صاحب ولایتی و مولانا عبد الرشید صاحب مرحوم دہلوی الود تشریف لے آئے اور میر
اس رسالہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اول و دوم دلیل قیام رسالہ ہذا بہت پسند فرما کر نقل
فرما کر ہمراہ لے گئے اور وقت واپسی جن جن مشاہیر علماء کی مواسرہ اور تقاریض و لائل ہند کو
پر لائے تھے انکی نقل خاکسار کو دے گئے لہذا بلفظ نسبت دلیل اول و دوم تقاریض
و مواسرہ بعینہ درج رسالہ ہذا کی جاتی ہیں۔

هذان الدليلان صحيحان صحة لا ريب فيها ولا شك يعترها والمد عا
تأبت بما بثبوت لامر دلها - كتبه الراعي رضى ربنا ربنا ربنا مفتي سيد عبد الفلاح الحسيني القادري
قد صحت المسئلة وصال دليلان وعليه الادلة الآخروى هذين الدليلين - عبد رب يكتنه يا ما
هذان الدليلان منطبقان على المدى علم انطها قاتا مآ - كتبه خادم العلماء عبد الرحيم
بن مياں طاهر محمد ساكن بلده منكلور غفر الله له.

قد صحت الدليلان بجميع مقدماتهما ونتاجهما بحيث لا يخار عليهما ولا ارياب
فيها - كتبه محمد يعقوب ابن اسماعيل عفى الله عنه.

والله در المحقق العلامة المولوى ديدار على حيث اقام الحجة القاطعة بالسنة
والكتاب وما اتي به عين الصدق والصواب والبرهانان تامان على المد عا
والمبتتان للداوى من غير شك وارتباب وقد ذكر استجبابه المحلى في السي
باقوال شتى - محمد صديق مدرس مدرسه ماشيه بمبئي - حسن بن نور محمد عفى الله عنه
قاضى سيد عبد اللطيف خادم شريع شريف خطيب بمبئي -

هذان الدليلان صحيحان صحيحان محمد حبيب الرحمن برهانپورى - محمد برهان الدين مدرس مدرسه ماشيه بمبئي

فتوى عظيم في استحباب مولد النبي الكريم

منقول از رساله حسن الكلام في جواز التولد والقيام في شهر ربيع الاول سنة ۱۲۹۰

نقل فتاوى علماء مدينة منوره وملكه معظمه وجزءه وخطبه

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال - ما قولكم رحمكم الله في أن سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین متین در بار

ذکر مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والقیام عند ذکر الولادة خاصة
مع تعین الیوم وتزین المكان و
استعمال الطیب وقرآۃ سورة من
القرآن واطعام الطعام للمسلمین
هل یجوز ویثاب فاعله ام لا -
بینوا جزا کم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء -

ذکر مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام کر نیکی
وقت ذکر ولادت اور معین کرنے دن کے
اس ذکر خیر کے لئے اور تقسیم کرنے شیشہ پی
وغیرہ کے بعد ایصال بخیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اور استعمال کرنے خوشبو اور
گلاب پاشی کے اس محفل مبارک میں اور
مزین کرنے مکان محفل بغرض اظہار مسرت

اور کھانا کھلانے مسلمانوں کے بعد ایصال ثواب طعام وکلام کے حضور نبوی میں صلی اللہ
علیہ وسلم ان تمام باتوں کا کرنے والا مستحق ثواب ہو تب بھی یا مستحق ثواب کا نہ عذاب کا
ہیئتاً تو جروا -

جواب - الحمد لله الذی رفع السمعة
بلا عمل استلہ العون والتوفیق
والمداد اعلم ان ذکر مولد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وجميع مناقبه
والمحور لسماعه سنة لما روى ان
حسانا يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم بحضرته والناس يجمعون
لسماعه بل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یدعو الحسان ویوضعه منبر
فیفاخر عنده قائما علیه لکن عمل
المولد الشریف علی هذه الهيئة
المجموعية بتعین الیوم والقیام
واطعام الطعام وغیر ذلک ما ذکر

جواب - الحمد لله والصلوة والسلام علی
جیبہ سید الوری وآلہ وصحبہ المجتبی الرضی -
بلا شبه آپ کا ذکر ولادت اور معجزات
اور ارماصات اور مناقب کا سنا سنت ہے
اس واسطے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بغرض سماع جمع ہوتے تھے اور حضرت حسان
رضی اللہ عنہ آپ کی نعمت و منقبت پڑھتے
بلکہ حضور حضرت حسان کے پڑھنے کے لئے
منبر بچھا دیتے اور انکے واسطے دعا فرماتے
تھے اور اس ہیئت کذالی کے ساتھ معطر
تمام بلا واسلام کے مسلمان آپ کی مجلس میلاد
کرتے ہیں یہ بدعت حسنہ مستحبہ ہے اگر نہایت
خیر بغرض اظہار تنظیم حضور اظہار فرحت و مسرت

فی السؤال بدعة حسنة مستحجة
 لا مانع من حصول الثواب بها ^{سقط}
 القصد الحسن ولا سيما اذا اقترن
 بالتبجيل والتعظيم والفرح والسرور
 بيوم مولد النبی العظیم یرحمی ان
 یکون جزاءه من الله الکریم ان
 یدخله بفضلہ العیم جنات النعیم
 ولیرزل اهل الاسلام یعتنون و
 یمحفظون بصلی مولد النبی علیہ
 الصلوٰۃ والسلام ویعملون الماکولات
 النفیسة ویقصدون بانواع الصلوات
 ویسرون بذالك غایة السرور
 ویزیدون فی المبرات ویتنشرون
 بقراءة المولد الکریم ویظهر علیهم
 من برکاته کل فضل عیم فرحمہ الله
 امرأۃ اتخذ لیا لی شهر ذاک المولد
 المبارک وایامہ اعیاد الیکون اشد
 علة علی من فی قلبه مرض وعناد -
 کما فی المواهب اللدنیة - والحاصل
 ان ما یصلح من الولد ^{بعض} فی المولد الشریف
 وقراءتہ بحضور المسلمین والفاق
 المبرات والقیام عند ذکر ولادة الر
 الامین ورش ماء الورد وایقاد بخور

بروز ولادت حضور کجاست - امید ہے
 کہ اللہ اس کے بانی کو جزاء جزیل اور
 اجر عظیم عطا فرماوے - اور اپنے
 فضل و کرم سے داخل جنت کرے
 اور ہمیشہ اہل اسلام ساتھ بہت
 کچھ خیرات اور صدقات کے اس
 محفل کو قائم کیے رہتے ہیں - اور
 اس کی برکات سے مشرف ہوتے
 ہیں - علیٰ ہذا القیاس گلاب پاشی اور
 تزئین مکان اور قیام وقت ذکر
 ولادت اور قراءت قرآن اور
 صلاۃ و سلام سب امور مثل تعلیم
 علم صرف و نحو وغیرہ کے بدعت حسنہ
 اور امور مستحسنہ ہیں - اور اس کا
 منکر بدعتی -

حاکم اسلام کو لازم ہے کہ اسکو
 ایسی سزا دے کہ آئندہ پھر ایسا
 گستاخانہ انکار نہ کرے اسوقت کہ بہت
 حرام ہیں ہوتی بلکہ بعض بدعت واجب ہوتی ہیں مثل لاقام
 کر نیکی گمراہ فرقہ پرورد تعلیم علم وغیرہ کی جو نہیں علم کتاب
 سنت میں اور بعض مستحب مثل بنائے رباطوں کے اور فی
 مد رسول کے اور بعض مباح مثل کھانے پینے
 پہننے میں فراخی کرنے کے -

سید یوسف	السید محمد علی	وتزین المكان وقراءة شيء من القرآن والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والسرور فلا شبهة في انه بدعة حسنة مستحبة وفضيلة شريفة مستحسنة اذ ليس كل بدعة حرام بل قد يكون واجبة كنصب الادلة للرد على الفرق الضالة وتعلم النحو وسائر العلوم المعينة على فهم الكتاب والسنة كما ينبغي ومنه دابة كبناء الربط والمدارس ومباحة كالتوسع في المأكل والمشرب اللذيذة والزياب كما في شرح المناوي على الجامع الصغير عن تذيب النووي فلا يتكرها الا مبتدع لا استقام لقوله بل على حاكم الاسلام ان يعززة والله اعلم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
السید عبد الله بن سيد احمد	محمد بن احمد رفاغي	
عمر ابن علی	علی حریری	
سید مصطفیٰ	احمد سراج	
حسن ادیب	ابو البركات	
عبد القادر مشاط	سید سالم	
احمد الحبشي	محمد نور سليمان	
عبد الرحيم البرعي	محمد عثمان كرومي	
قاسم	عبد العزيز هاشمي	
يوسف رومي	محسن	
مبارك بن سعيد	حامد	
محمد باشم بن حنين	عبد الله بن علي	
عبد الرحمن صفوي		
مواہیر علمائے مکہ معظمہ		
عبد الرحمن بن سراج مفتي حنفي	احمد وطلان مفتي شافعي	
حسن مفتي حنبلي	محمد شرفي مفتي مالكي	
عبد الرحمن بن جمال حنفي	حسن طيب حنفي	
سليمان عيسى حنفي	عبد القادر بن خويكر حنفي	
ابراهيم الفتحي حنفي	محمد جواد بن حنفي	
احمد داغستاني حنفي	عبد القادر شمس حنفي	
عبد الرحمن بن فندي حنفي	ابو الحسن احمد حنفي	
عبد القادر بن حنفي	محمد سعيد حنفي	
مواہیر علمائے مدینہ طیبہ		
محمد امين بن الحنفي	عبد الجبار مفتي حنبلي	
سيد جلال الدين	ابراهيم بن خيار	

مواہیر علمائے جدہ		احمد کمال حنفی	عبدالمطلب حنفی
احمد فتاح	علی بن احمد باصر	علی جوہ حنفی	محمد سعید الدیب حنفی
محمد سلیمان	عباس بن جعفر بن یق	حسن غریب حنفی	سید عبداللہ کوثر حنفی
محمد صالح	احمد	احمد امین حنفی	ابراہیم نو موسی حنفی
احمد بن عجلان	احمد عثمان	عبدالرحمن عجمی حنفی	شیخ فروس حنفی
محمد صدقہ	عبدالرحیم بن محمد زبیدی	عبداللہ فحاشی حنفی	عبداللہ مشتاق حنفی
مواہیر علمائے جدیدہ		محمد سیوطی شافعی	محمد البصیل شافعی
علی شامی	الفقرانی السیسی بن یوم	محمد صالح زواری شافعی	علی رہتی شافعی
محمد بن سالم عایش	علی بن عبداللہ	محمد حبیب اللہ شافعی	عبداللہ زواری شافعی
علی طحان	محمد بن ابراہیم حنفی	سلیمان عقبہ شافعی	احمد الختراوی شافعی
محمد بن داؤد بن عبدالرحمن	محمد بن عبداللہ	عبدالحمید الذہبی شافعی	سید عمر شافعی
احمد بن محمد بن غلیل	علی بن محمد حیات	منصور شافعی	مصطفیٰ عقیق شافعی
	عبدالرحمن بن علی حنفی	محمد راضی شافعی	منشادی شافعی

نقل از مختصر مولد منظوم

نمال	جب جمال اور جلال اپنا وہ کبریا آپ ہی دیکھنے اور دکھانے لگا نور احمد کا جلوہ ہوا جلوہ گر جلوہ حق نظر سب کو آنے لگا
	لا الہ کا تھا ایک عجیب آئینہ اُس پر لا الہ ہو جب عیاں نور احمد محمد حبیب خدا سارے عالم بیک تخت چھانے لگا
	پھر توجہ ازل جوش کھانے لگی اور کمالات احمد دکھانے لگی پھر جو خوشبوئے محبوب آنے لگی خود خدا نقد رحمت شانے لگا
	اور تننے لگے شامیل نے نئے جگے ہم مثل گاہے نہ دیکھے سنے نوفلاک کے جب اللہ خود آپ ہی فرش زیبا زمین کا بچھانے لگا

پھر یہ شور ملا نک مچا جا جا جب ملا نک کو خالق نے پیدا کیا
مر جا نور احمد ہے نور خدا جس سے سارا جہاں جگمگانے لگا

نور سے اُن کے عالم منور ہوا ہے جہاں میں اُسی نور کا جگمگا
سب ہے جو وجود و رسول خدا اُن سے سارا جہاں فیض پانے لگا

عہد پیغمبروں سے خدا نے لیا سب کہو ہیں محمد رسول خدا
روزِ میناق جب اُن کو خود کبریاستان پیغمبری سے سجانے لگا

پھر کئے اُن کو القاب عالی عطا سید المرسلین خاتم الانبیاء
سارے عالم کا سرتاج جب خود خدا اُس نہنشاہِ دیں کو بنانے لگا

پھر ہوئے جب وہ سرتاج ہر دوسرا رونق افروز دنیا بجلم خدا
ظلمتِ کفر کا نور ہونے لگی نورِ اسلام عالم یہ چھانے لگا

بت گرے ہو گئے سرد آتش کدے قہر کسے کے ہلکے گرے کنگے
سربھاڑوں سے شیطان لگا پھوٹے جب وہ نور اپنی ہیبت جانے لگا

ہیبت حق نے کچھ ایسا باندھا سماں خود ہل سر کے بل گر کے کہنے لگا
عجب انکے ہیں سارے بت مرگلوں قہر کسے بھی لو ڈگمگانے لگا

سارے شایانِ عالم لگے کانپنے خوف سے سارے شیطان لگے کانپنے
سرو و صحن و صحن کے ابلیس تھا غرورِ زنِ ہیبت شاہ سے تھرتھرانے لگا

گرد و کعبہ کے جتنے بھی تھے بت کھڑے اپنے آپ اوندھے منہ سب گریڑے
مجلس کفر میں وہ مچی کھلبلی کفرِ خاک اپنی آپ ہی اڑانے لگا

سجدہ شکر کعبہ نے جھک کر کیا آسماں کے ستارے جھکے بر ملا
سارے عالم میں تھا نور کا جگمگا جب وہ نور اپنا جلوہ دکھانے لگا

قصر شامی نظر صاف آنے لگے کوہِ بصری بھی جلوہ دکھانے لگے
ایک مکہ ہی کیا کل عرب بر ملا نور سے آپ کے نور پانے لگا

جشن سلطان دیں کا تھا وہ سلسلہ سارے عالم میں اک نور ہی نور تھا

نَعْمَ رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى بِرِجَالِ جَوْشِ فَرَحٍ فِي مِثْلِ لُغَا

حورو غلمان صف باندہ کے ہو کھڑے اور انکے ہر پورے پر
رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى کا ہر اک ہر طرف ورد کرنے کے لئے لگا

لو کھڑے ہو کے اب سب درویش پڑو تم بھی اب جوشِ فرحت میں آؤ
کوئی دم میں اب آتی ہے حق کی صدا شکر اولیا ثواب آنے لگا

آینا گاہ یہ حکم ربِ اعلیٰ اہل ایمان پڑھو بل کے سب بر ملا
رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى پھر تو ہر اہل دل یہ سنائے لگا

رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُصْطَفَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمُرْتَضَى
پھر تو کل اہل مجلس پر ربِ اعلیٰ چشمہ کرم کو بہانے لگا

اس خوشی کا کوئی کیا لکھے ماجرا تیری دیدار علی حقیقت ہی کیا
جسکے اظہارِ فرحت میں فلیفہ حوا حکم خالق قرآن بھی دکھانے لگا

دیکھو

بادِ صبا یہ مژدہ کس کا سنا رہی ہے
بادِ بہار کسکی محفلِ سجا رہی ہے
شبنم سے موتیوں کی چادر بچھا رہی ہے
یہ دہوم جسکی قدرت پیہم مچا رہی ہے
کس کی اُمید آمد ہے کل بنا رہی ہے
چہر کاؤ آنسوؤں کا الفت کر رہی ہے
گلشن میں گلبنوں سے پنکھا ہلا رہی ہے
ہر ڈال ڈال جنگلی ڈالی لگا رہی ہے

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آ رہی ہے
ابر بہار یک سوچہ کا ڈکڑا رہی ہے
فرشِ زمردیں سے صحنِ زمیں سجا کر
کس گل کی ہے سواری کسکی ہے انتظاری
آمد ہے کیا انہی کی جنکا خدا ہے شیدا
پلکوں سے اہل دل کے کصاف اُٹنے کو
بادِ صبا یہ کسکی محو خیال بن کر
ہے ذکر آمد آمد اُس شاہِ دو جہاں کا

وقتِ حضورِ شاہِ ویدار آ گیا ہے

خوشبو انہوں کی سب کو بیکر مہسار رہی ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حلیہ مبارک یعنی سراپا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبَّنَا يَا اَلَهَنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 اُن پر اور اُن کی آل پر اُن کے صحابہ پر تمام
 مخزنِ سرِ کبریا سر تھا سرِ سران و سر
 قول صحیح تو ہے یہی کالوں کی کو تک قبول
 بعض کا یہ بیان ہے نیم گلو تک تھے گاہ
 دوش بدوش دوش تھے بچیاں تھے لوتاک مگر
 مانگ تھی مانگ خشش اہل گناہ و معصیت
 گوش تھے گوش حق نبوش مثل گلِ گلاب کی
 ابرو تھیں ابروئے دیں ابر کرم کرم نسا
 دواؤں بھوئیں تھیں دو کماں پر نیکار عاشقاں
 دواؤں بھوئیں کے بیچ میں یک رنگ نورِ فضا
 ترکش تیرا ہے عشق و شگاہ تھی جنکے فیض سے
 مایل تھی پلک پلک میں ہر یک سرہام عشق
 نگہیں چشمِ دلِ باو لبر و لبر ان دھر
 بد رکھوں دیا کہوں کس رخ منیر کو
 دانتوں کی وہ چمک دیک جبہ نجوم ہر فلک
 لب تھے لبالب انکرم چشم لطف و رحمت
 بینی جو پاک صاف تھی یک الف الہ تھی
 صورت گردن تباں سلجے کی تھی ڈھلی ہوئی
 چٹکی ہوئی تھی سینہ پر ریش مبارک آپ کی
 ریش میں تھی سفید سی پنج میں اور دو طرف

حَافِظًا حَافِظًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 صَلِّ عَلٰی شَفِيعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 بھیج دو در بنا صل علی محمد
 سر تھا سرِ سرِ سر تھا سر علی محمد
 کالے سیاہ مشک مائل علی محمد
 رکھتے تھے سوئے تو نما صل علی محمد
 قول ہے یہ بھی بعض کا صل علی محمد
 بینی کی سید میں صل علی محمد
 سنتے تھے عرش کی صدا صل علی محمد
 لطف کرم کی دو گشتا صل علی محمد
 زخمی ہیں چٹکے جا بجا صل علی محمد
 نورِ فشاں تھی دائما صل علی محمد
 جگمگتے صد ابا خدا صل علی محمد
 اُن کے جود تھے با صفا صل علی محمد
 قبلہ نما خدا نما صل علی محمد
 سب میں انہی کی ہے دنیا صل علی محمد
 رہتے تھے دائما صل علی محمد
 مونہ تھا کشادہ اپکا صل علی محمد
 پنج میں نور کی ضیا صل علی محمد
 گردن پاک مصطفیٰ صل علی محمد
 دواؤں لبیں تھیں لب نما صل علی محمد
 نور وہ موئے پر ضیا صل علی محمد

سینہ پاک مصطفیٰ بالوں سے پاک صاف تھا
 ہاتھ سے لیکے تابناک بالوں کی ایک پھڑکی تھی
 سینہ کی شرح میں اکتانہ نہیں تو کیا لکھوں
 فقہ و حدیث اصول و طب حکمت علم عرف و نحو
 علم ریاضی و حساب سارے فنون بے حساب
 اور قرآن کے سب علوم اور تصوف و کلام
 تھا شکم شبہ جہاں مستوی بے شک گماں
 شانہ تھے دونو شاندار بازو تھے بھاری آپ کے
 بال تھے بازوؤں پر کچھ بازو و بال جان تھے
 مہربوت آپ کی شانہ راست کے تلے
 ویسا سے خستہ نرم مزدونو ہتھیلی آپ کی
 پشت مبارک آپ کی چوڑی تھی دونو شانوں میں
 انگلیاں پیاری آپ کی لابی تھیں بے شک شبہ
 قد تھا میانہ آپ کا دیکھ کے جھک پیا بگل
 سر وہی اُسے لکھوں یا کہ الف والہ کا
 قد تھا میانہ لیکن آپ رہتے تھے اونچے بے شبہ
 تلوے تھے صاف اٹھے ہوئے عرق سے بہتے تیرے
 انگلی جھک سے بستے تھے کوچہ و راستے سبھی
 عطر بسایا جاتا تھا انکے پسینہ سے کہ وہ
 چال تھی جیسے ڈھال سے اترے بے کوئی خوشنما
 تھے وہ سبک خرام پر رہتے تھے آگے بے شبہ
 کپڑے سفید تھے پسند جاتی تھی زرد و آب کی
 بردیمانی زیب تن رکھتے تھے وہ شہ زمن
 گاہ ادیم طائفی ہوتی تھی نعل پائے شاہ
 ابن نجف پڑھ اب دور و در پڑھتا رہے گہری ہلا
 ویدار علی کا ورد جاں نام نبی ہے اور ورد

علم و حکم سے تھا بھرا صل علی محمد
 سینہ کے بیچ میں بٹا صل علی محمد
 کوزے میں دیا ہے بھرا صل علی محمد
 حد و قصاص اور قضا صل علی محمد
 نکلے قرآن سے بے شبہ صل علی محمد
 سینہ کی آنکھ ہے فیصل علی محمد
 کان کرم و اتقا صل علی محمد
 لابی تھے دست مصطفیٰ صل علی محمد
 کفر کی جاں پہ بے خطا صل علی محمد
 بیضہ نہا تھی بر ملا صل علی محمد
 شرک پر سخت بے دغا صل علی محمد
 بعد بہت تھا خوشنما صل علی محمد
 تھیں وہ علامت سنی صل علی محمد
 سرواوب سے تھا کڑا صل علی محمد
 راست تھا راستی نما صل علی محمد
 اونچے سے اونچوں پر صل علی محمد
 ایریاں ہلکی خوشنما صل علی محمد
 خوشبو تھی انکی جانفزا صل علی محمد
 سامنے اُسکے ماند تھا صل علی محمد
 نیچے نگاہ سے دلربا صل علی محمد
 بھاگنے والوں سے سدا صل علی محمد
 سر پہ عمامہ سیہ صل علی محمد
 گامنیص خوشنما صل علی محمد
 ہر ایک اور تھی دلربا صل علی محمد
 حق سے رہے طالب رما صل علی محمد
 صل علی شفیق و ناصی صل علی محمد

فہرست مضامین رسول اکرم ﷺ نام فی بیان المولد والقیام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ و سبب تالیف کتاب		ساتھ بہت سے امور مستحبہ یا سباحہ کے
۲	مقدمہ اول ثبوت اباحت اصلی میں		جمع کر لینے سے بدعت نہیں ہو جاتا۔ اور
۳	مقدمہ دوم تعریف مستحب میں		اسی ضمن میں بیان مستحب ہونے کی تفسیر
۵	بیان بدعت حسنہ ہونے جمعیت قرآن کا		یعنی شمار دانوں کو تا کہ میں پرو کر رکھنیکا۔
	اس بیعت موجودہ کے ساتھ اور جمع کئے جانے	۱۷	بیان بدعت سیئہ ہو جانے ہر امر مستحب کا عقیدہ
	قرآن مجید کا مصاحف میں		واجب سمجھ لینے سے اور بھلائی مداومت
۷	بیان سنت اور بدعت حسنہ ہونے جماعت		کرنے کی عمل مستحب پر عملاً۔
	تزوج کا اور بدعت حسنہ ہونے صلوة و سلام	۱۹	مقدمہ چہارم بیان میں اس امر کے کہ بدعت
	کا بعد نماز پنجگانہ میں تشریف میں۔		حسنہ گو کسی ضرورت سے مرتبہ واجب میں ہو جاتا
۸	بیان مستحب ہونے تنزیہ کا بعد اذان کے		مگر جو امر قرآن و حدیث سے صریحاً ثابت ہو
	بضرورت اور بدعت ہونے تنزیہ کا وقت عدم وقت		اس سے اسکا مرتبہ کم ہی رہتا ہے۔
۱۰	بیان مستحب ہونے تلفظ بیعت یعنی زبان سے	۲۰	مقدمہ پنجم بیان میں اس امر کے کہ جس امر کے
	نیت کرنے نماز پنجگانہ کا بعد زمانے تابعین کے		مستحب یا مباح ہونے میں اختلاف ہو۔ اسکا
۱۲	بیان بدعت حسنہ ہونے زیر و برادر علامات کو		کرنا نہ کرنے سے افضل ہوتا ہے۔
	اور اعداد و حروف اور تعداد الفاظ سورۃ و نام	۲۰	باب اول تحقیقات معانی بدعت میں
	لکھنے سورتوں کا مصحف میں		با اعتبار لغت اور شریعت کے اور بیان میں
۱۴	بیان مستحب ہونے مجلس ذکر میلاد شریف کا		اس امر کے کہ بدعت پانچ قسم پر منقسم ہے۔
	بزم اظہار تقییم اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ		بدعت واجبہ۔ بدعت مستحبہ۔ بدعت مکتبہ۔
	و سلم کے جو عین ایمان ہے۔		بدعت محرمہ۔ بدعت مکروہہ۔ اور جو لوگ
۱۵	بیان حق پر قائم رہنے اکثر اہل عرب و غب		تقسیم بدعت کے قابل نہیں جیسے حضرت
	کا احادیث صحیحہ سے۔		محمد و رحمۃ اللہ علیہ وہ بدعت کی پہلی تینوں
۱۶	مقدمہ سوم بیان اس امر میں کہ کوئی امر مستحب		پر اطلاق لفظ بدعت کو جائز نہیں سمجھتے بلکہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	ان امور کو واجب اور سنت اور حرج ہی کہتے ہیں جس کا نتیجہ نزع لفظی ہے	۵۰	بیان تقسیم طعام و شیرینی وغیرہ کا ایصالاً للثواب الی حضرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸	بیان فضیلت ملک عرب و غرب کا بموجب حدیث صحیح کے ضمن میں تحقیق بدعت کے	۵۴	بیان خوشبو و کتاب پاشی وغیرہ سوزی کا اس مجلس میں
۳۲	بیان مثالوں بدعت و اجنبہ سنیہ سنیہ محرمہ و مکروہہ کا۔	۵۷	بیان استحباب قیام کا بوقت ذکر و تلاوت قرآن و حدیث کے۔
۳۴	باب دوم بیان آداب بزم میلاد شریف	۵۸	دلیل اول
	بیان علامات محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔	۶۰	دلیل دوم
۳۶	بیان وعید تارکین جمعہ اور جماعت میں	۶۲	دلیل سوم
۳۷	بیان ٹوڑھی چھٹکانے اور مونچھوں کے پست رکھنے کا۔	۶۳	دلیل چارم
	بیان وعید ان لوگوں کا جو تہمت اور بہانہ اور کرتے وغیرہ شے سے بچا رکھتے ہیں۔	۶۶	حدیث مسلسل بالا سودین
۳۸	بیان حرام ہونے سونا چاندی اور لڑکھن	۶۷	بیان قیام ملائکہ اور حوروں کا وقت ولادت شریف
	کپڑوں کا مردوں کے حق میں	۶۸	بیان استحباب مشابہت حاصل کرنیکا ساتھ نیکوں کے۔
۳۹	بیان وعید ان مرد و عورتوں کا جو سوئے چاندی کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں۔	۷۰	تعلیف حدیث مسلسل
۴۰	باب دوم بیان دلائل امور منقولہ جرین و لغزین میں درمیان اس مجلس میلاد کے۔	۷۱	دلیل خامس استحباب قیام پر
۴۱	بیان سنت ہونے ذکر احوال ولادت باسعادت اور احوال رضاعت اور معجزات وغیرہ کا۔	۷۲	بیان ان وجوہات کا جنکی وجہ سے بعض علماء مجلس میلاد سے ممانعت کی۔ اور بعض نے فقط ان امور ممنوعہ سے ممانعت کی جو خلاف شریعت بعض مجلسوں میں ہونے لگے تھے اور ان کے اقوال
۴۲	دلائل نصحت خوانی مسنون ہونے کے	۸۰	بیان ممانعت عورتوں کا نماز کے لئے مسجد میں آنے سے بلا حجاب شرعی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۴	بیان برائی امر خیر سے منع کر نیکا اور اس خوف سے کہ کبھی منلغ خیر نہ بچائیں سکتا کرنا صحابہ کرام اور علماء عظام کا ایسے امور کی ممانعت سے جو فی نفسہ خیر محض ہیں اور بوجہ کسی خارجی وجہ کے انکو مکروہ کہا گیا ہے۔	۱۰۰	بیان اس امر کا کہ بعد وفات آپ کی تعظیم ویسی ہی واجب ہے جیسی کہ حین حیات میں تھی اور اس امر پر عامل ہونا سلف صالحین کا۔
۸۸	بیان ان امور کا جن سے ہمارے علماء کو اس زمانہ میں منع کرنا لوگوں کو ضروریات سے ہے۔	۱۰۴	بیان عتبہ بن مسی حضرت بلال کا بعد وفات حضور اور تعظیم مکانات متبرکہ کا
۸۸	دلیل ششم استحباب قیام پر	۱۰۵	دلیل ہفتم استحباب پر قیام جس کو غلطی سے خامس لکھ دیا گیا ہے۔
۸۹	بیان استحباب التزام تمام لوازمات تعظیم و سرور کا ہر سال اس دن میں جس دن کوئی انعام الہی بندوں پر پہنچا ہو	۱۰۶	جواب ان لوگوں کا جو بوقت قیام حضور کے حاضر ناظر سمجھنے کو شرک سمجھتے ہیں۔
۹۲	بیان تشبیہ ممنوعہ اور غیر ممنوعہ کا اور سنت ہونے اشارہ سبابہ کا التحیات میں	۱۰۶	تعلیل شرک کی
۹۶	بیان تعظیم صحابہ کا بوقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میلاد میں	۱۰۷	مشرک جانتا و نابینہ کا تمام علماء حرمین وغیرہ کو بوجہ قیام اور اس کا جواب
۹۷	بیان تعظیم صحابہ کا وقت تشریف برحق حضور کے دولت خاندان طرہ	۱۰۸	بیان سننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود کو اپنے کانوں سے
۹۸	بیان کافر ہو جانے کا آپ کے سامنے آواز بلند کرنے یا آپ کے احکام میں دخل دینے کو آیت صریح قرآن سے	۱۱۰	ثبوت تشریف آوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میلاد میں
		۱۱۲	دلیل ہفتم جس کو غلطی سے سادس لکھ دیا گیا ہے ثبوت میں اس امر کے کہ آپ کا ہر مجلس میں تشریف لانا منظور ہے اور محض ظن تشریف آوری پر قیام کرنا صحابہ کرام کا
		۱۱۴	بیان چھ مشکوک کا بطریق اعتراض اس دلیل مذکور پر
		۱۱۶	جواب مشکوک اول متعلق الہام و رؤیا زیارت بنی علی علیہ السلام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۳	بیان زیارت بنی علی علیہ السلام کا بحالت بیداری بطریق کرامت	۱۴۸	جواب شک پنجم اور بیان استجاب دست بستہ کھڑے ہو کر درود پڑھنے کا روضہ مبارک کے سامنے
۱۲۵	بیان حیات پیغمبروں کا مثل حیات اس عالم کی	۱۵۱	جواب شک ششم متضمن اس امر پر کہ ایک آن میں حضور کا مرتبہ تو بہت اعلیٰ و بالا اولیاء اللہ نہ رہا کہ اپنا جلوہ دکھا سکتے ہیں
۱۲۹	بیان حیات اولیاء اللہ کا	۱۵۲	مذکورہ علماء ہندو و سندھ و عرب وغیرہ میں ایک جواب بشارت امیر بہ نسبت مجلس میلاد میلاد شریف منقولہ از دیوان مؤلف
۱۳۱	جواب شک دہم و سوئم	۱۴۶	نعت متعلق ذکر میلاد از دیوان مؤلف
۱۳۳	جواب شک چہارم بیان ضعیف ہونے اعدائے ممانعت قیام تعلیمی کا مع بیان انکے صحیح معنوں کے	۱۴۹	حلیہ مبارک یعنی سر پارسول مقبول علیہ السلام
۱۳۵	بیان قیام ممنوع کا	۱۵۱	فہرست مضامین کتاب
۱۳۹	بیان قیام تعلیمی مستحب کا	۱۵۲	نعت جدید از مؤلف نعت از دیوان مؤلف

نعت جدید

جس جا جمال ہے وہ اُتہی کا جمال ہے
اُنکے جمال سے ہی جمال جمال ہے
اُس شہ کا سب پر انکا ہی جو دو نوال ہے
اُس شاہ کے کمال کا نقل کمال ہے
النوار شہ سے النور و صاحب جلال ہے
اس آرزو میں اپنا بہت خستہ حال ہے
ہیں اُسکے جسکو آپکا شوق وصال ہے
دوزخ اسی کا نام عذاب و نکال ہے

مست جمال سروریں خود جمال ہے
جلوہ انہیکا جلوہ نما ہے ہر ایک جا
بارہ کر مکتا بشتا ہی رہتا ہے راندن
جو کچھ جہاں میں علم و ہنر اور کمال ہے
بدر منیر اور نور خاوری سدا
یارب دکھا دے روضۃ النور کو جلد پھر
فردوس اور غلہ بریں شوق میں مدام
ہے دور می و جدائی سلطان دین کا نام

دیدار شاہ دیں سے ہو دیدار سرافراز۔

دلت سے یہی دھن ہے اسی کا خیال ہے

ایضاً لغت جدید

چمن میں گلشن و گلبن میں سرو و سنبل میں
سبوں میں جام میں مینا میں تل میں قنقل میں
گلوں میں بلبلوں میں نالیا و صلصل میں
براق و قصویٰ میں یعفور اور دلیل میں
ہے تمسے جلوہ اخلاص سورہ قل میں
ملائکہ میں جنوں میں زمین زماں کل میں
خدا نے رکھی جو خوشبو ہے اُنکے کا کل میں
خیال ہستی موبہوم شارب تل میں

تہنہارا جلوہ ہے جلوہ فراہر گل میں
شراب الفیت جاناں کا ہے ہر اک عاشق
تیری ہی یاد ہے تیرا ہی ذکر ہے ہر جہا
عجیب شان کرامت ہے تمسے جلوہ نما
تہنہاری صورت زیب ہے سورہ اخلاص
تہنہاری شان رسالت کا ہر جا چاہے
کہاں وہ خشک میں خوشبو کہاں وہ غنیمتیں
پلا دو وہ می باقی نہ کچھ رہے باقی -

اگر ہے شوق وصال اتنا مٹ کہ تو نہ رہے
رکھا ہے کیا یونہی و پیدار شور و غل میں
منقول از دیوان مؤلف

شہ انبیا پر صلوة و سلام
شفیع الوریٰ پر صلوة و سلام
میرے مصطفیٰ پر صلوة و سلام
سراپا تہا پر صلوة و سلام
میرے دلربا پر صلوة و سلام
میرے مددگار پر صلوة و سلام
شہ و دوسرا پر صلوة و سلام
اُس بدر و تجے پر صلوة و سلام
شہ مجتبیٰ پر صلوة و سلام
میرے ذوالعلا پر صلوة و سلام
میرے اصطفیٰ پر صلوة و سلام
محب با صفا پر صلوة و سلام
اور شیر خدا پر صلوة و سلام

حبیب خدا پر صلوة و سلام
رؤف و رحیم و عزیز و حریص
ہو صبح و مسار و زو شنب و اٹنا
قیم و جیم و نسیم و وسیم
شفیع و مطاع و نبی و کریم
میرے صدر دیوان یوم النشور
میرے خواجہ بعث و روز جزا
ہو مہر سپہر کرم پر مدام
کریم السجایا جمیل الشیم
رسولوں کے سردار اقی لقب
میرے خاتم الانبیا و رسل
میرے شاہ سکی آل و اولاد پر
ہو صدیق و فاروق و عثمان پر

موحسنین اور فاطمہ پر سلام ہو غوث الوریٰ پر صلوٰۃ و سلام

ہو ویدار صدقہ میں اس شاہ کے
بخارا کے شہ پر صلوٰۃ و سلام



ایضاً لغت از دیوان مولف

جن ملک شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جملہ کو کہہاں درخشاں مہر منورہ تاباں
چنپا اور بیلہ و چیلی گل گلاب اور گل کیتگی
سرو قد اں جملہ گہیاں سر و سہی استادہ حیراں
مشک خشن اور مشک تبت مشک چلن مشک تار
مشک خطا سے نسبت دینا تخت خطا ہے مشکیں کہنا
انکی چمک سے شمس منور انکی جہاں سے روشن عالم
عرش بریں فرشتہ میں تاک جن و انسان و ملائک
ماہ سے زیادہ مہر افزوں غالب نفی جہیوں پر
گردوں سگر دان جدائی جن و ملک سب کھدائی
گوہر غلطان لعل بدخشاں ہیرا اور کھراج اور نیم
دو لونچیاں اور دین و یا عاشق اور قطب علی دور
حشر دن سب ہوں بریاں نبی رسول سب سے حیراں
جیکہ رسول بھی کام نہ دین نفسی نفسی کہتے آویں

ہر دو جہاں جو یائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ذرۃ نوز و جلائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فیض خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
قربان بالائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عاشق گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سو نگہ کے کا کہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ ضیائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر دم سب میں فدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نور رخ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب میں فدائے اوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ذرۃ تابشہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب میں فدائے عطائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب ہی تکیں لبہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھیں بخششہائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھو نہ اسکو گرمی نظر سے اہل مجلس سوچے دیکھو
ہے ویدار گدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

الحمد لله رب العالمین
والصلوة والسلام علی محمد و آلہ
وہدیہ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاٰلِہٖ
وہدیہ

تفسیر میزان الادیان



جس کا طبع خود کلام ہو کر صمد ہوا کہ شائع ہو چکا ہے اس نمونہ کو دیکھ کر درخواست تفسیر میزان الادیان کفر
 آرہی تھیں اب بفضلہ تعالیٰ اسکا مقدمہ اور تفسیر سورہ فاتحہ زیر طبع ہے یہ وہ تفسیر ہے کہ قرآن مجید پر جتنے
 مخالفین نے اتنا اعتراض کئے ہیں بلکہ بعض نے اعتراض جنکو زمانہ حال کے مخالفین نے خواہیں ہی نہیں دیکھ
 مفصل بیان کر کے انکے جوابات اس خوبی کے ساتھ مدلل بیان کئے ہیں کہ جسکے بعد مخالفین کے جوابات بے
 کسی کتاب کے کیجئے کی ضرورت نہیں رہتی علیٰ ہذا بیان شان و دل سورہ فاتحہ میں پاکیا ناپاکی پانی
 بدن اور جہان نماز و جملہ احکام نماز کے متعلق جتنی حدیثیں موجود مذہب حنفیہ میں صحاح ستہ وغیرہ سے جمع کر دی ہیں
 کہ جنکو دیکھ کر کوئی مخالف یہ نہیں کہہ سکتا کہ مذہب حنفیہ کا ایک مسلہ ہی مخالف قرآن و حدیث اور ہر موقو
 نکات تصوف بیان کئے گئے ہیں انتشار اللہ دو ماہ تک میں جس کے انداز میں تیار ہو جاوے گی اور بغرض
 عام قیمت بہت مناسب کھی جاوے گی اور اول درخواست بھیجئے والوں کو محصولہ تک معاف کیا جاوے گا۔
 درخواستیں بہت جلد آنچاہی ہیں۔ دوسری مفسر کو کی تصنیف مناظرہ مقلد و محمدی جس میں غیر مقلدین کے
 اعلیٰ تاں عام اعتراضات لیل بیان کر کے انکے جوابات مسکتہ مدلل بالتفصیل بیان کئے ہیں اور
 اور عورتوں اور مردوں کے بالوں کی حد اور پردہ شرعی کی تحقیق اس سبک کی ہے کہ جسکے بعد کسی دور کے کتاب
 کی حاجت نہیں رہتی۔ اور تحقیق المسائل بھی طبع شدہ تیار جس میں راجع خط و کتابت مولوی رشید احمد خاں لکھنؤ
 اقرایام میلاد شریف لیا گیا اور کنوئیں تمام مسائل ضروری درج ہیں در تقلید شخصی اور رسوم جملہ برسی انتقاد
 احتیاط نظر کے مسائل کو بالتفصیل بیان کیا ہے اور اعلیٰ دستی کی پہچان آن حدیث اور قول الامام علیہ الرحمۃ سے کیا گیا
 اور نیز دیوان فارسی اردو میں یوں پیر علی بھی زیر طبع ہیں اور دو کامل شریعہ مبدل جدید میں شریعت کا وہ پیر علی بھی
 چکر کرو تیرہ قضا کا نشانہ ہوا علاوہ ہدیہ بھی تصنیفات لکھا مندرج طبع شدہ و نیز تصنیفات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ و کرمہ
 سامرو مولانا احمد خان فاضلہ دین ہے کتابت سے ملتی ہیں

پندرہ ملے کا۔ لاہور اندرون دہلی دروازہ محلہ خیرال مسجد حنفیہ
 دفتر مرکزی انجمن حزب الایمان لاہور مولوی سید احمد صاحب
 ناظم انجمن